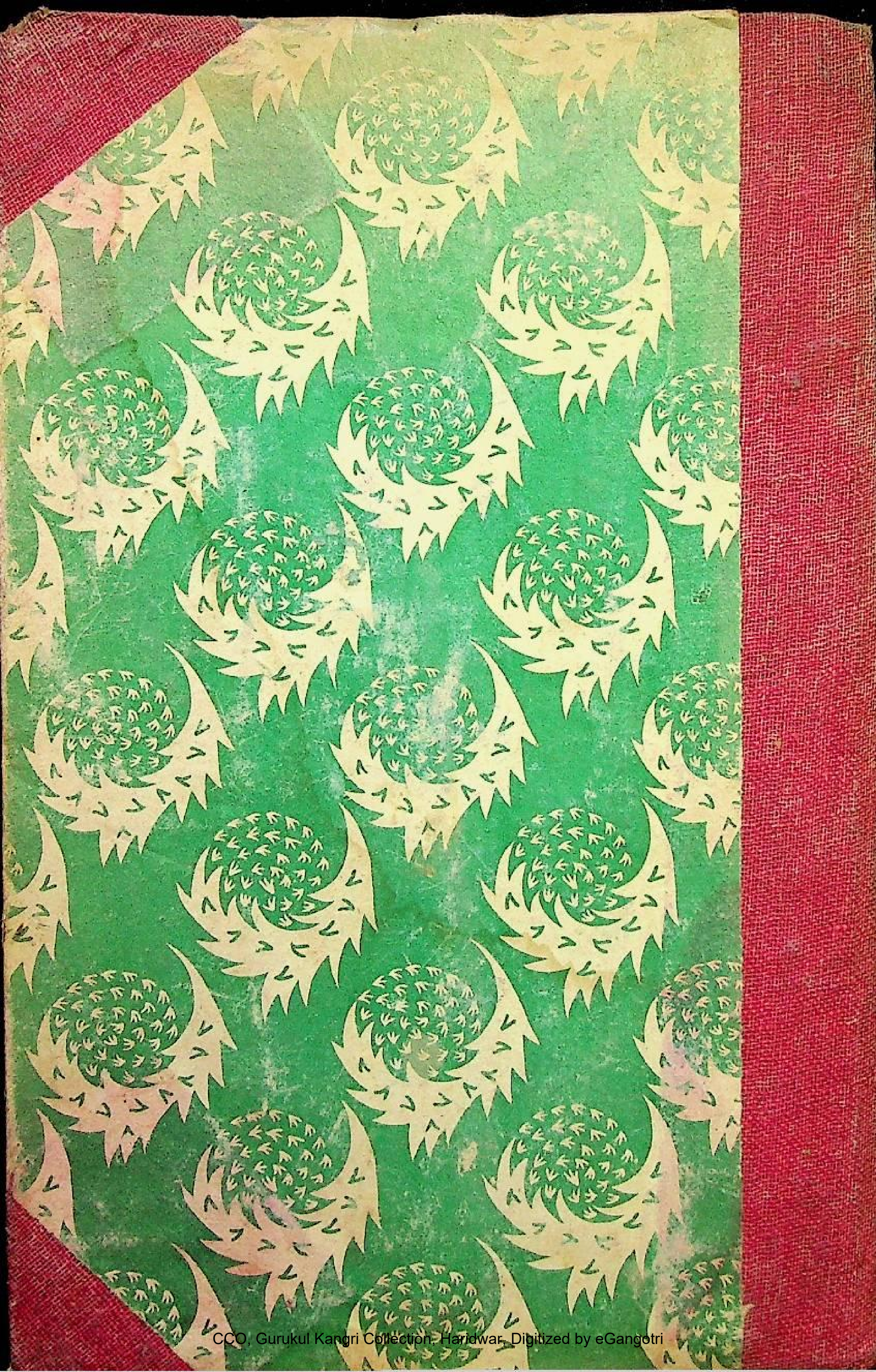


[illegible]

[illegible]



ओ३म्

رسالہ جہاد

جسمیں

قرآن ۔ احادیث اور تاریخ کے مستند حوالہ جات سے ثابت کیا

گیا ہے کہ جہاد دین محمدی کا جزو اعظم سمجھا جاتا ہے

مصنفہ

پنڈت لیکھرام آریہ مسافر

جنہوں نے ۶ مارچ سنہ ۱۸۹۷ء کی شام کو دھرم پر جان قربان کر دی

آریہ سمت ۱۹۶۰۸۵۲۹۹۷

سنہ ۱۸۹۷ء

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر میں چھپ کر شائع ہوا

تیسری بار ۔ ۷۰۰ جلد

قیمت فی جلد ۳

فہرست مضامین

دیباچہ

از ایڈیٹر

آریہ مسافر کی تصانیف مذہبی دنیا میں ایک عجیب مرتبہ رکھتی ہیں۔ اِس علم اور عقل کے زمانے میں جبکہ پورانی توھمات کی بیخکنی ہوتی چلی جاتی ہے۔ جبکہ تحقیقاتِ حق نے تلوار اور جبر کو قریباً شائستہ دنیا سے بالکل بھگا دیا ہے ایک ایسے محقق کی تصانیف جس نے کہ بلا حوالہ جاتِ مستند کے ایک لفظ بھی اپنی طرف سے نہ لکھا ہو فی الحقیقت طالبانِ حق کے لیئے وہ حکم رکھتی ہیں جو کہ افریقی صحرا نورد کے لیئے ٹھنڈھا پانی۔ محمدی مسلمانوں کا مسئلہ جہاد بھی پورانے توہمات میں سے ایک ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ یہہ مسئلہ دیگر توہمات کی نسبت زیادہ تر خطرناک اور غارتگر دینِ حق و برباد کنندہ مسلم ایمان ہے۔ شکر کا مقام ہے کہ علم کی روشنی کے آگے جہالت کی تاریکی ٹھہر نہ سکی اور جن حضرات کے بزرگوں نے کہ دینِ حق سے گمراہ ہونے کی وجہ اپنے مذہب کے پھیلانے میں دنیاوی تلوار سے کام لیا تھا اُنہیں بھی آخرکار زبانِ حال سے اقرار کرنا پڑا کہ جبر کا دھرم سے کوئی تعلق نہیں ہے ؛

مگر سوال یہہ پیدا ہوتا ہے کہ جب پیغمبرِ عرب کی اُمت خود اِس مسئلہ کی غلطی کی قایل ہے تو مردوں کو اُکھیڑنے سے اب حاصل۔ بلاشبہ اگر ہمارے محمدی بھائی صاف طور

پر اپنے بزرگوں کی غلطیوں کے قائل ہو جاتے تو گذشتہ الصلواۃ کی نصیحت پر عمل کرنا لازم تھا۔

لیکن افسوس کہ ہمارے تعلیم یافتہ محمدی بھائیوں نے یہہ ثابت کرنے کی کوشش کیں کہ محمدی اسلام کبھی بھی تلوار کے زور سے نہیں پھیلایا گیا اور یہہ بھی دعوی کیا کہ اُن کی مقدس کتاب میں اس قسم کا کوئی حکم موجود نہیں ہے۔ یہی وجہ تھی کہ پنڈت لیکھہ رام آریہ مسافر نے قرآن۔ احادیث۔ اور تاریخ کے مستند حوالہ جات سے ثابت کر دکھایا کہ جہاد محمدی تعلیم کا ایک جزو اعظم ہے اس تحقیقات سے خدانخواستہ پنڈت لیکہرام سورگباشی کا یہہ مدعا نہ تہا کہ کسی بھائی کا دل دُکھے۔ بلکہ مطلب یہ تہا کہ محمدی تعلیم کی خطرناک سپرٹ سے آگاہ ہو کر ہمارے صدیوں کے بچھڑے بھائی پھر اپنے پراچین ویدک دھرم کی شرن میں واپس آویں۔ لیکن ہماری رائے میں ایک اور زبردست وجہ ہے جو کہ جہاد کے مسئلہ کی چھان بین پر خیرخواہان خلق اللہ کو مجبور کرتی ہے۔ حال میں ہی جہاں ایک طرف امیر کابل کی نئی تصنیف محمدیوں کا دل جہاد کے لئے اُبھارنے میں لیور کا کام کر رہی ہے۔ اور اُس پر حاشیے چڑھا کر محمدی اخبارات امن ملک میں خلل انداز ہو رہے ہیں وہاں دوسری طرف ایک غازی کے لاہور پہونچکر ایک میم کو دن دہاڑے قتل کرنے کا واقعہ ایسا نہیں ہے جو کہ راہ حق کی واعظوں کو نہ ہلادے۔ لیکن ان سے بھی بڑھکر رسالہ جہاد کے مصنف پنڈت لیکہرام آریہ مسافر کا بیرحمانہ قتل زبان حال سے پکار رہا ہے کہ جب تک ہمارے انپڑھ محمدی بھائی سچے دھرم سے بیخبر رہیں گے تب تک دلی شانتی کا راج دنیا میں قائم نہیں ہو سکتا۔

یہی وجوہات ہیں جنہوں نے کہ ہمیں رسالہ جہاد کی طبع دویم کے ختم ہونے پر اسے تیسری بار چھپوانے کی طرف رجوع کیا ہے۔ اور اس موقعہ پر نامناسب نہ ہو گا اگر ہم کچھ نئی معلومات کا نتیجہ ناظرین کتاب کے روبرو پیش کریں۔ مسٹر لارنس صاحب افسر بندوبست کشمیر نے بڑی تحقیقات کامل کے بعد تاریخ کشمیر نامی ایک کتاب لکھی ہے۔ اس میں صاحب موصوف نے افسوس سے یہہ ظاہر فرمایا کہ زمانہ سلطنت محمدی اسلام کی کوئی مستند تاریخ ہند نہیں ملتی اس بات پر اظہار خوشی فرمایا ہے کہ کشمیر کی مسلسل تاریخ وہاں کے بعض پنڈت قلمبند

کرتے رہے ہیں۔ اِس تاریخ کشمیر کے چند حصوں کا ترجمہ سفیر کشمیر بابت ماہ جنوری و ماہ فروری ۱۸۹۶ء میں شایع ہوا ہے۔ اُس میں سے جہاد اور جبراً محمدی اسلام پھیلانے کی نسبت کسی قدر اقتباس ہم یہاں درج کرتے ہیں *

"۱۳۰۵ء میں بعہد حکومت راجہ سمہ دیو کاشمیر شرابیوں قماربازوں اور بدمعاشوں کا ملک معلوم ہوتا تھا اور عورتوں کی بھی یہی کیفیت تھی۔ اوس کے وقت میں ذوالقدر خان تاتاری نے کشمیر پر حملہ کیا۔ بیچارہ سمہ دیو کشتوار کو بھاگ گیا۔ اوس تاتاری نے جسکو عام طور پر زلزو لکھتے تھے ہزاروں آدمیوں کو قتل کیا۔ ہزاروں کو غلام بنایا۔ اور سری نگر میں آگ لگادی۔ زلزو کے ۸ ماہ کے قبضہ میں تمام ملک ویران ہوگیا اور چونکہ غلہ کا میسر آنا مشکل ہوگیا اُس نے براہ کلی زدا و گھاٹی کے کشمیر سے نکل جانا چاہا لیکن برف کی وجہ سے راستہ بند ہوگیا۔ اور وہ مع اپنی فوج اور کاشمیری غلاموں کے برف میں مارا گیا *"

(دیکھو سفیر کشمیر بابت ماہ جنوری ۱۸۹۶ء صفحہ ۹)

"اودین کے مرنے پر کوتارانی با اختیار ہوئی مگر صرف پچاس دن حکومت کرنے پائی کہ شاہ مرزا نے جسکو عام لوگ شاہ میر کہتے تھے اپنے بادشاہ ہونیکا ۱۳۴۳ء میں اعلان کیا اور اپنی حکومت کو مضبوط کرنے کے لئے کوتارانی سے شادی کرنی چاہی اول تو اُس نے ٹالا مگر آخر کار بوجہ اُس کے قابو میں ہونیکے اُس کا پیام ماننے پر مجبور ہوئی۔ مگر جب شاہ میر اُس کے پاس خلوت میں گیا تو اُس نے اپنے پیٹ میں چھری مارلی بعد ازاں شاہ میر نے بادشاہ کشمیر ہوکر اپنا نام شمس الدین رکھا۔ یہ شخص سلاطین کشمیر میں سے پہلا بادشاہ تھا۔ سنہ ۱۳۹۴ء میں سلطان سکندر تخت نشین ہوا اور بوجہ اُس جوش و خروش کے جو اُس نے پرانے عالیشان مندروں کی مسماری میں دکھلائے۔ جلد تر اُس کا نام بُت شکن مشہور ہوگیا۔ سکندر بہادر اور تربیت یافتہ تھا لیکن اُس کی ساری خوبیاں اِس مذہبی جوش نے خاک میں ملادیں تھیں۔ اُس نے مسلمان علما کو اپنے دربار میں بلایا منجملہ اُن کے محمد خان ہمدانی بھی تھا۔ جو مشہور شاہ ہمدان کا قایم مقام تھا۔ جسنے بادشاہ کو اس جوش کی آگ اور زیادہ بھڑکائی۔ مندر مسمار کئے گئے اور ایک سال تک مارتنڈ کے بڑے عالی شان مندروں کی مسماری کے لئے مدد لگی رہی جب وہ مضبوط عمارت نہ ٹوٹی تو آخر کار آگ لگادی گئی۔ اسطرح وہ عالیشان عمارت برباد کیگئی۔"

(دیکھو سفر کشمیر بابت ماہ جنوری ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۰ و ۱۱)

"اور محمد شاہ کے زمانہ میں عبد الغنی اور ملا شرف الدین صوبجات نے ہندوؤں پر بڑے بڑے ظلم کیئے۔ کیلاس پورہ ایک ہندوؤں کا محلہ شہر میں تہا اُس کو جلا دیا۔ اور ہندوؤں کو دستار باندھنے کی ممانعت کی گئی۔ (دیکھو سفر کشمیر بابت ماہ جنوری ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۶)

"ان حبشیوں کے ظلم پنڈتوں، شیعہ لوگوں اور جہلم کے بمبہ فرقہ کے لوگوں پر ہوئے۔ ظالموں کی فہرست میں اول نام اسد خان ہے۔ اس شخص کو یہ فخر تہا کہ میں نادر شاہ ثانی ہوں۔ یہ دستور تہا کہ گہاس کے بوروں میں دو دو پنڈتوں کو بند کر کے ڈل میں ڈبوا دیتا تہا اور یہ اُن کا کہیل تہا کہ کٹوری بہر کر گوبر پنڈتوں کے سر پر رکہا جاتا تہا اور مسلمان لوگ اسی طرح پتہر مارتے تہے کہ وہ گوبر ٹوٹ کر کیچڑ آنکہوں میں بہر جاتی تہی۔ پہلے پنڈت لوگ صرف مونچہیں رکہتے تہے انکو مجبور کیا گیا کہ وہ ڈاڑہی بہی رکہیں اور پگڑی نہ باندہیں اور نہ جوتی پہنیں۔ ٹیکا جسکے ماتہے پر دیکہا جاتا تہا مٹا دیا جاتا تہا۔ اب جو کشمیری پنڈت بڑا ٹیکا ماتہے پر رکہتے ہیں اور بڑی پگڑی باندہتے ہیں یہہ پٹہانوں کے وقت کے ظلم کی یادگار ہے۔ جزیہ پہر ہندوؤں پر قائم ہو گیا تہا۔ اور بہت سے برہمن یا تو بہاگ گئے یا مسلمان ہو گئے ورنہ قتل کیئے گئے۔ اسد خان کے بعد دفان ہوئے انکی نسبت یہ مقولہ مشہور ہے کہ "ظلم اسد رسید مدد"۔ میر فقیر اللہ شیطان تہا جو بجائے گہاس کے تہیلوں کے چمڑے کے تہیلوں میں برہمنوں کو بہر کر ڈبو دیتا تہا۔ شیعہ اور برہمنوں کا کچہہ امتیاز نہ تہا۔ عطا محمد خان نہایت ظالم اور عیاش تہا۔ اسکے پاس ایک کٹنی سماۃ کرشن تہی جس سے سب پنڈت لوگ ڈرا کرتے تہے اور بجائے انکے اپنی لڑکیوں کو بعصمت ہونے دیں انکی ناک کاٹ لیتے تہے۔ یار محمد و اوتیر تہے۔ ان دنوں میں جب کسی مسلمان کو رستہ میں پنڈت ملگیا وہ اسکی پشت پر سوار ہو کر پہرا کرتا تہا۔ آخر کار پٹہانوں کے ظلم سے کشمیری تنگ آ گئے۔ اور انکو صرف رنجیت سنگہ شیر پنجاب سے جسکا ستارہ ان دنوں عروج پر تہا۔ امن کی امید ہوئی"

(دیکھو سفر کشمیر بابت ماہ جنوری ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۷ و ۱۸)

"بیربل در اپنے بیٹے راج کاک کے کشمیر سے خفیہ طور پر نکل آئے اور سیدہے لاہور میں رنجیت سنگہ کے پاس پہونچے اور مدد کی التجا کی۔ محمد عظیم نے یہہ حال سنکر بیربل در کی عورتوں کو بلوایا۔ بیربل در کی بی بی نے خودکشی کی مگر راج کاک کی زوجہ بی بی کسی طرح اُن کے ہاتھ آ گئی جسکو انہوں نے مسلمان کر کے کابل بہیجدیا تہا۔ جہاں وہ ابتک زندہ موجود تہی۔"

(دیکھو سفر کشمیر بابت ماہ جنوری ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۸ و ۱۹)

صلح کل اور محبت [illegible] کے پیارے [illegible] اور [illegible] بنانے والے

جہاد

ان دنوں جبکہ علم وعقل کی ترقی ہوئی۔ اور تہذیب کا چرچا عام آزادی سے پھیلنے لگا۔ دیر بالجبر کو تمام تعلیم یافتہ لوگ نہائیت حیرت کی نگاہ سے دیکھنے لگے اور اُس کے دعاوی پر اعتراض کرنے لگے۔ اس پر بعضے نیچری خیال کے محمدی بجائے اِس کے کہ بطالت سے دست کش ہو کر صداقت کی طرف متوجہ ہوتے اولٹی بیجا اور بے سود کوشش کر رہے ہیں کہ اسلام نے جہاد کبھی نہیں کیا۔ کبھی قومیں جبراً مسلمان نہیں کی گئیں۔ کبھی کوئی مندر اسلامیوں نے نہیں توڑا۔ کبھی کسی مندر میں گائے ذبح نہیں کی گئی۔ کبھی غیر مذہب کی عورتوں یا بچوں کو جبراً و قہراً مسلمان نہیں بنایا اور بغیر نکاح کے اُن کے ساتھ کنیزک و غلام سمجھ کر بدفعلی کے مرتکب نہیں ہوئے۔ ہم نے مخالفین کے رسالجات مندرجہ حاشیہ[5] میں اس ایک ہی مضمون کو نہائیت غور سے پڑھا۔ اور اُن کے دلائل کو بھی راستی سے مطالعہ کیا۔ سب سے زیادہ زور سید صاحب نے لگایا ہے اور باقیوں نے عموماً اُن کے مضمون کو نقل کر کے کہیں کہیں کم وبیش بنایا ہے۔ یہ صدی کیا مبارک ہے کہ خود مسلمان بھی جہاد کرنے سے انکار کرنے لگے۔ لیکن افسوس ہے تو یہ ہے کہ وہ قرآن سے کوشش

---

[5] چراغ علی (؟) مولوی نور دین صاحب نے کتاب مقدمہ ؑ الخطاب میں اور مولوی غلام نبی نے مسئلہ ؑ جہاد میں اور مولوی غلام حسین نے رسالہ ؑ جہاد میں اور سید احمد خان نے تہذیب ؑ و تفسیر میں اور خلیفہ صاحب نے اپنے اخبار ؑ میں جہاد کے مخفی کرنے میں بہت ہی کوششیں کی ہیں۔

کرتے ہیں۔ قرآن کے چہرہ سے صرف یہی ایک جہادی داغ دور کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ بلکہ فرشتوں کا انکار۔ معجزوں کا انکار۔ آسمانوں کا انکار۔ بہشت و دوزخ کا انکار۔ جنّات کا انکار۔ عیسٰے کے بے پدر پیدا ہونے کا انکار۔ ایک آدم سے کل آدمیوں کے پیدا ہونے کا انکار۔ غرضیکہ قرآن سے تمام اعرابیت کی باتیں نکال کر مصمم ارادہ کر رہے ہیں کہ اُس کو مہذب ہندوستانی بنائیں۔ مگر افسوس کیونکہ ؎

کوشش بیفایده است وسمہ بر ابروئے کور

قرآن سے یہ باتیں دور ہونی بمنزلہ اِس کے ہیں۔ کہ قرآن قرآن نہیں رہتا۔ اور کسی محمدی کی یہہ طاقت کبھی نہیں کہ مکّہ کے طرف یا مدینہ کی زیارت کے اندر کھڑے ہو کر کسی ایک بات کو منہ سے نکالے۔ یا رُوم۔ افغانستان اور مصر میں کوئی بات کہہ سکے۔ گورنمنٹ انگریزی کی عدالت کا زمانہ ہے۔ شیر و بکری کا ایک گھاٹ پر ٹھکانہ ہے۔ یہہ داغ نہیں بلکہ قرآن کا حلیہ ہے اِس کے مٹنے سے قرآن قرآن نہ رہیگا۔ پارسیوں۔ یہودیوں اور ہندوؤں کی کتابوں کا دُزدیدہ ہو جائیگا؟۔

لطیفہ:۔ ایک نیچری سے کسی نے پوچھا کہ آپ ولایت گئے تھے۔ کیا مکّہ کا حج بھی کر آئے؟ جواب میں فرمایا کہ میں مکّہ سے بڑھ کر کام کر آیا ہوں (یعنے ملکہ کو سلام کر آیا) بیشک مکّہ سے ملکہ میں ایک لام زیادہ ہے ؎

پارسایاں روئے در مخلوق ✤ پُشت بر قبلہ میکنند نماز

آنکہ چوں پستہ دیدمش ہمہ مغز ✤ پوست بر پوست ہست ہمچو پیاز

اسلام جسطرح دنیا میں پھیلا۔ اور جس چیز کے زور سے اُس کی اشاعت ہوئی اُس کا نام جہاد ہے اور جسکو اصلاح احمدیہ میں غزا بھی

سلہ جہاد ع۔ کفار سے لڑنا۔ کافروں سے لڑنا۔ کریم اللغات

سلہ غزا ع جہاد۔ لڑائی کفار سے ”

سلہ غازی ع قتل کرنے والا کفار کا جنگ میں ”

سلہ غزو ع جہاد لڑنا مسلمانوں کا کفار سے واسطے مذہب کے ”

سلہ غنیمت ع۔ مال لوٹ کا۔ لوٹ ”

سلہ غنائم ع جمع غنیمت کی ہے ”

سلہ غنیم ع لوٹنے والا۔ لوٹیرا۔ دشمن از کریم اللغات

سلہ جہاد ع بالکسر با کفار کارزار کردن از کشف اللغات

سلہ غزو بالفتح قصد کردن بجنگ کسے رفتن ایضاً

سلہ غزاۃ بالفتح غزا کنندگان و اُو جمع غازی است ایضاً

سلہ جہاد بالکسر اوّل با کفار کارزار کردن از منتخب

سلہ جہاد صغیر باصطلاح مومنان جنگ کردن با کافراں از غیاث

کہتے ہیں اور اُس کا مرتکب غازی کہلاتا ہے۔ اور یہی آلہ ہے۔ جس کی خوفناک حرکت سے کروڑوں آدمی اپنی جان سے منحرف کئے گئے۔ چونکہ اس مسئلہ نے دین محمدی کے دل میں اس آتشِ جہالت کو مشتعل کر کے شہادت و بہشت کے تیل سے بھڑکایا۔

بنابریں ہم نہایت ضروری سمجھتے ہیں کہ اس کی مُفصّل کیفیت قرآن و حدیث و کُتبِ تواریخ سے عام و خاص پر ظاہر کریں۔ اے پرماتما ست کا پرکاش کر اور اَستیہ کا ناش ہو۔

باب اوّل قرآن سے

نمبر ۱ سورۃ انفال۔ یا ایہا النبی حرض المومنین علی القتال ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین وان یکن منکم مائۃ یغلبوا الفا من الذین کفروا بانہم قوم لا یفقہون ۔

ترجمہ۔ اے پیغمبر شوق دلا مسلمانوں کو قتال کا۔ اگر ہوں تمہارے بیس آدمی صبر کرنے والے غالب ہونگے دو سو آدمی پر۔ اگر ہوویں تمہارے سو آدمی غالب ہوں گے ہزار آدمی پر کافروں سے۔ اس سبب سے کہ وہ گروہ ہیں جو نہیں سمجھتے۔

پہلے یہ آیت نازل ہوئی۔ لیکن جب مسلمان مقابلہ کفار پر نہ ٹھہر سکے اور رو بفرار ہوئے۔ بنابراں خدائے قرآنی کو بھی اپنی بھول کا اقرار کرنا پڑا۔ اسی واسطے شاہ ولی اللہ صاحب ترجمہ قرآن کے حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ چوں این آیت

بقیہ حاشیہ غزا بالفتح با دشمن دین جنگ کردن ۔ از صراح و غیاث۔

ھ غزاۃ بالفتح اول و زاء معجمہ و الف فوقانی جمع غازی کہ قاتل کفار باشد۔ از غیاث

ء غزوات بفتحات جمع غزوہ

ل غزوہ بالفتح جنگ مومنین با کفار بجہت اسلام بشرطیکہ رسول علیہ السلام یا امام وقت در آن جنگ همراه باشد و اگر جنگ مومنین با کفار بسر کردگی امام وقت باشد لا سریہ گویند۔ از غیاث

ک سریہ بالفتح اول و کسر ثانی و تشدید تحتانی لشکر یکہ از زیادہ از پنجکس باشد تا چہار صد کس و باصطلاح اہل حدیث لشکریکہ حضرت رسالت پناہ خود بذات مقدس در آن نرفتہ و بسر کردگی یکے از اصحاب باشند۔ از منتخب و مؤید و لطائف و غیاث۔

ش جہاد بکسر یکہ از مقابلہ و جنگ کردن با کفار باشد از برہان قاطع۔

ط غازی عربی کسے را گویند کہ بجہت ثواب با اعدائے دین حرب کند۔ (برہان قاطع)

نازل شد وجب گشت ثبات بادہ چنداں کفار - بعد ازاں منسوخ شد - بوجوب ثبات در مقابلہ دو چنداں ؛؛

(دیکھو صفحہ ۵، ۱۷، نول کشور ۱۲۸۹ھ)

وہ آیت جس نے اس نمبر ا کو منسوخ کیا یہہ ہے :-

نمبر ۲ سورۃ انفال - الئن خفف اللہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفاً فان یکن منکم مائۃ صابرۃ یغلبوا مائتین وان یکن منکم الف یغلبوا الفین باذن اللہ واللہ مع الصابرین ◦

ترجمہ - اب (پہلے حکم کو) خدا نے دسبک تخفیف کر دیا تمہارے سے اور جان لیا خدا نے کہ تمہارے میں کمزوری ہے - پس اگر ہوں تمہارے سو آدمی صبر کرنے والے غالب آویں دو سو پر - اور اگر تمہارے ہوں ہزار آدمی غالب آویں دو ہزار پر - خدا کے حکم سے اور خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ؛؛

اس پر شاہ ولی اللہ صاحب حاشیہ چڑھاتے ہیں ۔ " صحابہ از اسیراں بدر فدا گرفتند باجتہاد خویش و مرضی نزدیک خدائے تعالیٰ قتل ایں جماعت بود - لیکن چوں نص صریح نشدہ بود عفو فرمود - " صفحہ ۵، ۱۷، ۱۲۸۹ھ فارسی قرآن

جنگ بدر میں جب لوٹ مار بہت کر چکے اور صدہا آدمیوں کو قتل و قید کرنے کے بعد بہت سامال و اسباب جمع کیا تب خدا فرماتا ہے ◦

نمبر ۳ سورۃ انفال - یایہا النبی قل لمن فی ایدیکم من الاسری ان یعلم اللہ فی قلوبکم خیراً یؤتکم خیراً مما اخذ منکم ویغفر لکم واللہ غفور رحیم ◦

ترجمہ - اے پیغمبر کہو اون قیدیوں سے جو تمہارے ہاتھ میں ہیں کہ اگر جانے خدا تمہارے دل میں نیکی یعنے ایمان محمدی - تو بے شک دیگا تمکو بہتر اُس (مال و اسباب) سے جو تمہارا لیا گیا ہے اور تمکو بھی معاف کر دیگا - اور خدا بخشنے والا مہربان ہے اور لوٹ کے مال کی بابت خدا کہتا ہے - فکلوا مما غنمتم حلالاً طیباً ◦

ترجمہ :- کھاؤ لوٹ کے مال سے حلال پاکیزہ یعنے وہ تمہارے واسطے بہت ہی اول درجہ کا حلال ہے - سچے مسلمان کو

بقیہ حاشیہ نمبر ۲ غزوات جمع غزات و غزا لڑائی جنگ کافروں کے برخلاف حملہ کرنا - (فتح)

سلہ جہاد جنگ بخلاف کفار جہاد اکبر جو کل کفار دنیا کے خلاف ہو (جان رچرڈسن صاحب کی عربی - فارسی - انگریزی ڈکشنری صفحہ ۳۰۳)

کی تعریف قرآن میں خدا اس طرح اور ان الفاظ میں کرتا ہے ٭

نمبر ۴ سورۃ انفال - والذین آمنوا و ہاجروا و جاہدوا فی سبیل اللہ - والذین آووا و نصروا اولٰئک ہم المؤمنون حقاً لہم مغفرۃ و رزق کریم -

ترجمہ - اور جو لوگ ایمان لائے - اور ہجرت کی - اور جہاد کئے - خدا کے رستہ میں دینے دین محمدی کی پھیلانے کی خاطر) اور جنہوں نے جہادیوں کو جگہ دی - اور اُن کی (روپیہ وغیرہ سے) مدد کی ایسے آدمی وہی ہیں جو سچے مسلمان ہیں اُنہیں کے واسطے معافی ہے اور نیک روزی (اور اس سے اگلی آیت میں بھی اُن لوگوں کو جو آئندہ دین اسلام کی خاطر جہاد کریں یا کریں گے — بھی سچے مسلمانوں میں شمار کیا ہے پھر خدا اور جگہ بھی مسلمانوں کی تعریف کرتا ہے تاکہ وہ جہاد کرنے میں دل و جان سے ہمت کریں اور دینِ محمدی پھیلا دیں چنانچہ وہ آیت یہ ہے :-

نمبر ۵ سورۃ مائدہ - اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکٰفرین یجاہدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم ذٰلک فضل اللہ ٭

ترجمہ - (مسلمان لوگوں کی تعریف یہ ہے گویا ایک قسم کا حلیہ) وہ تواضع کرنے والے ہیں مسلمانوں پر سختی کرنے ہیں کافروں پر - جہاد کرتے ہیں خدا کے راستہ میں اور ملامت کرنیوالوں کی ملامت سے نہیں ڈرتے - یہ خدا کی بخشائش ہے ٭

نمبر ۶ سورۃ توبہ - فاذا انسلخ الاشہر الحرم فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم وخذوہم واحصروہم واقعدوا لہم کل مرصد فان تابوا و اقاموا الصلوٰۃ و اتوا الزکوٰۃ فخلوا سبیلہم ان اللہ غفور رحیم ٭

سے جہادیوں کا ایک بڑا گروہ جو ہندوستان سے بھاگ کر ایک عرصہ دراز سے حدِ پشاور پر متصل جنہیر کے مقیم ہے جنہیں ستانہ واکوڑ کی مہم میں صدہا واصل جہنم ہوئے ہزاروں ہندوستان کے مسلمان روپیہ بھیج کر ان کی قرآن کی اسی ہدایت کے موجب امداد کیا کرتے ہیں - جو ایک اظہر من الشمس بات ہے -٭
(تاریخ ہزارہ میں ان کا مفصل حال درج ہے)

ترجمہ ۔ پس جب ممانعت کے (یعنے حرام) مہینے گذر جاویں تب قتل کرو مشرکوں کو جس جگہ پاؤ پکڑ لو اُن کو اور قید کرو اُن کو ۔ اور بیٹھو واسطے قتل یا گرفتاری اُن کی کے کمین گاہوں میں یعنے چھپ کر (غرضیکہ جس حیلہ حوالہ مکر و فریب سے ہو سکے پکڑو مارو ۔ قید کرو ۔) (البتہ ایک شرط پر رہائی بھی ہے اور وہ یہ ہے) (اگر وہ اپنے دین سے) توبہ کریں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں ۔ تب اُن کو بغیر قتل کرنے کے چھوڑ دو (غرضیکہ بغیر مسلمان کرنے یا قتل کرلنے کے مت چھوڑو) تحقیق خدا بخشنے والا مہربان ہے ۔

توبہ ۔ وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلٰم اللہ ثم ابلغہ مامنہ ذالک بانہم قوم لایعلمون ٭

ترجمہ ۔ (اور اس سے آگے کچھ عرصہ سوچ کر بھی ایمان لانے کی بحالت قید رہنے کی اجازت دی) کہ کوئی مشرکوں سے اگر امان مانگے ۔ تو اُس کو امان دے ۔ تاکہ وہ قران کو سُنے جب سُن چکے ۔ تو اُسکو پہونچا دو لشکر گاہ اسلام میں ۔ اور یہہ اس واسطے ہے کہ وہ لوگ قران سے ناواقف ہیں ٭

نمبر ۷ سورۃ توبہ ۔ وطعنوا فی دینکم فقاتلوا ایمۃ الکفر ٭

ترجمہ ۔ جو لوگ اعتراض یا طعنہ کرتے ہیں تمہارے دین پر پس قتل کرو ایسے بڑے کافروں کو ٭

نمبر ۸ توبہ ۔ ان کنتم مومنین قاتلوہم یعذبہم اللہ بایدیکم ویخزہم وینصرکم علیہم ٭

ترجمہ ۔ اگر تم مسلمان ہو تو جنگ کرو اُن کے ساتھ تاخدا تمہارے ہاتھوں انہیں عذاب دیوے اور اُن کو رسوا کرے اور تمکو فتح دے

نمبر ۹ سورت توبہ ۔ یآیہا النبی جاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم وماویہم جہنم ٭

ترجمہ ۔ اے پیغامبر جہاد کر کافروں سے اور جہاد کر منافقوں سے اور سختی کر اون پر اور جگہ اُن کی دوزخ ہے

اس پر شاہ ولی اللہ صاحب حاشیہ چڑھاتے ہیں "کہ جہاد کن بسیف و سختی کن بزبان" ۲۸۷ نول کشور ۔

نمبر ۱۰ توبہ ۔ ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون و

٭ کوئی غلطی نہ کھائے مامنہ کے معنے قیدی کا گھر نہیں بلکہ اس سے مراد لشکر گاہ (جہادی) اسلام ہے ۔ جہاں اُن کو ایمان لانے تک قتل ہونے سے امن ہو یا مسلمان ہو کر لوگوں کے قتل سے امن ہو ۔ کیونکہ جہاد کیوقت میں سوائے مسلمان ہونے یا قتل ہونے کے کوئی امن کا سامان قران میں نہیں ہے ٭

یقتلون وعدا علیہ حقا ؛

ترجمہ ۔ تحقیق خدا نے خرید لیں مسلمانوں کی جانیں اور اُن کا مال بعوض اس کے کہ اُن کو بہشت دی گئی
(کن لوگوں کو ، اُن کو جو جنگ کرتے ہیں خدا کے رستہ میں پس قتل کرتے ہیں اور قتل ہو جاتے ہیں ۔
بموجب سچے وعدہ خدا کے دیئے حور و غلمان بہشتی کی خاطر) ؛

فاضل محقق شاہ ولی صاحب دہلوی فرماتے ہیں "در جہاد عہد کردہ و قسم خوردہ ۔ و نا کردن بسبب آنست
کہ کافران من بعد قول ایشانرا معتبر ندانند و بہ ایشاں صحبت ندارند بلکہ مسلماناں در شبہ افتند (صفحہ ۵۹ نولکشور)

نمبر ۱۱ توبہ ۔ یاایہا الذین امنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار و لیجدوا فیکم غلظة و اعلموا ان اللہ مع المتقین ؛
ترجمہ ۔ اے مسلمانو جو کافر تمہارے نزدیک ہیں اُن کے ساتھ قتال کرو اور چاہیئے کہ کافر لوگ تمہارے
میں غلاظت یعنے بیرحمی یا سختی پاویں ۔ اور جانو کہ خدا مسلمانوں کے ساتھ ہے ؛

نمبر ۱۲ توبہ ۔ یجاہدو باموالہم و انفسہم واللہ علیم بالمتقین ؛
ترجمہ ۔ جو جہاد کرتے ہیں ۔ اپنے مال سے اپنی جان سے (ایسے ہی پرہیزگاروں کو خدا جانتا ہے) ؛

نمبر ۱۳ توبہ ۔ لقد نصرکم اللہ فی مواطن کثیرة و یوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا و ضاقت علیکم
الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین ؛
ترجمہ ۔ تحقیق فتح دی تمکو خدا نے بہت جگہ میں اور حنین کے روز بھی ۔ جب تعجب میں ڈالا تمکو ۔ تمہاری کثرت نے
پس رفع نہ کیا اس زیادتی نے تمہارے سے کچھ چیز کو اور تنگ ہوئی تمہارے پر زمین باوجود اُس کی فراخی
کے ۔ پس تم بھاگے پشت دیکر ۔ لکھا ہے غزوہ حنین میں باوجود کثرت امداد ملائک کے محمد نے یکبارگی
شکست کھائی ۔ اکثر مسلمان زخمی ہوئے اور چار شہید ہوئے (دیکھو مدارج النبوۃ جلد دوم)

جنگ اُحد کی بابت شیخ عبد الحق لکھتا ہے کہ جنگ اُحد میں جب لشکر اسلام نے

۔ حنین بالضم و فتح نون نام مواضع ایست میان مکہ و طائف ۔ کہ در آنجا با مخالفین خود جنگ کردہ و شکست
خوردہ ؛ ۱۲ ؛

شکست کھائی۔ ایک گروہ قریش محمد کی طرف آیا اور چاروں طرف گھیر لیا۔ علی سے حفاظت کی التجا کی۔ جس نے اچھی طرح شجاعت دکھلائی۔ اور جبرائیل و میکائیل بھی امداد کے واسطے موجود تھے۔ مگر، مسلمان مارے گئے۔ خود محمد صاحب زخمی ہوئے اور مُردوں میں پڑ گئے۔ دانت بھی کافروں کی ضرب سے شہید ہوئے ۔،،

(دیکھو مدارج النبوۃ)

پھر ایک اور فاضل مؤرّخ فرماتا ہے ،، کہ جنگ اُحد[1] میں دشمن یعنے کافر لوگ مورچہ خالی دیکھ کر سواروں کو سمیٹ فوج اسلام کے عقب آ پڑے۔ حضرت امیر حمزہ اور عبد اللہ بن جبیر و نامی سردار اصحاب شہید اور حضرت علی و حضرت عمر و حضرت ابو بکر مجروح ہوئے۔ ایک بہادر اور شجاع اور نیک بخت عورت سپہ سالار لشکر کفار نے جس کا نام ہندہ بنت عتبہ زوجہ ابو سفیان بہادر علیہ الرحمت ہے) امیر حمزہ کا جگر چیر کر چبایا۔ اور مسلمان مقتولوں کے گوش و بینی کاٹ کر اُن کے ہار بنا کر گلے میں پہنے ۔، (مفصل دیکھو زرقانی بر مواہب لدنیہ جلد دوم صفحہ ۶۰ و ۷۱)

اور یہی ذکر مولوی نور الدین نے فصل الخطاب میں بھی کیا ہے (دیکھو باب جہاد)

جنگ بدر[2] کی بابت مؤرّخ یوں لکھتے ہیں خدا نے محمد صاحب سے وعدہ کیا تھا۔ مگر کثرت فوج مخالف سے محمد صاحب گھبرا رہے تھے۔ ابو بکر نے تسلی دی۔ سعد بن معاذ نے بھی تسلی دی کہ کھجور کے جھونپڑے میں آپ آرام کریں کنارہ پر۔ اور گھوڑا موجود رہے۔ ہم لڑیں گے۔ اگر خدا نے غلبہ دیا تو بہتر ورنہ آپ کو بطرف مدینہ فرار ہو لے ہے۔ حضرت اس کلام سے خوش ہوئے اور عریش میں تشریف لے گئے ۔،، (جلد دوم مدارج النبوۃ)

[1] اُحد ایک پہاڑ ہے مدینہ سے دو ڈھائی میل کے فاصلہ پر۔

[2] بدر بفتح و سکون دال نام چاہیست متصل مدینہ کہ در حوالی آں درمیاں محمد و قریش جنگ شدہ

بودہ ۔ ۱۲

مولوی نورالدین صاحب جنگ بدر کی بابت لکھتے ہیں " حاصل الامر اس لڑائی میں
مسلمان فتحیاب ہوئے اور ستر کے قریب اسیران قریش گرفتار ہوئے جنہیں سے فقط دو مصلحتاً قتل کئے گئے - باقی
چھوڑے گئے "؛ (فصل الخطاب بمقدمہ اہل الکتاب صفحہ ۱۳۱)

قرآن سے واضح ہے کہ غزوہ بدر میں ایکہزار فرشتے محمد کے مددگار تھے - اور ایک اور جگہ سے پانچ ہزار
ملایک معلوم ہوتے ہیں، فرشتوں نے بھی لڑائی کی - اور محمدی جہادیوں نے بھی -

محمدی لشکر	۱۵۰۰
فرشتے	۱۰۰۰ یا ۵۰۰۰
کل میزان لشکر	۲۵۰۰ یا ۶۵۰۰

مگر کافر یعنے مخالفان دین محمدی بہت قلیل تھے اس صورت میں محمدیوں اور فرشتوں کی کوئی بہادری نہیں -
حالانکہ پھر بھی چودہ مسلمان یعنے ۶ مہاجر اور ۸ انصار کا کافروں نے سر کاٹ لیا ؛

غزوہ احد کی بابت حاشیہ قران پر لکھا ہے - " در غزوہ احد اہل نفاق میل کردند بآنکہ در شہر
متحصن شوند و اصحاب خواستند کہ بیروں آمدہ جنگ کنند - بعد ازاں کہ ہزیمت واقع شد منافقان این را
محل طعن گرفتند و وقت حرب حضرت پیغمبر بر شعبہ جماعت را مقید ساختند کہ ازینجا نہ جنبند چوں آثار فتح
ظاہر شدن گرفت آں جماعت در پے غارت افتادند و عصیان پیغمبر کردند - بشومی عصیان ہزیمت بر
مسلماناں افتادہ ہمہ فرار کردند - الا ماشاء اللہ درینولا خبر شہادت حضرت پیغمبر شائع شدہ منافقان قصد ارتداد
کردند "؛

(حاشیہ قران ترجمہ شاہ ولی اللہ صفحہ ۶۲)

سورۃ توبہ - قاتلوا الذین لا یومنون باللہ ولا بالیوم الاخر ولا یحرمون ما حرم اللہ و رسولہ ولا یدینون دین
الحق من الذین اوتوا الکتب حتے یعطوا الجزیۃ عن ید وہم صاغرون -؛

ترجمہ - جنگ کرو اُن کے ساتھ جو ایمان نہیں لاتے خدا پر - اور نہ قیامت پر - اور حرام نہیں
جانتے جن کو خدا اور پیغمبر نے حرام کیا - اور سچے دین کو اختیار نہیں کرتے (باقی رہے یہود اور

عیسائی - اُن کے واسطے حکم ہے -) کہ اہل الکتاب سے یہہ کہ وہ دیویں جزیہ اپنے ہاتھ سے خوار ہو کر "

شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں "و کہ جنگ ناحق ہیچ گاہ درست نیست و جنگ کافران ہمہ وقت درست ست" (صفحہ ۱۸۲ - حاشیہ قران -)

پھر ایک جگہ لکھا ہے "حاصل جواب آنست کہ قتال کفار جائز ست (صفحہ ۳۲ حاشیہ قرآن)

سورت توبہ - وجاہدو بامو الکم وانفسکم فی سبیل اللہ ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ﴿

ترجمہ - اور جہاد کرو اپنے مال سے - اور اپنی جان سے - خدا کے راستہ میں (یعنے دین خدا کے واسطے) یہہ تمہارے واسطے بہتر ہے - اگر جانتے ہو تم ﴿

سورت محمد - فاذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب حتےٰ اذا اثخنتموہم فشدوا الوثاق فاما منا بعد واما فداء حتےٰ تضع الحرب اوزارہا -

ترجمہ - پس جب لڑائی کرو کافروں سے تو اُن کی گردنیں مارو - اور جب بہت خونریزی کر چکو تب اُن کو مضبوط قید کر لو - یا احسان سے خلاصی کر دو اِس کے بعد یا مال لیکر یہاں تک کہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھدے ﴿

سورۃ نساء فان تولوا فخذوہم واقتلوہم - الخ -

ترجمہ - پھر اگر نہیں (مسلمان ہوتے) تو اُن کو پکڑو - اور مارو جہاں پاؤ - اور نہ ٹھہراؤ اُن میں سے کسی کو رفیق اور مددگار ﴿

سورۃ فتح قل للمخلفین من الاعراب ستدعون الیٰ قوم اولی باس شدید تقاتلونہم او یسلمون ﴿

ترجمہ - کہدے (اے محمد) پیچھے رہ گئے اعرابیوں کو - کہ آگے تم کو بلاویں گے ایک بڑی سخت لڑاکی قوم پر - تم اُن کو قتل کرو گے یا وہ مسلمان ہوں گے ﴿



اب وہ آیتیں جنمیں محمد صاحب نے اعرابیوں کو دولت کی طمع اور لوٹ مار کی ترغیب دی ہے درج کرتے ہیں

سورۂ توبہ ۔ یایہا الذین آمنوا انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا وان خفتم عیلۃ فسوف یغنیکم اللہ من فضلہ ۞

ترجمہ ۔ اے مسلمانو سوائے اس کے نہیں ہے کہ مشرک لوگ پلید ہیں ۔ پس چاہیئے کہ نزدیک مسجد حرام یعنے خانہ کعبہ کے نہ آویں ۔ بعد اس سال کے (اُن سے لڑو) اگر ڈرتے ہو فقیری سے پس خدا تمکو تونگر کردیگا اپنے فضل سے ۞

سورۂ نسا ۔ فعند اللہ مغانم کثیرۃ ۞

ترجمہ ۔ اللہ کے یہاں غنیمتیں یعنے لوٹ کا مال بہت ہے ۔ (یعنے جب تم جہاد کروگے تو بہت سا مال لوٹوگے ۔ جو تم کو اللہ دیگا)

(جنگ خیبر میں لوٹیروں کو حضرت لوٹ کی طمع دیگر لے گئے تھے ۔ جب اُس میں فتح ہو چکی تب خدا نے بقول مسلمانوں کے مندرجہ ذیل آیت نازل کی)

سورۂ احزاب ۔ واورثکم ارضہم ودیارہم واموالہم وارضا لم تطؤہا وکان اللہ علی کل شیء قدیرا ۞

ترجمہ ۔ اور آخر کار خدا نے تمکو دی زمین اُن کی ۔ گھر اُن کے ۔ مال اُن کے اور نیز ایک زمین اور جس پر نہیں پھیرے تم نے قدم اپنے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے ۞

سورۂ آل عمران ۔ ولقد صدقکم اللہ وعدہ اذ تحسونہم باذنہ ۔

ترجمہ ۔ اور تحقیق خدا نے سچا کیا تمہارے حق میں وعدہ اپنا جب تم قتل کرتے تھے کافروں کو خدا کے حکم سے ۔ اس آیت کے آگے مالِ غنیمت کے لفظ سے صاف جتلا دیا ۔ کہ لوٹ مار کی خاطر بہت لوگ جنگ میں شامل ہو جاتے تھے اور دین اسلام پھیلتا جاتا تھا ۞

سورۂ فتح ۔ سیقول المخلفون اذا انطلقتم الی مغانم لتاخذوہا ذرونا نتبعکم ۞

ترجمہ - توکہیں گے تمکو پیچھے رہے ہوئے (اعراب لوگ) جب تم چلوگے طرف لوٹ مار کے کہ چھوڑو ہم بھی چلیں تمہارے ساتھ (یہ آیت مندرجہ بالا جنگ خیبر کے وقت نازل ہوئی تھی)

آگے اسی سورۃ فتح میں محمدیوں کو بہت سی لوٹ مار کی بابت ان الفاظ ترغیب دی ہے وعدکم اللہ مغانم کثیرۃ لیعنے وعدہ دیا ہے خدا نے تمکو بیشمار لوٹ کا ٭

جسکی بدولت لاکھوں جاہل - غازی مرد بنکر لوٹ مار کو دین محمدی جانکر مجاہد فی سبیل اللہ کے شوق سے کمربستہ لوگوں کا ایمان بگاڑ دینے اور ان کے لڑکے بالے لونڈی غلام اور بالغ اور منکوحہ عورتیں زنا کرنیکو واسطے لوٹ لانے پر دل وجان سے طیار ہو گئے جسکا مفصل حال سورۃ انفال میں درج ہے ٭

اب ہم وہ آیتیں بتلاتے ہیں جنمیں فوجی سپاہیوں کو بیگانی منکوحہ عورتیں واسطے زنا کے دینے کی ترغیب ہے۔

سورۃ نساء والمحصنٰت من النساء الا ما ملکت ایمانکم ٭

ترجمہ اور حرام کی گئی ہیں اوپر تمہارے شوہردار عورتیں مگر سوائے اُن کے جنکے مالک ہوئے تمہارے ہاتھ -

اس پر شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں "اگر زنے را از دار الحرب اسیر کردند - نکاح و شری او صحیح بود ہر چند آنجا زوج داشتہ باشد" (صفحہ ۲۸ حاشیہ قرآن)

ابو سعید خدری نقل میکند کہ در حرب حنین از غنائم اوطاس مال بیقیاس باہل جہاد رسید و از جملہ زنانے شوہر آں ایشان را بسبب ولسبے شناختیم بقید اسیری ما در آمدند و چوں حرمت زناں شوہرداراں مارا معلوم شدہ بود در حل و حرمت اسیراں متردد گشتیم و ایشانرا اگرچہ مالک یمین ما بودند از قبیل محصنات میشمردیم بعد از عرض حال بحضرت رسالت پناہ ایں آیت نازل شد کہ زنان کفار را اگرچہ شوہر دارند آنا چوں بسبب سبی ملک یمین شمارند تصرف

---

[1] جہاد کرنے کے واسطے اہل مدینہ کو بہت ترغیب دیجاتی تھی مگر وہ راضی نہ ہوئے اس کے حاشیہ پر شاہ صاحب فرماتے ہیں "توقف میکنند و اگر جنگ رو میداد بنفسانی مے شد - توقف نمیکردند ،،" (حاشیہ قرآن صفحہ ۳۸۹) ٭

درایشاں حلال است بشرط اخراج ایشاں ازدارالحرب بے ازواج ایشاں وایں قول امام اعظم است۔ باقی آئمہ بمجرد سبی ایشاں را حلال میدانند۔" تفسیر حسینی جلد ۱ صفحہ ۱۰۲۔

سورت احزاب ۔ ماملکت ایمانکم۔

ترجمہ۔ جو عورتیں تم نے لڑائی میں لوٹیں وہ تمہارے پر حلال ہیں۔

سورت النساء فانکحوا ماطاب لکم من النساء مثنےٰ وثلث وربع فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ او ماملکت ایمانکم

ترجمہ۔ پس نکاح کرو جو خوش آوے تم کو سب عورتوں سے دو۔ دو۔ تین تین۔ چار۔ چار۔ اور اگر جانو کہ عدل نہیں کر سکتے۔ تو ایک سے نکاح کرو۔ یا لوٹ کی لونڈیوں سے صحبت کرو۔

تفسیر کشاف میں لکھا ہے۔" یرید ماملکت ایمانہم من اللاتی سبین ولھن ازواج فی دار الکفر فھن حلال لغزاۃ المسلمین وان کن محصنات۔

ترجمہ۔ ہاتھوں کے مالک ہو چکنے سے یہ مراد ہے کہ وہ عورتیں لڑائی میں بندی ہو کر ان کے ہاتھ میں آئی ہوں۔ پس وہ عورتیں مسلمان غازیوں کے لئے حلال ہیں اگرچہ وہ شوہر والی ہوں"

تفسیر حسینی سورۃ توبہ میں لکھا ہے۔ آوردہ اند کہ حضرت رسالت پناہ جندبن قیس را گفت ہل لک فی الجہاد بنی الاصفر تتخذ منہم سراری ووصفا"۔

سورۃ بقرہ۔ ان الذین آمنوا والذین ہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ اولیک یرجون رحمت اللہ۔

ترجمہ۔ تحقیق جو ایمان لائے اور وطن چھوڑے اور جہاد کئے جنہوں نے خدا کے رستہ میں وہ امیدوار خدا کی رحمت کے ہیں۔ اس پر شاہ صاحب فرماتے ہیں بسبب اشتغال بہ جہاد کسب کردن نمے توانند" (حاشیہ قران صفحہ ۴۴)

پھر دوسری جگہ حاشیہ قران میں فرماتے ہیں" بعد ازیں خدا تعالیٰ امر مے فرماید بہ صبر بر مشقتہائے جہاد و ثواب صبر ذکر میکند۔" (صفحہ ۲۲ حاشیہ)

سورۃ صف تومنون باللہ ورسولہ وتجاہدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذلکم خیر۔

ترجمہ۔ ایمان لاؤ۔ خدا اور رسول پر۔ اور جہاد کرو خدا کے رستہ میں مال سے اور جان سے یہ تمہارے کو بہتر ہے۔

لوٹ کے مال کی تقسیم

سورۃ انفال ۔ واعلموا انما غنمتم من شیٔ فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربیٰ والیتمیٰ والمسکین وابن السبیل ان کنتم آمنتم باللہ ۔

ترجمہ ۔ اور جانو کہ جو کچھ لوٹ حاصل ہوئی کافروں سے ہر قسم کی چیزیں پانچواں حصہ اس سے خدا کا ہے ۔ اور پیغمبر کا ہے واسطے رشتہ داروں اور یتیموں اور فقیروں اور مسافروں کے ۔ اگر ایمان لایا ہے ۔ تم نے خدا پر ۔

سورۃ حشر ۔ وما افاء اللہ علیٰ رسولہ من اہل القریٰ فللہ وللرسول ولذی القربیٰ والیتمیٰ والمسکین وابن السبیل

ترجمہ ۔ جو کچھ مقرر کیا ہے خدا نے پیغمبر پر گاؤں والوں کی لوٹ کا مال سے پس خدا کیواسطے ہے اور پیغمبر کیواسطے ہے اور واسطے اس کے رشتہ داروں کے ۔ اور یتیموں کے واسطے ہے اور فقیروں اور مسافروں کے ۔

للفقرا کی تشریح مصنف قرآن خود کرتا ہے ۔ للفقراء المہاجرین یعنے آں فقیراں ہجرت کنندہ ۔

اور خویشاوندان کی شاہ ولی اللہ صاحب تشریح کرتے ہیں یعنے خویشاوندان پیغمبر ۔ اور یتیموں اور مسافروں کی تشریح ہم کرتے ہیں ۔ یعنے مسلمان مسافروں اور مسلمان یتیموں کو ۔

اس کے علاوہ تفسیر جلالین میں اس کی تشریح اور بھی عمدہ طرح پر کی گئی ہے "وتخصیص بہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم وحن ذکر معہ فی الایۃ الثانیۃ من الاصناف الاربعۃ علے ماکان یقسمہ من ان لکل منہم خمس الخمس ولہ صلے اللہ علیہ وسلم الباقی یفعل فیہ مایشاء فاعطی منہ المہاجرین وثلاثۃ من الانصار لفقرہم ما افاء اللہ علے رسولہ من اہل القرائے کالصفراء ووادی القریٰ وینبع فللہ یامر فیہ مایشاء وللرسول والذی صاحب القربیٰ قرابۃ النبی من بنی ہاشم وبنی المطلب والیتمیٰ اطفال المسلمین الذین ہلکت اباؤہم وہم فقراء والمسکین ذوی الحاجۃ من المسلمین وابن السبیل المنقطع فی سفرہ من المسلمین ۔

(جلالین صفحہ ۱۷۲ حیدری بمبئی ۱۲۹۵ھ)

سورۃ توبہ ۔ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف

الذین من قبلہم ؛

ترجمہ۔ وعدہ دیتا ہے۔ خدا اُن کو جو ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں البتہ خدا تم کو خلیفہ یعنی حاکم بنادیگا زمین میں۔ جیسا کہ حاکم کیا ہے۔ اُن کو جو پہلے تھے ؛

سورۂ صف یاایہا الذین آمنوا ہل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم۔

ترجمہ۔ اے مسلمانو تحقیق دلالت کرتا ہوں میں تمکو طرف اُس سوداگری کے یعنی جہاد کے۔ کہ تم کو چھوڑاوے عذاب الیم سے ؛

جو لوگ جہاد کو قتل سے حل کرتے ہیں اُن کو شاہ ولی اللہ کہتے ہیں کہ چوں جہاد بامر الٰہی است ہمہ خیر است۔ عقل را در آنجا دخل دادن صحیح نباشد (صفحہ ۸۶ حاشیہ نول کشور)

پھر شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ اگر اسلام آرند و ہجرت کنند۔ ایشان را دوست باید گرفت و اگر اسلام نیارند مے باید کشت " (صفحہ ۸۷)

پھر شاہ صاحب فرماتے ہیں "مروم ضعیف الاسلام۔ در اول اسلام کہ جہاد فرض نشدہ بود دعوت اسلام نمودند۔ چوں جہاد فرض شد۔ از اں تقاعد کردند از بعضے کلمات منافقانہ سر بر میزد و بعضے با مخالفان ہم رنگ شدہ۔ خلاف مرضی آنحضرت رائے میزدند" (صفحہ ۸۴)

مولویوں کے فضول عذرات کا جواب

بعضے ناواقف اور مباحثہ سے گھبرائے ہوئے مسلمان منقولی دین کی خرابی کو سمجھ کر تعصب کے سبب اوسے چھوڑنا۔ گوارا نکر آیات ذیل دین بالجبر کے مخالف پیش کرتے ہیں جنکو ہم بجنسہٖ درج کر کے پھر اُن کی تردید سُناتے ہیں ؛

آیت اول۔ سورۂ بقرہ۔ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔

ترجمہ۔ جبر کرنا نہیں ہے واسطے دین کے تحقیق ظاہر ہوئی ہے ہدایت گمراہی سے ؛

اس کا پہلا جواب۔ شاہ ولی اللہ صاحب دیتے ہیں۔ حجت اسلام ظاہر شد پس گویا جبر کردن نیست

اگرچہ فی الجملہ جبر باشد" (صفحہ ۱۸۱ حاشیہ قرآن)

دوسرا جواب - مفسر حسینی دیتا ہے "گفتہ اند حکم این آیت با آیت قتال منسوخ است از تمام قبائل عرب جز دین اسلام قبول نہ بود۔ اما با دیگران قتال باید کرد تا جزیہ قبول کنند" (صفحہ ۸۱ ہم بمبئی ۱۲۷۹ھ)

ایسا ہی - اتقان میں فاضل جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے ٭

جواب سوم - خود قران بھی اس آیت کو رد کرتا ہے یا منسوخ۔ کیونکہ تمام محقق مسلمانوں کی منسوخی آیات قرانی کی بابت یہ رائے ہے

گر ضرورت بود روا باشد　　بے ضرورت چنیں خطا باشد

جیسا کہ سورۃ بقرہ میں لکھا ہے۔ کتب علیکم القتال و ہو کرہ لکم و عسے ان تکرہوا شیا و ہو خیر لکم۔

ترجمہ - تمہارے پر لازم کیا گیا قتال کرنا اور وہ تمہیں (بموجب اُس آیت کے) جبر معلوم ہوتا ہے اور شاید تم اُس کو ناخوش رکھتے ہو۔ حالانکہ تمہارے واسطے بہتر ہے ٭

جواب چہارم سورۃ انفال میں لکھا ہے۔ قل للذین کفروا ان ینتہوا یغفر لہم ما قد سلف و ان یعود وا فقد مضت سنت الاولین۔ وقاتلوہم حتے لا تکون فتنہ و یکون الدین کلہ للہ۔

ترجمہ - کافروں کو کہو کہ اگر باز آویں کفر سے تو معاف ہو اُن کو جو ہو چکا اور اگر دوبارہ وہی کریں یعنے کفر تو پڑ چکی راہ اگلوں کی اور جنگ قتال کرو کافروں سے یہانتک کہ فتنہ کفر باقی نہ رہے اور ہو جاوے سب دین اللہ کا

پس صاف ظاہر ہے کہ قران جہاد کی عام طور پر اور کھلم کھلا تعلیم دیتا ہے ٭

دوسری آیت جسکو مولوی صاحبان نے دین بالجبر کے خلاف پیش کیا کرتے ہیں یہہ ہے۔

سورہ کفرون لکم دینکم ولی دین۔

ترجمہ - تمکو تمہارا دین اور ہمکو ہمارا دین۔

اس کا جواب اول - تفسیر جلالین میں لکھا ہے۔ لکم دینکم الشرک ولی دین الاسلام و ہذا قبلی ان یؤم بالحرب ٭

ترجمہ تم کو تمہارا دین سے مراد شرک ہے اور ہم کو ہمارا سے مراد اسلام ہے اور یہہ حکم اسلام میں

لڑائی (جہاد) شروع ہونے سے پہلے کا ہے "

جواب دوم - ایک اور لائق مولوی خود دیتا ہے "ایک وقت یہ تھا کہ لکم دینکم ولی دین کا حکم ہوا - اور ایک وقت میں صدائے اقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم - نے دلوں میں جوش ڈالا جب کہ ابتدائے اسلام تھا اور غلبہ نہیں تھا - تو (پہلا) حکم ہوا اور جب غلبہ ہو گیا - اور شرارت کفار بڑھنے لگی تو دوسرا حکم ہوا"

(تائید اسلام صفحہ ۳۸)

جواب سوم قران دیتا ہے

سورۂ تحریم - یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنفقین واغلظ علیہم وماوہم جہنم وبس المصیر

ترجمہ - اے پیغمبر جہاد کر کافروں سے - اور جہاد کر منافقوں سے اور سختی کر ان پر اور جگہ ان کی دوزخ ہے - اور وہ بڑی جگہ ہے

جواب چہارم - مولوی حسین واعظ مصنف تفسیر حسینی دیتا ہے کہ ایں آیت با آیت سیف منسوخ شدہ" (صفحہ ۳۷۳ جلد دوم ۱۲۷۹ء)

اور دیکھو قران سورۂ بقر - یسئلونک عن الشہر الحرام قتال فیہ قل قتال فیہ کبیر

ترجمہ - سوال کرتے ہیں تجھ سے ماہ حرام کے بیچ قتال کرنے سے - کہو جنگ کرنا اس میں سخت کار ہے

اور دیکھو سورۂ حج - وجاہدو فی اللہ حق جہادہ ہوا جتبکم وما جعل علیکم فی الدین من حرج

ترجمہ - جہاد کرو خدا کے راستہ میں جہاد کے حق کے مطابق یعنی بلا درنغ اس نے چنے خدائے چنا تم کو اور نہ رہنے دی تمہارے واسطے دین میں کچھ کمی

پس صاف ظاہر ہے کہ جہاد سے ہی دین اسلام کی ترقی ہوئی اور تکمیل -

تیسری آیت - جس کو ہمارے محمدی بھائی دین بالجبر کے خلاف پیش کرتے ہیں - یہ ہے سورۂ ممتحنہ - ان تبروہم وتقسطوا الیہم ان اللہ یحب المقسطین

ترجمہ۔ احسان کرو تم اُن سے اور انصاف کرو طرف اُن کے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے انصاف کرنیوالوں کو۔

اس کا جواب باصواب یہہ ہے کہ جناب مولوی صاحبان آپ اس آیت کا پہلا حصہ ظاہر فرماتے ہیں۔ مگر اس کے دوسرے حصہ کو چھپاتے ہیں۔ ذرا آنکھیں کھول کر دیکھئے اُس میں کیا لکھا ہے :-

ان تولوہم ومن یتولہم فاولٰیک ہم الظلمون۔

ترجمہ۔ منع کرتا ہے تم کو خدا اس سے کہ تم دوستی رکھو اُن سے اور جو کوئی دوستی رکھتے ہیں اُن سے پس وہ ظالم ہیں :-

اور ظالموں کے حق میں مصنف قرآن لعنت کرتا ہے۔ پس کافروں سے احسان کرنے والے اور اُن سے انصاف کرنے والے ظالم اور ملعون ہوتے ہیں۔ دیکھئے کتنا اخلاق اور انصاف کا خون ہو رہا ہے :-

اب ہم ایک اور دعوے ابھی رد کرتے ہیں اور وہ یہہ ہے۔ جیسا کہ عموماً و خصوصاً مسلمان تحریر کرتے ہیں " ہرقل نے جو سوالات کئے تھے اُن میں سے چھٹا یہ تھا وہ کوئی اُس (محمد صاحب) کے دین سے مرتد ہوتا ہے یا نہیں۔ جواب نہیں "

(دولت فاروقی صفحہ ۲۱۲ دہلی)

مگر ہم تفسیر سے ثابت کرتے ہیں۔ کہ یہہ قول مسلمانوں کا بالکل غلط اور سراپا فضول ہے۔

"ابو الحصین انصاری دو پسر قابل داشت ناگاہ ترسائے از شام بہ مدینہ آمدہ و ایشاں با او مصاحبت نمودند بوجہ فنون و فسانہ وے مغرور گشتہ دین ترسائی اختیار کروند و ہمراہ او متوجہ شام شدند

یکے از یہود ایمان آوردہ نابینا شد و بلاہا پیش وے آمد باحضرت رسالت پناہ گفت کہ من این اسلام را شوم گرفتم مہرا اقالہ کن حضرت فرمود آں اسلام لا یقال۔ یہودی مرتد شد و ایں آیت فرود آمد کہ ہر کہ از دین برگشت زیاں کرد۔ در دنیا کہ مراد نرسید در مال و در آخرت :-

(تفسیر حسینی در سورۃ قوج صفحہ ۸۳ و ۸۴ جلد ۲) :-

"جیسا معرکوں اور میدان ہائے جنگ میں مبارزین کی تقویت اور ترغیب کے لئے دانشمند سپہ سالار ہر طرح کی تجاویز عمل میں لاتے ہیں، مثلاً باجوں۔ دل افزا تقریروں اور دیگر اسباب سے اُن کے حوصلوں کو بڑھاتے ہیں اور اُن کی ہمت کو اُبھارتے ہیں ویسا ہی موقعہ پڑنے پر اور مشکلات کے پیش آنے پر قران کریم بھی ایسی تدابیر کو کام میں لاتا ہے اور ٹھیک اہل عرب کے دستور کے موافق جیسے کہ وہ معرکہائے قتال میں رجز پڑھتے اور ان رزمیہ اشعار سے تیر و تفنگ سے بڑھ کر کام نکالتے ہیں۔ قران نے بھی شکستہ دل مسلمانوں کے استظہار اور قوت قلبی کو قوی کرنے کے لیے رجزیہ اشعار کے بجائے پُر تاثیر آیات بیان فرمائی ہیں جنہوں نے قوی اور کثیر مخالفین کے مقابلہ میں سیف و سنان کا کام دیا" (فصل الخطاب صفحہ ١٢٨)

قران دین کے بڑہانے کی خاطر کافروں۔ مشرکوں مذہب کے مخالفوں سے جنگ کرتا ہے زر و دولت کی طمع۔ غلاموں۔ عورتوں کی طمع۔ حکومت کی طمع۔ لوٹ مار کی طمع دیکر لڑاتا۔ اور حوروں۔ غلمانوں کے ملنے کی ترغیب دیکر جاہل و غریب اعرابیوں کو شہید کراتا اور غازی بناتا ہے ::

قران کی بات بات سے دین بالجبر کی شہادت ملتی ہے اور اُس کے فقرہ فقرہ سے قتل و جنگ کی بو آتی ہے۔ جہاد کو قران تجارت بتلاتا ہے۔ کہ اگر لڑ کر مر گئے۔ حور و غلمان ملیں گی۔ اور اگر فتحیاب ہوئے۔ لوگوں کی بے شمار عورتیں اور لڑکے اور اونٹ بدفعلی اور خدمت اور حرامخوری کے واسطے موجود ہوں گے ::

محمدیونکی لڑائی کی وجہ خالد نے اپنی سپاہ سے یہہ بیان کی ہے "کہ تم روم کی تمام فوج کو دیکھتے ہو۔ تم ان سے بچ کر جا نہیں سکتے۔ مگر جب تمہاری فتح ہوگی۔ سارا شام کا ملک تمہاری تابعداری کریگا۔ پس تمکو چاہیئے کہ شوق سے دین کے واسطے لڑو"۔ (دولت فاروقی صفحہ ٢٢٠ محراب سوم رکن اول)

جو جو چیزیں اعرابیوں کو چاہیئے تھیں وہی وہی خدا نے بپاسخاطر اعرابیوں کے سب جنت میں موجود کریں کہیں بھی کوئی ہندوستان یا چین۔ یا کابل یا فرنگستان، یا کافرستان کا خاص میوہ وہاں (بہشت میں) نہیں لکھا۔ غالباً اُسے معلوم نہیں تھا۔ عرب کو پانی کی ضرورت تھی۔ دودھ کی ضرورت تھی۔ شہد اور شراب کی ضرورت تھی سب بہشت میں موجود کر دیں مگر سوال یہہ ہے کہ ہندوستانیوں کے لئے کیا کیا۔؟ قران خاموش ہے سے ؎ رسول سے جیہیں م خدا نے جناں۔ جہاں جہاں بگیرد قرار داں۔

باب دوم حدیث سے

ہم نے باب اول میں بشہادت آیات قرانی نہایت اختصار کے ساتھ جہاد مسلمانی کا ثبوت دیا ہے اگرچہ وہ راستی پسند اور محقق مزاجوں کے لئے کافی ووافی ہے۔ قران سراپا ایسی ہدایات سے بھرا ہے اور محمد صاحب کا مرتے دم تک یہی ورد رہا ہے۔ خلفاء راشدین بھی اسی کے پیرو رہے اور تمام سپہ سالاران فوج سے یہی ارشاد ہوتے رہے کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ؛

حدیث ۔ الجنۃ[۱] تحت ظلال السیوف ۔

ترجمہ ۔ بہشت نیچے سایہ تلواروں کے ہے ؛

اور اس بات کو صرف محمد صاحب نے فرمایا ہی نہیں بلکہ عمل بھی کیا۔ جس سے کوئی باتمیز مورخ انکار نہیں کر سکتا صحاح ستہ میں جو محمدی مذہب کی احادیث کا ذخیرہ ہے۔ خاص کر ایک باب ہی جہاد کے نام سے موسوم ہے۔ اور اوس کی حلت وحرمت ہر ایک محمدی مومن کو معلوم۔

ہم صرف زبانی ہی نہیں۔ بلکہ اون کتابوں کی اصل عبارت لکھکر مستند ترجموں سے شہادت لاویں گے۔ اور باحسن الوجوہ ثابت کرکے تجاہل عارفانہ کرنے والے مہربانوں کو دکھلاویں گے کہ احادیث صحیحہ میں آنحضرت کیا فرماتے ہیں اور آپ اون کے برخلاف ہو کر پبلک کو کیا الٹا سمجھاتے ہیں ؛



[۱] یہ حدیث فتوح الشام جلد ۱ صفحہ ۹ و ۲۶۷ نولکشور سنہ ۱۲۹۳ھ پر درج ہے ؛

باب سوم تاریخ سے

ہمارے ناظرین باتمکین پر مخفی نہ رہے کہ تاریخی تحقیقات سے پہلے یہ دریافت کرنا ضروری ہے کہ آیا اسلام آجتک کن کن ممالک میں پھیلا تھا اور کہاں کہاں اب موجود ہے اور کس طرح پھیلا اور کس طرح مفقود ہوا۔ جب تک یہہ بات ظاہر نہو۔ ساری تحقیقات خام کہلائے گی۔

پس نہایت واجب ہے کہ ہم پہلے اسکی مفصل کیفیت عرض کریں:

واضح ہو کہ اسلام تیرہ سو سال کے عرصہ میں ممالک ذیل میں پھیلا تھا:

نمبر شمار	نام براعظم	نام ملک جس میں دین اسلام پھیلا ہوا ہے	کیفیت	نمبر شمار	نام براعظم	نام ملک جس میں دین اسلام [illegible]	کیفیت
۱	ایشیا	عرب	محمدی - آریہ - بدو	۷	یوروپ	پرتگال	اب محمدی مذہب بالکل نہیں ہے تمام عیسائی ہوگئے ہیں
۲	"	روم	محمدی - یہودی - عیسائی				
۳	"	فارس	محمدی - پارسی - آریہ	۸	"	اسپین یا ہسپانیہ	اب محمدی مذہب بالکل نہیں تمام عیسائی ہوگئے ہیں۔
۴	"	افغانستان	افغان - کافر - آریہ				
۵	"	بلوچستان	بلوچ - آریہ	۹	افریقہ	مصر و شمال	محمدی - حبشی - یہودی عیسائی - آریہ
۶	"	ہندوستان	آریہ - مسلمان				
			جینی - عیسائی - بھیل گونڈ - سنتھال	۱۰		مراکو	محمدی - عیسائی - یہودی حبشی۔

سوائے اِن ممالک کے اور جگہ اسلام کا پتہ نہیں ملتا۔ مگر ان میں سے ملک اسپین اور پرتگال میں اب اسلام کا نام و نشان نہیں رہا۔ سوائے مسجدوں کے۔ پرانے کھنڈروں کے۔ اور کوئی علامت باقی نہیں ہے۔ اب اِن دونوں ملکوں کے باشندے بالکل عیسائی ہو گئے۔ محمدی مذہب سے قطعی تائب ہیں حالانکہ کئی سو برس تک مسلمان رہے ہے۔

پس ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اِن ممالک میں سے ہر ایک کی بابت تاریخی شہادت سے ذکر کریں کہ وہ لوگ کس طرح سے مسلمان ہوئے۔

آنریبل سید احمد خاں صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جب کسی ملک کے فتح کرنے کے لئے لشکر بھیجا جاتا تھا تو اُس لشکر کے سردار کو جو احکام دیئے جاتے تھے۔ اُن میں اُمور مفصلہ ذیل پر نہایت تاکید کیجاتی تھی۔

نمبر ۱ - کوئی عورت اور لڑکا اور بڈھا اور ضعیف نہ مارا جاوے۔[1]

نمبر ۲ - کسی کا ناک۔ کان نہ کاٹا جاوے۔[2]

نمبر ۳ - عبادت کرنیوالے گوشہ نشین قتل نہ کئے جاویں اور انکے عبادت خانہ کھودے جاویں۔[3]

نمبر ۴ - کوئی درخت پھل دار نہ کاٹا جاوے۔[4]

---

[1] عورتیں مارو نہیں۔ مگر اُن بیگانی عورتوں سے زنا جماع متاع ...... بیشک کرو۔ یہ سب بغیر نکاح کے بھی جائز ہے۔ خاوند سے جدا کرو۔ بھیڑ بکری کی طرح بیچو اور حیوانوں کی طرح انکے تمام اعضاء برہنہ کر کے دیکھو۔ لڑکوں کو غلام بناؤ...... کعبہ واسطے فروخت کرو۔ صفت رحم کیواسطے تو بڈھا کافی ہے دولت۔ بیٹے بیٹی۔ جورو مال سب چھین لو۔ بڈھے پر رحم کرو۔ جزاک اللہ بڈھے کے جبراً مسلمان نہ بنانیکا باعث ہم نے جانا ہے کہ ایک تو وہ شادی کر کے بیٹے بیٹی نہیں پیدا کر سکتا۔ دوم جہاد نہیں کر سکتا۔ پس تکلیف اسلام سے معذور ہے۔

[3] بتخانہ۔ گرجے۔ آتش کدہ۔ یہودیوں کے مکان توڑے گئے۔ مسمار کئے گئے۔ گرائے گئے۔ پوجاری۔ برہمن۔ پادری یہودی۔ کاہن۔ پارسی۔ سب تباہ غلام اور بیدین کئے گئے۔ کیا حضرت ابھی کسر ہے کہ تباہ نہیں ہوئے۔ کسی بہانہ کہ دیگر بتیغ باگشتی دیکھو فتوح المصر صفحہ ۶۸۳ و ۶۹۳ و ۵۱۲ مطبع مجمع نولکشور ۱۲۸۶ھ)

[4] قرآن سورۃ حشر میں اسکے خلاف لکھا ہے ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علیٰ اصولھا فباذن اللہ ولیخزی الفٰسقین ترجمہ۔ آنچہ بریدید از درختان خرما یا گذاشتید آنرا استادہ بر بیخ خودش۔ پس بفرمان خدا بود۔

نمبر ۵ - کوئی عمارت اور آبادی ویران نہ کی جاوے ۔

نمبر ۶ - کسی جانور - بکری - اونٹ وغیرہ کی کونچیں نہ کاٹی جاویں ۔

نمبر ۷ - کوئی کام بغیر صلاح و مشورہ کے نہ ہووے ۔

نمبر ۸ - ہر ایک کے ساتھ طریقہ انصاف و عدل برتا جاوے - کسی پر ظلم و جبر نہ کیا جاوے ۔

نمبر ۹ - جو عہد و پیمان غیر مذاہب والوں سے کیا جاوے وہ بیشک وفا کیا جاوے ۔

نمبر ۱۰ - جو لوگ اطاعت قبول کریں اور جزیہ دیں - اُنکے جان و مال مسلمانوں کے جان و مال کے برابر سمجھے جاویں اور اُنکو دشمنوں سے اُنکی حفاظت کیجاوے اور تمام معاملوں میں اُنکو احکام مثل مسلمانوں کے تصور کیئے جاویں ۔

تاخواکنند بکاران را - اسی آئت پر فاضل شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں - کہ قطع درخت میوہ دار وقت جہاد جائز است و ترک آں نیز جائز "۔ دیکھو صفحہ ۵۱۲) اسی پر تفسیر جلالین میں لکھا ہے "ماقطعتم یا مسلمین من لینۃ نخلۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا فباذن اللہ ای خیرکم فی ذلک لیجزی بالاذن فی القطع الفاسقین الیھود فی اعتراضھم ان قطع الشجر المثمر" دیکھو تفسیر مذکور مطبوعہ حیدری پریس بمبئی صفحہ ۴۷۲ سنہ ۱۲۹۹ھ اور مفتاح التواریخ صفحہ ۱۴۴ ذکر اورنگ زیب حصہ اول سنہ ۱۸۸۳ء) ۵ مکان مندر - گرجے شہر برباد کئے - اور جلائے گئے - مگر افسوس کہ آپ چشم پوشی کرتے ہیں ۶ کونچیں سبھی کاٹی گئی ہیں گھوڑوں کی - اور ہاتھیوں کی سونڈ بھی کاٹی گئی ہیں مگر خیر کونچیں نہ کاٹو - گلا کاٹو - خوب رحم کا حکم ہے ۔

آفرین باد بریں ہمت مردانہ تو ۔ ۱۰ یہہ بات بالکل باطل ہے کیونکہ ایسا لکھا ہے کہ جو کوئی اسلام سے انکار کرے اور رعیت اسلام میں بننا چاہیے تو اُس کے واسطے یہہ شرائط مقرر ہو گئے ہم اُس سے جزیہ فی کس اور لڑکے بالغ سے چار دینار - پر پیش کرینگے ہم تم پر کچھہ شرطیں کہ قبول کرو گے تم انکو اور وہ شرائط یہہ ہونگی کہ نہ سوار ہو کسی جانور پر - اور نہ بلند اور اونچے کرو تم اپنے گھروں کو مسلمانوں کے گھروں پر - اور نہ بلند کرو تم اپنی آوازوں کو مسلمانوں پر - اور نہ بناؤ تم اسلام میں کوئی کلیسا اور نہ کوئی دیر - اور نہ تازہ کرو اُس چیز کو جو پرانی ہو گئی - رسومات تمہاری دین اور شریعت سے - اور ملاقات رکھو مسلمانوں سے ساتھہ عاجزی اور فروتنی کے - اور جلدی کرو تم واسطے اجرا اُن کی حاجتوں کے - اور اُس چیز کے جو چاہیں وہ اپنی بہتری حال کے واسطے اور تعظیم کرو تم اسلام اور اُس کے لوگوں کی اور جو کوئی گناہ کریگا تم میں سے تو حد جاری کریں گے ہم اُس پر اور جو پھر جاویگا ہمارے عہد اور قول سے تو مار ڈالیں گے ہم اُسکو اور باندھو تم زناروں کو اپنی کمروں میں واسطے دکھانے اپنے دین اور شناخت اپنے عبادت کے - اور نہ بجاؤ تم ناقوس کو اور نہ بلند کرو

نمبر ۱۱ - جب تک اسلام کو قبول کریں یعنی دعوت کی گئی ہو۔ تو فقط انہ لڑنا چاہیے (دیکھو تہذیب الاخلاق جلد ۱ نمبر ۱ صفحہ ۱۲۷ بابت ۱۲۸۷ھ)

عرب کس طرح مسلمان ہوا

خود حضرت محمد کے زمانہ میں عرب والوں سے مفصلہ ذیل مشہور جنگ ہوئے ہیں۔ جنہیں ہزاروں لاکھوں آدمی تہ تیغ ہوئے۔ صدہا عورتیں لونڈیاں بنائی گئیں اور ہزاروں شتر و بکری لوٹے گئے۔ ہزاروں کے گھر تباہ ہوئے اور جب لوٹ سے کافی سرمایہ جمع ہو گیا۔ تو پھر انعام و اکرام ملنے لگے۔ مال مفت دل بے رحم پر عمل درآمد کیا گیا۔ جو ساتھ شریک ہو جاتا۔ وہ غریب چرواہوں کے حق میں گویا بھیڑیا ہو جاتا تھا۔ ہم اس موقع پر مفصل حالات لکھنے سے پہلے عرب کے ایک مشہور و معروف آدمی ابوسفیان کے مسلمان ہونے کا حال درج کرتے ہیں۔

"جب محمد نے مکہ کے فتح کرنے پر فوج کشی کی۔ تو عباس و ابوسفیان جو فریقین کے مخبر تھے گشت کرتے ہوئے باہم ملے۔ ابوسفیان کو عباس نے کہا۔ کہ اب سب مارے جاؤ گے۔ اوس نے علاج پوچھا عباس اس کو اسلام میں لانے کے بہانہ پر امان دینے کا وعدہ کر کے محمد کے پاس لے گیا۔ حضرت عمر مارنے کو اٹھے۔ وہ ڈرے۔ رات کو اس کو حفاظت (یعنی حوالات) میں رکھا۔ صبح کو حاضر لائے۔ محمد صاحب نے کہا کہ ابھی تک وہ وقت نہیں آیا کہ تو کہے کہ خدا وحدہ لاشریک اور سوائے اس کے کوئی معبود لائق پرستش کے نہیں اور میں نبی برحق ہوں

بقیہ صفحہ ۴۴ - صلیب کو۔ اور قوت اور غلبہ چاہو درمیان مسلمانوں کے ساتھ کسی وجہ کے اپنے دین اور کفر کی بات نہ سنے اور جب نماز پڑھو تم اپنے گرجوں میں تو نہ بلند کرو تم اپنی آوازوں کو اپنی انجیل کے پڑھنے میں" (دیکھو فتوح المصر صفحہ ۲۹۶ مطبوعہ نولکشور ۱۸۸۶ء)

ملا اول اسلام کی دعوت پھر قتل اگر نہ مانے تو۔ دیکھئے صاحب وہ بات موجود ہے جسکے چھپانیکی کوشش کی۔ یعنی یہ کہ اول صرف کہہ دو کہ مسلمان ہو جاؤ۔ اگر وہ انکار کریں پس مار ڈالو۔ نتیجہ اس کا صاف ظاہر ہے کہ یا مسلمان بنا دو یا قتل کرو۔ تیسری طرح کا تو کوئی علاج نہیں ہے اسی حکم کے مطابق مختلف ممالک میں لاکھوں آدمی بیگناہ گمراہ اور شہید کئے گئے۔ فتوحات مصر والشام و عجم اس کے شاہد ہیں جسے مفصل دیکھنا ہو خود دیکھ لے اور ہم بھی اسی مضمون میں جا بجا شہادت پیش کریں گے۔

ابوسفیان نے کہا کہ ماں باپ میرے آپ پر فدا ہوں - کیا حلیمی وکریمی آپ کی ہے کہ عوض ادن گستاخیوں
اور بےادبیوں کے جو مجھ سے وقوع میں آئیں - یہ عنایت میرے حال پر ہے - واقعی کوئی معبود لائق پرستش
سوائے خدا وحدہ لاشریک کے نہیں - مگر تصدیق نبوت میں تامل کیا - عباس نے کہا کہ زبان بہ تصدیق نبوت
کھول ورنہ خیر نہیں - ابوسفیان نے چارناچار تصدیق نبوت کی - اور مشرف باسلام ہوا - تب عباس
نے خدمت اقدس نبوی میں عرض کیا - کہ یا رسول اللہ - ابوسفیان جاہ وشرف کو دوست رکھتا ہے -
اس کو کسی مرتبہ سے مخصوص رکھو - کہ درمیان فریقین کے اس کو عزت وامتیاز ہو - آپ نے (محمد نے)
اس کو اس حکم سے عزت بخشی - کہ جو کوئی گھر ابوسفیان میں داخل ہو - وہ امن پانے والا ہے - القصہ
رخصت لے کر جانب مکہ روانہ ہوا - عباس مناسب وقت دیکھ کر اور جناب نبوی سے مشورہ لے
کر ابوسفیان کے پیچھے گئے - وہ دوڑا - عباس نے کہا مت ڈر - غرضکہ حضرت عباس نے ابوسفیان کو
کنارہ رستہ پر کھڑا کیا - تاکہ سب لشکر اسلام کو دیکھ لے - اور رعب اس پر ہو جائے - تاکہ پھر مرتد نہ ہووے
جبکہ لشکر اسلام ابوسفیان کے سامنے سے نکل گیا لوگوں نے کہا - جلد جا - اور قریش کو خوف دلا کر اور
سمجھا کر حلقہ اسلام میں لا - تاکہ جانیں ان کی مرگ سے امان پاویں - ابوسفیان جلد تر جانب مکہ روانہ ہوا
(دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۳۵۴ و ۳۵۵ سنہ ۱۲۸۵ھ اور ایسا ہی ذکر کتاب سیرت الرسل وتفسیر حسینی جلد ا سورۃ توبہ
صفحہ ۳۶۰ میں ہے)

جسقدر خونریزی اور لوٹ مار سے اہل عرب مسلمان ہوئے ہیں - اگر انکی مفصل فہرست لکھی جاوے تو ایک دفتر چاہئیے -
بنابران ہم اختصار پر نظر رکھ کر اصل حال عرض کرتے ہیں :-

غزوہ ودان[1] - غزوہ بواط[2] - غزوہ العشیرہ[3] - غزوہ بدر اولے[4] - جنگ بدر[5] - غزوہ الکدر[6] - غزوہ الانمار[7] -
غزوہ بحران[8] - غزوہ سویق[9] - غزوہ احد[10] - غزوہ حمراء الاسد[11] - غزوہ ذات الرقاع[12] - غزوہ بدر الموعد[13] -

(۱) یہ ایک جگہ کا نام ہے (۲) بواط ایک پہاڑی کا نام ہے (۳) عشیرہ ایک گاؤں کا نام ہے (۴) بدر نام ایک چاہ کا ہے
(۵) یہ بھی اسی چاہ کا نام ہے (۶) یہ ایک چشمہ کا نام ہے (۷) یہ حملہ نجد کی طرف ہوا تھا …

غزوہ دومۃ الجندل[۱۴]۔ غزوہ بنی مصطلق[۱۵]۔ غزوہ بنی نضیر[۱۶]۔ غزوہ خندق[۱۷]۔ غزوہ بنو طیبان[۱۸]۔ غزوہ ذو قرد[۱۹]۔ غزوہ فتح مکہ[۲۰]۔ غزوہ ہوازن[۲۱]۔ غزوہ اوطاس[۲۲]۔ غزوہ طائف[۲۳]۔ غزوہ بنی قینقاع[۲۴]۔ غزوہ بنی نضیر[۲۵]۔ غزوہ بنی قریظہ[۲۶]۔ غزوہ تبوک[۲۷]۔

ان ۲۷ مشہور غزوات کے سوا اور بہت سے حملہ و جنگ ہوئے ہیں جنکی کل تعداد ۸۰ کے قریب پہونچتی ہے اس قسم کے صدہا مقابلہ و مجادلہ کے بعد جان کے لالے پڑ جانے کے خوف سے بزدل اعرابی مسلمان بن گئے اور زور آور بہادر شیر دل اعرابی جیسے ابو الحکم علیہ الرحمتہ وغیرہ شہید ہو گئے۔

حصار قموص کی جنگ میں لکھا ہے کہ حضرت علی نے حضرت محمد سے پوچھا۔ کہ کب تک قتل سے ہاتھ نہ اٹھاؤں۔ محمد نے کہا کہ جتبک کہ۔ اشھد ان لا الہ اللہ محمد الرسول اللہ۔ نہ کہیں تب تک قتل کر۔" (دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۳۴۶ سطر ۱۵ و ۱۶ اسنہ ۱۲۸۱ھ)

غزوہ بنی قریظہ کی بابت لکھا ہے کہ سعد بن معاذ نے رسول کو کہا کہ اس بدذات قوم یہودی کا قصہ تمام کرو۔ غرضکہ قابل جنگ لوگ مارے گئے اور باقی قید کئے گئے۔ چنانچہ کئی سو آدمی قریظی مدینہ میں لا کر قتل کیا گیا" (دیکھو مولوی نور الدین صاحب کی فصل الخطاب صفحہ ۱۵۹)

صلح فدک کی بابت لکھا ہے کہ تحیضہ بن مسعود حسب ہدایت جلیب رب الودود تشریف لے گئے اور اس قوم کو پیام دعوت اسلام کر کے پیغام جہاد دیا۔ مگر انہوں نے نہ پیغام صلح دیا۔ اور نہ لڑنیکو باہر میدان میں نکلے" (دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۳۴۷ سنہ ۱۲۸۱ھ)

---

[۹] سویق ستو کو کہتے ہیں۔ اس لڑائی میں صرف ستو لوٹ میں آئے تھے [۱۰] احد ایک پہاڑ کا نام ہے مدینے سے ۲½ کوس کے فاصلہ پر ہے [۱۱] یہہ جگہ مدینہ سے ۸ میل کے فاصلہ پر ہے [۱۲] یہہ ایک جگہ کا نام ہے کہ زمین وہاں کی سفید و سیاہ ہے [۱۳] نام مقام کا ہے [۱۴] یہہ ایک مقام ہے۔ مدینہ سے ۱۵-۱۶ کوس کے فاصلہ پر ہے [۱۵] نام قبیلہ کا ہے [۱۶] نام قبیلہ کا ہے [۲۱] نام ایک قوم کا ہے [۲۳] نام ایک قلعہ کا ہے [۲۵] نام ایک یہودی قبیلہ کا ہے [۲۶] نام ایک یہودی قبیلہ کا ہے [۲۷] ایک مقام کا نام ہے۔

محمد صاحب کے مرنے کے بعد جو تقریر قبل از خلافت حضرت ابوبکر کے سعد بن عبادہ (جو اصحابہ کبیر میں سے تھا) نے روبروئے صدہا لوگوں (مسلمانوں کے) کی ہے۔ اُس سے سارا حال عرب کے اسلام میں لانے کا ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"سعد بن عبادہ نے بعد ستائش و گرائش ایزد متعال کہا کہ اے گروہ انصار تم خوب آزاد ہو کہ تم کو سب گروہ اسلام پر فضیلت ہے۔ کیونکہ محمد اپنی قوم میں بعد بعثت دس برس سے زیادہ رہا اور سب سے استمداد چاہی اور دین متین کو ظاہر کرتا رہا۔ مگر سوائے چند آدمیوں کے کسی نے التفات نہ کی۔ اور کوئی اُس وقت بیعت میں ساعی نہ ہوا مگر تھوڑے دن مدینہ میں سکونت پذیر ہونے اور ہماری جانفشانی کرنے سے خداوند تعالیٰ کی یہہ عنایت ہوئی۔ کہ دین اسلام کو وہ ترقی ہوئی کہ تم دیکھتے ہو۔ گویا اب یہہ بات محسوس ملل ہے کیسے کیسے عرب سرکش حلقہ بگوش و سرفروش ہوئے"۔

"پس خلاصہ سخن یہی ہے کہ تمہاری تن فشانی اور جانفشانی کے سوائے اِس کے اور کیا نتیجہ ہوگا کہ اب راس و رئیس اسلام عز احمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے قضا کی۔ امور خلافت و ریاست تمہارے قبضہ میں رہنے چاہئیں۔ سب انصار نے کہا کہ حق اے سعد جو تو نے کہا اور سوا تیرے انصار میں کوئی اشرف و افضل نہیں ہم نے تجھ کو اپنا سردار گردانا۔ اور تم سے بیعت کرتے ہیں۔ تجھ سے زیادہ بہتر و مہتر کوئی نہیں کہ شائستہ امر خلافت ہو۔ اگر مہاجر اِس بارہ میں کچھ اختلاف و مضائقہ کریں گے تو ہم اُن سے کہیں گے کہ اچھا امیری تمہاری خاندان میں ہی سہی۔ اور ہماری خاندان میں بھی سہی"۔

(دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۴۲۳ سنہ ۱۲۸۱ھ)

محمد صاحب نے لوگوں سے وعدہ کیا تھا کہ خزائن قیصر و کسریٰ بذریعہ غنیمت تمہارے حصے میں آویں گے۔ مسلمان ہو جاؤ۔ پس لوگ اسی نیت سے مسلمان ہوئے تھے۔ چنانچہ اکثر مرتبہ اُس وقت کے مسلمان روگردان و پشیمان ہوتے رہے۔

(مفصل دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۴۳۲ سنہ ۱۲۸۱ھ)

غزوہ بدر کبریٰ میں سعد وغیرہ مسلمانوں نے محمد صاحب کو یہہ رائے دی کہ تیرے لئے

ایک تخت گاہ محفوظ علیحدہ مقرر کریں اور اسباب ضروری اُس مامن میں رکھ دیں اور پھر مشغول محاربہ ہوں۔ اگر ہم غالب آویں تو فہو المراد۔ والّا درصورت عکس قضیہ تو اپنے بادپا پر سوار ہو کر اپنے تئیں داخل مدینہ کرنا۔ آں حضرت نے سعد کی رائے پسند کی۔ اور دعائے خیر دی۔ بموجب اشارات اصحاب سعادت انتساب ترتیب دار الامن میں مصروف ہوئے اور آناً فاناً میں بنیاد مترتب کیا۔"

(دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۳۰۵ سال ۱۲۸۱ھ مطبوعہ دہلی)

غنیمت کے مال بانٹنے پر ہمیشہ جھگڑے ہی رہتے تھے۔ اور اسی لوٹ کے مال کی خاطر پہلے لوگ مسلمان ہوئے تھے۔ اور اسی کی ترغیب سے مختلف وقتوں میں مسلمان ہوتے رہے۔

(دیکھو صفحہ ۳۱۰ تاریخ انبیا)

ہجری کے سال دوئم میں بےگناہ یہودیوں کا مال و اسباب لوٹا اور اُن کو مدینہ سے نکال دیا۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "کہ تمام مال و منال اُس فرقہ بداعمال کا مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔ اور حسب قاعدہ مقررہ بعد مجرائے خمس تقسیم ہو گیا"۔

(دیکھو صفحہ ۳۱۲ تاریخ انبیا)

سال سوئم ہجری میں کعب بن اشرف فصیح و بلیغ شاعر کو صرف قریش کا شاعر ہونیکی غرض و جرم میں حضرت محمد صاحب نے ایک حیلہ سوچکر ابو نائلہ و مسلمہ وغیرہ کے ہاتھوں سے قتل کروا ڈالا۔ اور ابو رافع بن ابی الحقیق کو جان نثاران نبوت نے بیگناہ قتل کر ڈالا"

(دیکھو صفحہ ۳۱۳ تاریخ انبیا سال ۱۲۸۱ھ)

جنگ احد کے ذکر میں لکھا ہے کہ جناب سرور کائنات کی پاسبانی و حفاظت میں مہاجر و انصار نے مبالغہ کیا۔ اس لڑائی ہی میں قریشیوں نے اتفاق کیا تھا۔ اِس میں اکثر اصحاب رسول و چار مہاجر۔ اور چھیاسٹھ ۶۶ انصار میدان کارزار میں مارے گئے۔ محمد صاحب گڑھے میں گر پڑے پانوں میں خراش آیا لرزہ جاری ہو گیا بڑی مشکل سے طلحہ نے اندر اُتر کر کاندھے چڑھایا اور علی نے آہستہ آہستہ ہاتھ پکڑ کر باہر کو کھینچا۔ اور جس وقت سرور کائنات باہر نکلے

توحضرت کو مجروح دیکھا۔ اور دندان مبارک کو شہید پایا۔ زخموں سے خون جاری تھا۔ عام تشویش پھیل گئی تھی۔ کہ محمد صاحب مر گئے۔ امیر حمزہ وغیرہ مارے گئے۔ قریش کی عورتوں نے اُن کے ناک کان کاٹ لئے۔"

(صفحہ ۳۱۶ و ۳۱۷ تاریخ انبیا ۱۲۸۱ھ)

اگر خدا کرتا۔ کہ وہ ذرسی اور ہمت کرتیں تو کبھی اسلام کا نام ونشان نہ رہتا۔ مگر افسوس کہ سستی کی۔ داناؤں نے سچ کہا ہے کارِ امروز بفردا مفگن۔

حضرت کے مرنے پر بڑا اختلاف۔ اور بغض و عناد تمام عرب میں پھیلا۔ ہر ایک گروہ ریاست کا طالب تھا۔ اور دوسرے کا مخالف۔

(دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۱۴۳ سے ۴۷ تک)

رسالہ معجزات میں لکھا ہے کہ بعد وفات حضرت بہت قبائل عرب مرتد ہو گئے۔

سورۃ المائدہ۔ یاایہا الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکافرین یجاہدون فی سبیل اللہ۔

اس پر تفسیر جلالین میں لکھا ہے "بالفک والادغام یرجع الی الکفر اخبار بما علم اللہ تعالے وقوعہ وقد ارتد جماعۃ بعد موت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بدلہم قال صلی اللہ علیہ وسلم ہم قوم ہذا و اشار الی ابی موسی الاشعری رواہ الحاکم فی صحیحہ عاطفین علی المؤمنین شدد علی الکافرین یجاہدون فی سبیل اللہ"

(دیکھو صفحہ ۸۲ جلد اوّل)

اور حاشیہ قران پر لکھا ہے "این در زمان حضرت ابوبکر صدیق متحقق شد و مہاجران و انصار و تابعان ایشاں با مرتداں جہاد کردند" (صفحہ حاشیہ ۱۱۰ ترجمہ شاہ ولی اللہ)

سلہ اس کا ترجمہ یہ ہے۔ اے مومناں ہر کہ از شما برگردد از دین خود۔ پس خواہد آورد خدا گروہے راکہ دوست میدارد ایشاں را و ایشاں دوست میدارند او را۔ متواضع اند برائے مومناں۔ درشت طبع اند بر کافراں۔ جہاد میکنند در راہ خدا۔

اسی پر تفسیر حسینی والے نے لکھا ہے "کہ بعد از وفات حضرت رسالت پناہ تمام عرب مرتد شدند - الا اہل مکہ و مدینہ و عبدالقیس از بحرین و بوخ از دادن زکوٰۃ باز ایستادند و جمع بر مسیلمہ کذاب و طلحہ اسدی و سجاح کاہنہ جمع شدند - و بر کذب ایشاں اعتراف کردند -"

اور صحیحین میں ابو عبیدہ سے مروی ہے کہ "جس وقت وفات محمد کی خبر مکہ میں پہونچی - اکثر اہل مکہ نے چاہا کہ محمدی اسلام سے منحرف ہوویں - چنانچہ الحاب عامل مکہ کئی روز تک خوف کے مارے گھر سے نہ نکلا -"

پھر لکھا ہے - "کہ محمد کے مرنے پر جو لوگ اسلام سے پھر گئے وہ بھی تلوار سے منادب کئے گئے"

آخر کار یہ فساد بڑھتے بڑھتے نوبت یہاں تک پہونچی کہ خلافت علی کے وقت میں طلحہ و زبیر و عائشہ زوجہ محمد صاحب و معاویہ علیہ الرحمۃ والی ملک شام کا حضرت علی و دیگر مسلمانوں کے ساتھ جنگ ہوا - بی بی عائشہ نے طلحہ کی ترغیب و صلاح و اتفاق سے جنگ کیا - سب شام کے مسلمان علی کے مارنے پر مستعد تھے جسمیں حضرت علی مع ایک لاکھ ساٹھ ہزار فوج کے اور حضرت معاویہ وغیرہ بھی مع لشکر کثیر کے کنارہ فرات پر جنگ کرنے آئے - چھ ماہ لڑائی ہوتی رہی - ستر ہزار آدمی علی کی طرف سے اور ایک لاکھ بیس ہزار معاویہ کی طرف کے مسلمان مارے گئے - معاویہ نے صلح کا پیغام بھیجا - علی نے نامنظور کیا - تا آنکہ جنگ لیلۃ الہریر واقع ہوئی - اس جنگ میں طرفین کے ۳۶ ہزار آدمی مارے گئے - آخر کار (۷۰۰۰۰ + ۱۲۰۰۰۰ + ۳۶۰۰۰ کل ۲۲۶۰۰۰) دو لاکھ چھبیس ہزار مسلمانوں کے قتل کے بعد صلح ہوئی - ابن ملجم مصری مومن ایماندار نے کمال محبت سے ایک عورت کے نکاح کی عوض علی کو مار ڈالا - اُس قطامہ نام ایماندار مومنہ نے اپنے مہر میں علی کا قتل لکھوایا تھا "اس طرح عرب میں دین اسلام بڑھا اور کم ہوا -

(دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۴۴۵ و ۴۴۶ سنہ ۱۲۸۱ھ دہلی)

یہی معاویہ و علی کے جنگ کی آتش مدت تک شعلہ زن رہی اور اسی کا آخری نتیجہ تھا کہ حسن و حسین فرزندان علی و یزید ابن معاویہ میں امامت کا جھگڑا ہوا اور بیشمار مسلمان طرفین کے قتل ہوئے -

(دیکھو جنگ نامہ حامد)

جو لوگ مسلمان ہوتے تھے - اُن کو مال و اولاد واپس ملتا تھا - قتل سے بچ جاتے تھے - اس واسطے

اکثر قبیلہ عرب جب لڑتے لڑتے اور خون کی ندیاں بہاتے بہاتے تنگ آ گئے ۔ مجبوراً مسلمان ہو گئے ۔

چنانچہ لکھا ہے ” غزوہ طائف[1] میں بعد فتح کے ایک جماعت ہوازن نے اسلام قبول کیا اور آپ نے بمقتضائے عطوفت جبلّی مال اور ان کی اولاد کو واپس دیا ۔ پھر مالک بن عطاف کہ سردار قوم لشکر کفار حنین و طائف تھا ۔ عاجز ہو کر مشرف باسلام ہوا ۔ سو شتر مع اہل و عیال ان کو انعام عطا فرمائے اور ان کو اوپر طائف کے عامل کیا ۔“

(دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۲۴۰ سنہ ۱۲۸۱ھ)

ذکر سال نہم میں لکھا ہے ۔ کہ گروہ گروہ قبائل عرب کے شوکت و ترقی اسلام کی دیکھ کر شرف اندوز اسلام ہوئے یہاں تک کے نام اس سال کا سنۃ الوفود رکھتے ہیں “

(صفحہ ۲۴۱ تاریخ انبیا سنہ ۱۲۸۱ھ)

پھر لکھا ہے ۔ کہ الغرض علے التواتر فتح پر فتح نصیب اولیاء دین محمدی کے ہوئیں اور گروہ گروہ مخلوق اہل شرک و بدعت سرگردان و پریشان وادی ادبار و انکسار کے ہو گئے اور حلقہ اطاعت اسلام میں داخل ہو کر رسوم کفر و بدعت کو بھول گئے ۔“

(تاریخ انبیا صفحہ ۳۸۹ و ۳۹۰)

ابتک غلامی کا عام دستور عرب میں ہے اور وہ حضرت کے وقت سے جاری ہے ۔ لونڈی اور غلام جسطرح کہ مکہ میں بیچے جاتے ہیں اور خواجہ سرا بنائے جاتے ہیں اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ بلکہ روضہ مطہرہ رسول اسلام پر خواجہ سراؤں کا تعین ہے نہایت قابل افسوس ہے ۔ اور پھر کہا جاتا ہے کہ دین اسلام میں جبر کرنا جائز نہیں !!!

ایک لائق اور قابل قدر مورخ لکھتا ہے کہ عرب والے نوح کی اولاد سے نہیں ہیں بلکہ سام پسر کرشن جی کی اولاد سے ہیں اور اسیواسطے وہ سامی کہلاتے ہیں ۔ دوارکا سے خارج ہو جانے کے بعد سام جی عرب میں مع اپنے رشتہ داروں و ملازموں کے چلے گئے اور تبھی سے عرب آباد ہوا ۔ ورنہ پہلے اس سے وہاں آبادی نہیں تھی اور عرب لفظ سنسکرت کا ہے (یعنے آریہ بہ اء آریوں کا رہنا) ملک مصر کو آریوں کی جا ہونیکا رستہ اور یہ بات سمجھ میں آ جاتی ہے ۔ عرب کا انگریزی نام ” اریبیہ “ کر دیکھنے سے ۔ پس در حقیقت اہل عرب سام جی پسر کرشن جی کی اولاد ہیں “

[1] غزاہ جنگ با دشمن دین غازی مرد با دشمن دین کارزار کنندہ و جہاد و مجاہد بقصد کارزار کردن با دشمنان دین رہ روندہ “ منتہی الارب جہ لاول و الثالث صفحہ ۴۳ و ۴۲ مطبع سرکاری لاہور سنہ ۱۲۷۴) ✣

روم کس طرح مسلمان ہوا

جس طرح ہم نے عرب کی بابت تواریخ معتبرہ کی شہادت سے ثابت کیا ہے۔ کہ وہ کس جور و ظلم سے مجبور ہو کر مسلمان ہوا۔ اور کس قدر لوٹ گھسوٹ سے دین محمدی کس غرض سے پھیلایا گیا۔ وہی حال بعینہ روم و شام کا ہے۔ چنانچہ مفصل حال اس کا فتوح الشام میں مندرج ہے اور درحقیقت وہ دیکھنے کے لائق اور دین اسلام کی قدر جاننے کے واسطے عمدہ کتاب ہے ۔

معاذ بن جبل نے۔ جو ابو عبیدہ کی طرف سے سفیر بنکر گیا تھا۔ بطارقہ حاکم روم کو کہا۔ کہ یا تو ایمان لاؤ۔ قران و محمد پر یا ہمیں جزیہ دو۔ ورنہ اس نزاع کا فیصلہ شمشیر کرے گی۔ ہوشیار رہو۔

(دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۱۴۱ سنہ ۱۲۹۱ھ)

پھر لکھا ہے۔ ابو عبیدہ نے جو عرضی امیر المومنین عمر کو لکھی۔ اس میں لکھا تھا کہ لشکر اسلام اطراف و جوانب کے اس واسطے روانہ کیا ہے کہ ہر طرف جاؤ۔ جو دین قبول کریں اون کو امان دو اور جو دین متین نہ قبول کریں انکو تیغ بیدریغ کا رزق کرو۔

(صفحہ ۱۰۴ تاریخ انبیا سنہ ۱۲۸۱ھ)۔

حضرت ابو بکر نے اسامہ کو سپہ سالار مقرر کر کے باشکر جرار غزاد جہاد کیواسطے شام کے ملک میں بھیجا۔ اوس نے وہاں جاکر وہ قلع و قمع کیا۔ کہ تمام کفار کا ناک میں دم کیا اور گھبرا کر اپنے متواطن و مساکن کو چھوڑ بھاگے۔ اور مارتا دھاڑتا وہاں تک جا پہونچا۔ اوس حوالی کی مخلوق سے بہت بدلا لیا اور پھر بمال و غنائم بہت سا اسباب غنیمت لیکر خدمت خلیفہ رسول میں حاضر ہوا۔ اوس وقت اہل بغض و عناد کی کمر ٹوٹ گئی۔ کیونکہ اون نادانوں کا گمان تھا کہ اب اسلام میں بندوبست نہ رہیگا۔ اور اس قدر قوت نہ ہوگی۔ کہ جہاد کر سکیں ۔

(دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۷۶ و ۷۷ سنہ ۱۲۸۱ھ)

شام کی فتح کیواسطے جو خطوط بطلب اہل مکہ معظمہ کیواسطے جہاد کے حضرت ابو بکر صدیق نے لکھے۔ انمیں لکھا ہے۔

کرائے جہاد عدو ہم و فتوح بلاد الشام (دیکھو صفحہ ۱۳ - جلد اول فتوح الشام مطبوعہ نولکشور ۱۲۸۶ھ -)

پھر وہی فاضل مورخ لوٹ کا بہت سامال ہاتھ ہاتھ آنے کا ذکر کرکے لکھتا ہے - کہ یزید بن ابی سفیان و ربیعہ بن عامر سرداران لشکر نے کہا - کہ مناسب ہے - کہ سب مال جو رومیوں سے ہاتھ لگا ہے حضرت صدیق کے حضور میں بھیجا جاوے - تاکہ مسلمان اوس کو دیکھ کر قصد جہاد رومیوں کا کریں -،،

(فتوح الشام جلد اول صفحہ ۱۳ ۱۲۸۶ھ)

حضرت ابو بکر صدیق بروقت روانگی ملک شام کے یہ وصیت عمرو بن العاص کو کرتے تھے - کہ ڈرتے رہو خدا سے اور اس کی راہ میں جہاد اور کفاروں کو قتل کرو -،،

(جلد اول فتوح الشام صفحہ ۱۹ -)

ایک جنگ میں بملک شام چھ سو قیدی پکڑے آئے عمرو بن العاص نے اُنپر دین اسلام پیش کیا پس کوئی اُن میں کا مسلمان نہوا - پھر حکم ہوا کہ اُن کی گردنیں ماردی جائیں ❊

(جلد اول فتوح الشام صفحہ ۲۵ نولکشور)

دمشق کے محاصرے کی جنگ میں لکھا ہے " پھر خالد بن ولید نے کلوجس و عزرائیل کو اپنے سامنے بلا کر اُنپر اسلام عرض کیا - مگر اُنہوں نے انکار کیا پس بموجب حکم خالد بن ولید کے ضرار بن الازور نے عزرائیل کو اور رافع بن عمرۃ الطائی نے کلوجس کو قتل کیا " (فتوح الشام جلد اول صفحہ ۳۷ نولکشور)

کتاب کالا زمانہ ترک حصہ اول مطبوعہ دہلی میں لکھا ہے کہ تین سو سال تک بحکم سلطان روم ہر سال ایک ہزار عیسائیوں کا بچہ جبراً جان نثاری فوج میں بھرتی کرکے مسلمان کیا جاتا تھا - اور اُنکو عیسائیوں کے قتل اور جنگ پر آمادہ کیا جاتا تھا اور صرف یہاں تک ہی صبر نہیں کیا جاتا تھا بلکہ عیسائیوں کے نہایت خوبصورت بچے ہزاروں ہر سال غلمان بنائے جاتے اور اُن سے رومی دیندار مسلمان خلاف وضع فطری کے مرتکب ہوتے تھے - اور جوان ہوکر اُنہیں غازیوں کے گروہ میں شامل کیا جاتا تھا کہ بہشت کے وارث ہوں ،، المختصر (مفصل دیکھو اصل کتاب) جس طرح خلفائے کے وقت میں جبراً گرجے گرائے جاتے و برباد کئے جاتے تھے اسی طرح شاہ روم نے بھی ظلم و ستم سے گرجاؤں کو مسجد بنا دیا ❊

فارس یا ایران کس طرح مسلمان ہوا

اس کا حال روضۃ الصفا جلد دوم - و کتاب سند التواریخ میں لکھا ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ عمر نے بعد خلیفہ ہونے کے لشکر عرب کو یہہ حکم دیکر ایران میں بھیجا - کہ اگر اس ملک کے لوگ خوشی خوشی دین محمدی قبول کریں تو بہتر - نہیں تو ان سے محاربہ مقاتلہ کر کے انہیں بزور قران کا معتقد اور محمد کا تابع کرو - جب کہ ایرانیوں نے دین اسلام قبول کرنے سے انکار کیا تو لشکر عرب نے لڑائی شروع کر کے تین بار ایران کی سپاہ سے شکست کھائی - مگر چوتھی بار انپر غالب ہو کر دریائے فرات کے گرد نواح کے ملک پر دخل کیا - اس کے بعد شہریار کا بیٹا یزدجرد کہ خسرو پرویز کے نواسوں اور ساسانیہ بادشاہوں میں سے آخری بادشاہ تھا - ایران کے تخت پر بیٹھا اس وقت سعد ابن وقاص نے جو عرب کے لشکر کا سردار تھا - (گویا ایرانیوں کو محمدی بنانے کا ٹھیکہ دار تھا) - یزدجرد کے پاس ایلچی بھیجا - تاکہ اوسے دین محمدی قبول کرادے - اور اگر وہ قبول نہ کرے تو لڑائی کرے - لیکن یزدجرد نے اُس کی بات نہ مانی - بلکہ خفا ہو کر لڑائی کی طیاری کا حکم دیا - اور بہت سی سپاہ جمع کر کے مقابلہ کیا - یہہ میدان جنگ مقام قادسیہ پر ہوا جب فریقین کے مقابلہ کے بعد لشکر ایران نے شکست کھائی - تو کامیابی درفش عربوں کے ہاتھ پڑا - اور پھر اکیسویں سال ہجری میں شہر ہمدان کے پاس نہاوند کے میدان میں دوبارہ لشکر عرب نے سپاہ ایران کو شکست دیکر سارے ایران پر قبضہ کر لیا - اور یزدجرد بھاگ کر مرو کے پاس ایک آسیابان کے ہاتھ سے مارا گیا اور اسطرح تمام ایران خلفاء کے تحت حکومت میں آ گیا - اور دو سو برس عربوں نے اُس ملک میں حکومت کی - اکثر ایرانیوں نے خلفاء اور اُن کے ڈر سے محمدی مذہب قبول کیا - اور جنہوں نے قبول نہ کیا وہ عربوں کے ہاتھوں سے قتل ہوئے یا وطن سے نکل کر بلوچستان - افغانستان - ہندوستان کی طرف بھاگ گئے - چنانچہ ان کی نسل اب تک ان ملکوں میں باقی اور زردشتی طریق پر ہو کر گبر کہلاتے ہیں "

خلاصہ سب کا یہہ ہے - کہ ایرانیوں نے خدانخواستہ کچھ اس سبب سے دین محمدی قبول نہیں کیا کہ اس طریق میں تعلیم پا کر اور قران کے مطلب اور معنے سمجھ کر یا سوچکر دریافت کیا ہو - کہ قران زردشتی مذہب سے (معاذ اللہ) غالب ہے بلکہ یہہ بات صرف لشکر عرب کے زور و ظلم سے ظہور میں آئی (از طریق الحیات فصل ۲ - صفحہ ۷۰ -)

پھر لکھا ہے "امیر المومنین عثمان سعید بن العاص را قائم المقام گردانید و سعید در ہماں سال بطرف طبرستان رفت۔ امیر المومنین حسن و حسین علیہما السلام نیز در آں یورش تشریف داشتند۔ و از میامن قدوم حسنات لزوم ایشاں ولایت جرجان کہ دار الملک استرآباد است مفتوح شدہ عوض صلح مردم جرجان دویست ہزار دینار تسلیم کردند۔ و اسلام آوردہ خانہ خویش آباد گردانیدند" (تاریخ فرشتہ صفحہ ۱۶ ذکر ظہور اسلام)

عربی زبان کے مشہور و معروف فاضل ڈاکٹر لائیٹنر صاحب فرماتے ہیں "حضرت عمر نے ۶۳۲ء میں خلیفہ ہوتے ہی نوشیرواں کے ایران کو خراب کیا اور کتب خانوں کو جلا دیا۔ اور پانی میں ڈبو دیا۔ اور یہی حال سکندریہ کا کیا" (دیکھو سنین الاسلام حصہ اول [illegible])

پھر وہی ڈاکٹر لائیٹنر صاحب بہادر فرماتے ہیں کہ "عمر کی خون آشام تلوار نے سارے ایران کو مسلمان کیا۔ جو بچ سکے وہ بسبب الجلا وطن ہو کر افغانستان، بلوچستان یا ہندوستان میں آگئے جو اب تک مجوسی ہیں" (دیکھو سنین الاسلام حصہ اول)

پھر ایک اور مشہور مورخ مولوی ذکاء اللہ صاحب فرماتے ہیں "پارسی بمبئی میں کثرت سے رہتے ہیں ان کے یہاں آباد ہونے کا سبب یہ ہے کہ ساتویں صدی عیسوی میں جب ایران میں اہل اسلام کا تسلط ہوا۔ اور ساسانیوں کا خاندان تہ و بالا ہوا تو یہ خوف کے مارے وطن چھوڑ کر بھاگ آئے اور یہ اپنی ہی رسم و آئین کے پابند بدستور چلے جاتی ہیں" (دیکھو تاریخ ہند حصہ اول فصل دوئم صفحہ ۸)

پھر ایک اور تاریخ میں جو بلحاظ تحقیقات کے بہت زیادہ معتبر ہے لکھا ہے "خلیفہ عمر نے ایران کی نعمتوں کو سب اہل لشکر کو یاد کرا کر کہا کہ یہ نعمت و غنیمت تمہارے ہاتھ آئیگی۔ جبتک کہ سفر کو اور چھوڑ کر اور محنت کو راحت کے مقدم و اختیار نہ کرو گے مناسب ہے کہ زن و اطفال کو روانہ رکھو اور جہاد و غزا کو مستلزم حصول مرادات دارین سمجھو۔ چنانچہ ابو عبید کو سپہ سالار کر کے ایک کثیر فوج بہ نیت فتح ایران روانہ کی" (دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۴۱۱)

جاپان نام ایک بہادر ایرانی جب مقابلہ میں گرا۔ اور منذر اس کا سر کاٹنے لگا۔ تب اس نے ڈر کے مارے کلمہ پڑھا۔ کہ میں مسلمان ہوں۔ چنانچہ وہ زمرہ اہل اسلام میں داخل ہوا اور بڑا مرتبہ پایا۔

(دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۴۱۲)

یزدجرد بادشاہ ایران کی شکست کا حال لکھتے ہوئے ایک مسلمان مورخ لکھتا ہے کہ یزدجرد کی فوج کی سردار کو (جو اس وقت سپہ سالار تھا) ایک معاش نجومی نے گمراہ کر دیا جس سے وہ بزدل ہو گیا۔ اور یہی بات مسلمانوں کی فتح کی باعث ہوئی۔ (دیکھو تاریخ انبیا صفحہ ۴۱۸)

مصر و مراکو وغیرہ کس طرح مسلمان ہوئے

عربی کے فاضل اور تواریخ عرب کے ماہر لایق ڈاکٹر لائیٹنر صاحب فرماتے ہیں۔ ”حضرت عمر کی خلافت کے ۶۳۸ء میں ابوبکر عمرہ ابن العصا نے مصر پر حملہ کیا۔ شہر سکندریہ فتح ہوا۔ اور لوٹا گیا۔ کتب خانہ وہاں کا ہیرم کی جگہ جلایا گیا۔ اس جگہ پہلا کتب خانہ جو بادشاہان ٹولومیز نے مرتب کیا تھا وہ تو آگے ہی قیصر روم کے حکم سے جلایا گیا تھا۔ اس کے بعد یہہ کتب خانہ طیار ہوا تھا۔ وہ حضرت عمر کے حکم سے جلایا گیا تھا۔“

(دیکھو سنین الاسلام حصہ دوم ۱۸۷۶ء صفحہ ۸۰۔)

محمد صاحب کے ایک خط میں جو بنام مقوقس بن اعیل حاکم اور بادشاہ مصر اور اسکندریہ کے لکھا گیا تھا یہہ عبارت ہے۔ ”والانذار مقاتلۃ الکفار حتیٰ یدینوا الناس بدینی ویدخلوا فی ملتی۔ (یعنے خدا نے مجھے حکم کیا ہے) ڈرانے اور لڑائی کا کفار سے۔ یہاں تک کہ در آویں وہ لوگ میرے دین میں اور داخل ہوں میرے مذہب میں“

(دیکھو فتوح المصر مطبوعہ نولکشور ۱۲۸۶ھ صفحہ ۴۲۴ و ۴۲۵)

پھر لکھا ہے ”کہ حدیث میں رسول صلے اللہ وسلم سے ہے۔ کہ الحرب خدعۃ (یعنے لڑائی انصرام پاتی ہے ساتھ فریب کے۔ (دیکھو فتوح المصر صفحہ ۴۲۵ نولکشور ۱۲۸۶ھ)

عمرو بن العاص نے بادشاہ مصر کے سامنے بیان کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تائید کی ہماری بسبب تلوار کے اور اسی تلوار کے سبب سے ذلیل کیا ہم نے مشرکین کو“ (دیکھو فتوح المصر ۱۲۸۶ ہجری صفحہ ۴۴۵)

صدہا باشندگان مصر بیگناہ سوئے ہوئے قتل کئے گئے۔ اور کچھ ان میں سے قید کر لئے گئے۔ اون کی بابت لکھا ہے۔ ”بعد اوس کے عرض کیا۔ اون پر اسلام کو۔ مگر سبھوں نے انکار کیا پس ماری گئیں گردنیں اونکی“ (دیکھو تاریخ فتوح المصر صفحہ ۴۶۳ و ۴۶۴)

پولیس قس عیسائی پر عرض کیا اسلام۔ پس انکار کیا۔ اور کہا کہ بھاگا میں شام سے مصر میں۔ پڑ ڈالدیا مجھکو مسیح نے تمہارے ہاتھوں میں۔ نہیں شک کرتا ہوں میں اسبات میں کہ مسیح مسلم ہیں۔ اور میں کافر ہوں

تمہارے دین کی ساتھ - پس ماری خالد نے گردن اوس کی "- دیکھو فتوح المصر ۱۲۸۶ھ صفحہ ۶۷۴)

تیرہ سو مرد قبطی قید کئے گئے جنہیں سو حکم ہوا کہ جو اسلام قبول کریں اوس رہائی دو - ورنہ سب کو مار ڈالو
چنانچہ عرض کیا اسلام کو انپر خالد نے - پس انکار کی اکثروں نے اور جس نے اسلام قبول کیا چھوڑ دیا خالد نے
اُس کو اور نیکی کی ساتھ اُس کے - اور جس نے انکار کیا اسلام سے - حکم کیا خالد نے اُسکی گردن مارنے کا "
(از فتوح المصر صفحہ ۴۹۵ ۱۲۸۶ھ)

اسی تاریخ میں اکثر جگہ لکھا ہے " کہ جب یوں قتل شروع کیا - اور لوگوں کی جورو دختر وغیرہ چھیننے لگے - تو
بخوف قتل اور امید رہائی کے ہزاروں لوگ مسلمان ہو گئے (مفصل دیکھو صفحہ ۴۸۲ و ۴۸۳ فتوح المصر) ؛
اور اگر کوئی مفصل حال مکاری - فریب - دروغگوئی سپہ سالاران لشکر محمدیہ کی دیکھنا چاہیئے - تو دیکھئے -
(فتوح المصر - کے صفحات ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۶۴ و ۴۶۶ و ۴۷۰ و ۴۷۱) ؛

بلوچستان کس طرح مسلمان ہوا

محمود ۹۹۶ء میں تخت پر بیٹھا اور ۱۰۲۹ء میں مر گیا مطابق سنہ ۴۲۰ھ کے چنانچہ لکھا ہے ؛

" درہمیں ایام خبر رسید کہ مردم قیرات (قلات) و ناردین - کہ از ممالک سرحد ہندوستان است -
قلادہ مسلمانی در گردن نینداختہ اند و سر از اطاعت و انقیاد شرع محمدی پیچیدہ بیشتر بت پرست اند سلطان
محمود لشکر جمع آوردہ از قسم درود گر و آہنگر و سنگ تراش جمع کثیر ہمراہ گرفتہ رو باں دیار نہاد - نخست قصد
قیرات کردہ از سرحدات ساخت و ظاہراً قیرات جائے است سرد ما بین ہند و ترکستان میوہ بسیار دارد
وچوں حاکم آنجا اطاعت کردہ معہ متوطناں آں دیار اسلام آوردہ و سلطان حاجب علی بن ارسلان جاذب
را بہ تسخیر ناردین فرستاد - او رفتہ آنجا را مفتوح گردانید چنانچہ بردہ و اموال بسیار بدست افتاد -
وچوں بت خانہ بزرگ راکہ در آنجا بود شکستند سنگے منقور و منقش از انجا بیروں آمد کہ باعتقاد ایشاں از
بنائے آں چہل ہزار سال شدہ بود - سلطان بد آنجا رفتہ قلعہ ساخت - "
(دیکھو تاریخ فرشتہ ذکر سلطان محمود مطبوعہ نولکشور ۱۸۶۵ء صفحہ ۲۱ سطر ۱۲ سے ۱۷ تک)

بتائید رائے کرنل ٹاڈ صاحب کے کچھ شک معلوم نہیں ہوتا ہے۔ کہ بلوچستان کے اکثر فرقے اُن جادوؤں کی نسل سے ہیں جو دوآرکا کی آپس کی لڑائی کے بعد سندھ پار چلے گئے۔ گوت بلوچوں کا سمجہ کہلاتا ہے اور اِس گوت کی وجہ تسمیہ کی نسبت قیاس کیا گیا ہے۔ کہ جب یہہ لوگ ہندو (آریہ) تھے تو بباعث ہونے اولاد سام پسر سری کرشن کے سامی (یا سام جا) کہلاتے تھے۔ یا خود سری کرشن کی نسل میں ہونے کے سبب سے یہہ گوت مشہور ہوا۔ کیونکہ سری کرشن جی کا ایک نام سیام (یا سام) بھی ہے ÷ (دیکھو تاریخ بلند شہر مطبوعہ ۱۸۷۶ء صفحہ ۳۸۵ و ۳۸۷۔)

پھر لکھا ہے "حجاج بن یوسف از قبل ولید بن عبد الملک حاکم عراقین بلکہ ملک ایران و توران بود۔ در صدد تسخیر بلاد ہندوستان شدہ نخست محمد ہاروں را در اوائل ۸۶ ہجری باسپاہ پر تہور بولائیت مکران فرستاد۔ او بدآنجا رسیدہ آں مملکت را بحوزہ تصرف آوردہ بسیارے از ساکناں آنجا یا کہ بلوچان از ان طائفہ اند بشرف اسلام مشرف گشتہ رعایا باادائے مال دیوانی پرداختہ و رواج اسلام دراں طرف آزاں تاریخ بہم رسید" (تاریخ فرشتہ صفحہ ۲۱۱ مقالہ ہشتم نولکشور)

افغانستان کس طرح مُسلمان ہُوا

اگرچہ اس کا مفصل حال کسی ایک تاریخ میں ہم کو نہیں ملا۔ مگر جتنا موجودہ تاریخوں سے پتہ مل سکا۔ وہ ہم ہدیہ ناظرین کرتے ہیں:۔

محمد قاسم فرشتہ اپنی تاریخ میں لکھتا ہے۔ "لشکر غور و بادغیس بہ کابل فرستادہ اہالی آنجا را جبراً و قہراً مطیع و منقاد گردانید" (جلد اوّل صفحہ ۱۷)

پس صاف ظاہر ہے کہ لوگ بھی قرآن کو فصاحت میں لاثانی جان اور محمد صاحب کو نبی گردان کر مسلمان نہیں ہوئے۔ بلکہ بزور شمشیر مسلمان بنائے گئے ÷

مامون رشید نے جب اس ملک میں چڑھائی کی جو ۸۱۲ء کا ذکر ہے اوس کی بابت مولوی محمد

شبلی صاحب پروفیسر محمڈن کالج فرماتے ہیں۔ کہ ماموں نے لشکر جرار الملک کی تسخیر کے واسطے روانہ کیا۔ چنانچہ رتبیل لشکر جرار کے خوف سے بمقابلہ تباہ ہونے کے واسطے کابل مسلمان ہوا۔

(مفصل دیکھو ہیروز آف اسلام جلد دوم)

اور ایسی نواح کا ایک اور حاکم بھی اوس کی تلوار کے ڈر سے مسلمان ہوا اور اوس کا بت مکہ میں صفا مروہ کے درمیان ڈلوایا گیا۔ (ہیروز آف اسلام)

آنریبل الفسٹن صاحب سابق گورنر بمبئی فرماتے ہیں کہ قوم جادو سندھ کے پار بعد مرنے کرشن کے جارہی تھی۔ (از تاریخ ہندوستان)

افغان لفظ ہی اصل میں سنسکرت کا ہے۔ اپ گان

یعنے بے قاعدہ ہر راگ جنکا یا جو قوم علم موسیقی سے محروم ہے اور یہہ بات زیادہ تشریح کی محتاج نہیں غنیمت لکھتا ہے

سگ اف اف زن اغان غان گر غنند۔ بہ حیر لفان نام شان افغان گرفتند

علاوہ براں ابھی تک افغانستان میں ہزاروں جگہ اُن کے پہلے مذہب کی علامتیں موجود ہیں۔ سوات اور بونیر کے پہاڑوں کی غاروں میں کئی طرح کی مورتیں نکلتی ہیں جو ساری کی ساری ہندؤں کے دیوتاؤں کی تصویروں سے مشابہہ ہیں۔ کابل سے کئی میل اس طرف تنگاک وغیرہ مقام ہیں اور ایسی ہی تخت باہی اور جمال گڑھی میں بھی ہندو مذہب کے ہزاروں نشان ابھی تک موجود ہیں اور اُن کے لباس بھی پورانے آریوں سے ملتے ہیں۔

بے تعصب مورخین نے جہاں تک پٹھانوں کی بابت تحقیقات کر کے صحیح نتائج نکالے ہیں وہ تمام تر ہمارے بیان کے شاہد اور ہمارے منشا کے مطابق ہیں۔ مہابھارت کے زمانہ سے راجہ بھوج کے زمانہ تک ہندؤں اور اُن کا دھرم واحد تھا۔

چنانچہ کرنیل ٹاڈ صاحب بہت یقین سے قوم جادو کی بابت لکھتے ہیں۔ کہ اقوام افغان اصل میں یہودی نہ تھے۔ یادو تھے۔ اس بحث کو کرنیل صاحب نے بہت قابلیت کے ساتھ لکھ کر ثابت کیا

ہے۔ کہ اُن کا یہودی ہونا بالکل غلط ہے اون کی رائے اور تحقیقات کی مطابقت اس قوم کی روایتوں سے بخوبی ہوتی ہے مشہور ہے۔ کہ (دوارکا سے خارج ہونے کے بعد) کرشن کی اولاد نے سندھ ندی کی دونوں طرف چند نئی نئی ریاستیں قایم کیں۔ اور انہیں جادوں کے راجہ گج۔ والئے بہیرہ نے اپنا راج پچھم کیطرف بڑھایا۔ اور قلعہ گجنی جواب غزنی لکھا جاتا ہے تعمیر کرایا۔ ایک دفعہ روم و خراسان کے بادشاہوں نے متفق ہوکر گجنی پر حملہ کیا۔ اوس لڑائی میں راجہ گج مارا گیا۔ لیکن اوس کا بیٹا سالباہن بچکر پنجاب کو چلا آیا۔ اور اوس نے پنجاب میں سلباہنپور۔ یا سلوان کوٹ (جسے اب سیالکوٹ[۱] کہتے ہیں) آباد کیا۔ اور چند سال کے بعد پھر گجنی پر دخیل ہوگیا۔ چنانچہ عرب سے مسلمانوں کی آمد تک اوسی کے ورثاء افغانستان میں حکمرانی کرتے رہے۔

کہتے ہیں کہ مغلوں کی قوم چغتا یعنے چغتائی کا مورث چکتو نبیرہ سالباہن تھا۔ آٹھویں یا نویں صدی عیسوی میں جادو پنجاب سے نکالے گئے۔ تب اُنہوں نے لکھی جنگل میں پناہ لیکر اول شہر تنوٹ پھر دیروال پھر جیسلمیر اوسی جنگل میں آباد کئے۔ زوال کے دنوں میں بہتیرے جادو جاٹ کہلانے۔ بلکہ ہو گئے۔ اور بہتیرے اور قوموں میں مل گئے۔ جو خالص رہے۔ وہ بھٹی جادو کہلانے لگے"۔

(دیکھو تاریخ راجستان میں حالات جیسلمیر)

"چند سال ہوئے جبکہ فوج انگریزی کی مہم ستانہ پر ہوتی تھی۔ انہیں ایام میں بتائید رائے کرنیل ٹاڈ صاحب کے تحقیق ہوا تھا کہ علاقہ یوسف زائی میں پٹھانوں کی ایک قوم ابتک جدوں (جادوں) کہلاتی ہے۔ اور اُسکی قدیم روایتوں کا خلاصہ یہہ ہے۔ کہ اصل میں جادو تھے۔ کسی زمانہ میں گجرات سے آکر یہاں آباد ہوئے"۔

(تاریخ بلند شہر صفحہ ۳۲۱ و ۳۲۲)

نوٹ:۔ نامہ نگار کو کئی سال تک بہنگام ملازمت سرکاری پٹھانوں کے درمیان رہنا پڑا۔ برسوں کی تحقیقات سے بھی ظاہر ہوا۔ کہ وہ لوگ اصل میں جادو تھے۔ یوسف زائی کے علاقہ سے اوپر غیر علاقہ ہے او اوس تپہ کا نام جدوں یا گدوں ہے اور صرف یہی نہیں۔ بلکہ وہاں کے دیہات یا مقامات کے نام ابتک سنسکرت اور

---

[۱] بلوچستان میں شہر کوئٹہ کا بھی اصل نام سیالکوٹ ہے جو غالباً سالباہن کا بنا کردہ ہے اب غلط العام سے کوئٹہ ہوگیا ہے۔ اسیطرح بلوچستان کے تمام شہروں کے نام سنسکرت کے ہیں۔

آریہ زبان کے معلوم ہوتے ہیں۔ جیسے رانی گھاٹ۔ کاٹ لنگ۔ سوانخہ۔ بونیر یا بہونیر۔ تیراہ۔ یم رودہ یا جم رودہ
مہنید یا مہامنار۔ چترال۔ قلعہ ستیارام۔ پشاور کے علاقہ کا اصلی نام قصبہ بگرام۔ اوڈی گرام۔ بدہ بیر۔ متھرہ۔ اوتم ابلاش
یا ادتما پلاق۔ کہٹک یا خٹک یا کھٹکا۔ گڑھی گوجر گڑھی وغیرہ۔ پس درحقیقت پٹھان جادوں (یادوں) کے
خاندان ہی ہیں۔ اور کافرستان میں ہی جو کہ کابل کشمیر چترال۔ تاتار کے درمیان سینکڑوں میل کا ملک ہے۔ اب
وہ جادوں بنسی لوگ رہتے ہیں۔ پس یہ ساری لوگ جبراً و قہراً مسلمان ہو کر اپنے ست دھرم سے ہٹا کر محمدی بنائے گئے۔

جادو سے جاٹ کہلانیکا یہ سبب معلوم ہوتا ہے جادوں نے لئے (جو راجپوت تھے) کھیتی باڑی شروع کی اور آوارہ
گردی اور ودیا کے نہ پڑھنے کے سبب اصلیت بھول گئے۔ د ت آریہ ورت کی اکثر زبانوں کے اندر بدلتا ہے۔ اور
فارسی میں بھی سنسکرت کی جات کا زاد۔ ذات بنجاتا ہے۔ پس بعض سرحدی ملکوں میں جہاں جادو کے تھوڑے
گھر ہوتے اور جاٹوں کے زیادہ تو جادو سے جاتو اور جاتو سے جاٹو بنا اور بہت جلد جاٹ ہو گیا۔

اس کے سوائے ہماری رائے میں قوم جاٹ اصل میں جادو ہیں۔ اصل میں یہ شبد یادو تھا۔ یادو سے
جادو بنا۔ جیسے آریہ سے آرج۔ بعد اس کے غلط العام سے جاڈو اور جات ہو کر جاٹ ہو گیا۔ اور انہیں لوگوں نے
جزیرہ جٹ لینڈ وغیرہ آباد کئے۔ اکثر مقامات پر اسی جادو قوم کے نشان ملتے ہیں۔

ہندوستان کس طرح مسلمان ہوا

مولوی ذکاء اللہ صاحب پروفیسر فرماتے ہیں۔ "یہ اصلی مسلمان کل مسلمانوں سے جو اس ملک میں آباد ہیں
آدھے ہوں گے۔ باقی آدھے ایسے ہی مسلمان ہیں جو ہندوؤں سے مسلمان ہوئے ہیں۔ مردم شماری کاری
سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں چار کروڑ دس لاکھ مسلمان رہتے ہیں۔ اُن میں سے زیادہ مسلمان ایسے
ہیں۔ جو ہندوؤں سے مسلمان ہوئے ہیں۔ گو اسلام نے اُن کے عقائد کو بدل دیا۔ مگر اُن کے رسم و رواج
کو نہ بدل سکا گو وہ آپس میں مل جل کھانے پینے لگے۔ مگر شادی بیاہ میں اب تک گوت بچاتے ہیں
کھانے پینے میں بھی انگریزوں کے ساتھ ایسا پرہیز کرتے ہیں۔ جیسے ہندو۔ غرض اسلام کا اثر ہندوؤں پر ایسا
نہیں ہوا۔ جیسا کہ ہندوؤں کا اثر اسلام پر ہوا"

(دیکھو تاریخ ہند حصہ اوّل فصل دوم صفحہ ۹)

اب ہم بتلاتے ہیں کہ اتنے جو مسلمان ہیں۔ یہ کس طرح مسلمان ہوئے ہیں۔ اور کب سے ہوئے ہیں۔ اور سب سے پہلا مسلمان اس ملک میں کون ہے ؛

ملک ہندوستان میں سب سے اوّل مسلمان۔ باپا راجپوت والی چتوڑ نے سنہ ۷۱۳ء میں کھمات کے حاکم سلیم کی لڑکی سے شادی کر لی۔ اور مسلمان ہوا مگر مسلمان ہو کر مارے شرمندگی کے خراسان چلا گیا۔ پھر نہ آیا۔ اوس کا ہندو بیٹا تخت پر بیٹھا ؛

(دیکھو آئینہ تاریخ نما صفحہ ۱۵ سنہ ۱۸۸۱ء)

سنہ ۸۱۲ء میں خلیفہ مامون رشید نے بڑے لشکر کے ساتھ ہندوستان پر چڑھائی کی۔ باپا کا پوتا اوس وقت چتوڑ کا حاکم تھا نام اس کا راجہ کہمان تھا اوس سے اور مامون سے چوبیس لڑائیاں ہوئیں۔ لیکن آخر کار مامون شکست کھا کر ہندوستان سے بھاگ گیا ؛

(صفحہ ۱۵ آئینہ تاریخ نما سنہ ۱۸۸۱ء اور دیکھو مفتاح التواریخ صفحہ ۸ سنہ ۱۸۸۳ء طبع ثالث حصہ اول)

ہندوستان کا دوسرا مسلمان۔ راجہ سُکھپال نام محمود کے ہاتھ بسبب طمع حکومت کے مسلمان ہوا مگر لکھا ہے کہ "جب محمود بلخ کی طرف گیا تو اوس نے پھر ہندو بن کر اوس کی اطاعت سے منہ پھیرا۔ محمود نے سنہ ۱۰۰۶ء میں اوسے پکڑ کر جنم بھر کے لئے قلعہ میں قید کر دیا۔"

(صفحہ ۱۹ آئینہ تاریخ نما سنہ ۱۸۸۱ء اور مفتاح التواریخ صفحہ ۹ سنہ ۱۸۸۳ء حصہ اول)

اب ہم محمود کے ہندوستان پر آنے کی وجہ بتلاتے ہیں :۔

لیتھبرج صاحب فرماتے ہیں "کہ محمود کا ہند کی دولت پر تو دانت تھا ہی۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی آرزو تھی کہ بڑی بڑی بانکے راجپوتوں کو تلوار کے زور سے دین اسلام میں داخل کرے۔ اور اس کا سبب زیادہ تر یہ ہوا کہ خلیفہ بغداد نے اوس کے مذہبی جوش کو دیکھ کر ایک گراں بہا خلعت اُس کے پاس بھیجا۔ اور امین الملت یمین الدولت کا خطاب دیا تھا۔ پس محمود نے یہ عہد کر لیا کہ دین اسلام کے پھیلانے کے لئے ہر سال ہندوستان پر حملہ کروں گا۔"

(دیکھو مختصر تواریخ ہند ۱۸۸۵ء لاہو صفحہ ۴۸) اور (تاریخ ہندوستان صفحہ ۸۶)

پھر لکھا ہے - دوسرے مذہب والوں کو زبردستی مسلمان بنا لینا - یہہ اوس مذہب والوں کے نزدیک اُن دنوں نام پیدا کرنے کے لئے ایسی ایک بڑی بات تھی کہ محمود سا حوصلہ دار اِس عجیب بے نظیر ملک کو چھوڑ کب کسی دوسرے ملک پر دل چلاتا بھلا ارت پھل چھوڑ کر وہ کب اندرائن کھاتا ؟"

(صفحہ ۸ آئینہ تاریخ نما ۱۸۸۱ء)

تاریخ بمبئی میں لکھا ہے :- محمود نے گنگا کے کنارے - ابزار کے قریب مندر توڑی - اور اپنے سپاہیوں کو لوٹنے اور قیدی پکڑنے کی اجازت دی - جس نے جدھر راہ پائی بھاگ گئے - سب بیوہ اور یتیموں کی طرح پریشان ہوئے - جو نکل کر نہ جا سکے - قید کئے گئے "

(صفحہ ۱۰ - آئینہ تاریخ نما ۱۸۸۱ء)

پھر لکھا ہے - "سنہ ایکہزار عیسوی میں محمود نے ہندوں پر جہاد کیا اور بارہ دفعہ ہندوستان پر آیا "

(تواریخ ہندوستان صفحہ ۱۸)

پھر لکھا ہے - "محمود کی غرض ان حملوں میں جہاد کرنے اور ملک کی دولت لوٹنے سے تھی "

(صفحہ ۸ - مفتاح التواریخ ۱۸۵۲ء)

متھرا کے شہر میں شاہ محمود شمشیر پکڑ کر گھس گیا اور تمام بتوں کو پائمال مسمار کیا طلائی و نقرئی اصنام کو گلا ڈالا "

(تاریخ ہندوستان صفحہ ۸۲)

"محمود راستہ میں متھرا کو تباہ کرتا گیا - بیس دن تک اوسے لوٹا - اور مورتوں کو توڑ والے مندروں میں بڑا بُرا کام کیا - سو اونٹ بنری توڑی ہوئی چاندی کی مورتوں سے بھر کر لے گیا - پانچ مورتیں خالی سونے کی تھیں اون میں ایک کا وزن ہماری اب کے چار من سے اوپر تھا - مہابن کو قتل عام کیا - راجا اپنے بال بچوں کو مار کر آپ بھی مر رہا - اِس بار محمود یہاں سے پانچہزار تین سو آدمیوں کو غزنی لے گیا "

(صفحہ ۱۱ - آئینہ تاریخ نما سنہ ۱۸۸۱ء) اور (مفتاح التواریخ حصہ اول صفحہ ۱۰ سنہ ۱۸۸۳ء)

"دوسرے برس محمود نے پانچویں بار ارادہ جہاد کا کشور ہند پر کیا - اس کے دل میں ہوا ئے تسخیر نگر کوٹ جسکو قلعہ بھیم بھی کہتے ہیں - اور جوالا مکھی یعنی چشمہ آتش سے (جو محل عجائب مخلوقات الٰہی) کچھ دور ہے - پیدا ہوئی - جتنا مال اوسمیں تھا - غارت کیا اور غزنی کو ساتھ غنیمت بیقیاس کے مراجعت کی وہاں جا کر اوس نے بڑی ضیافت کی اور اپنی رعایا کو غنائم بے بہا ہندسے خبردار کیا -"

(تواریخ ہندوستان صفحہ ۹۰ سنہ ۱۸۸۱ء)

"تھانیسر کا بت خانہ مسلمانوں کے قبضہ میں آیا - اونہوں نے اوسے تاراج کیا - اور بتوں کو توڑا - اور ایک بت جو ان میں بڑا معزز اور نامی تہا - اوسے ولائیت غزنی کو بھجوا دیا - تاکہ اوس پر مسلمان قدم رکھیں - اور سے پائیمال کریں - دو لاکھ ہندو مقیدین غلامی میں بھیجے گئے - اور بسبب کثرت ان غلاموں کے شہر غزنی مثل شہر ہندو نکی معلوم ہوا"

(دیکھو صفحہ ۸۸ تاریخ ہندوستان سنہ ۱۸۸۱ء)

"ہندو اس قدر بندی میں آئے کہ قیمت اونکی دو دو روپیہ ہو گئی -"

(صفحہ ۹۴ دیکھو تاریخ ہندوستان)

محمد غوری کے ذکر میں لکھا ہے - کہ وہ بنارس میں گیا - اور اس شہر کو لوٹا - اور بت خانے خاک میں ملا دیئے"

(صفحہ ۱۰۵ تاریخ ہندوستان)

"محمد غوری نے دلاوی فطری سے گکھڑوں پر یورش کی - اور انہیں ایسا تنگ کیا - کہ صرف انہوں نے اطاعت ہی قبول نہ کی - بلکہ مسلمان ہو گئے" (صفحہ ۱۰۶ تاریخ ہندوستان)

"بختیار نے گور میں عبادت گاہیں ہندو کو مسمار کیا - اور اُن کے سنگ و خشت وغیرہ سے مساجد - و مدارس و کاروانسرائے تیار کرائے" (صفحہ ۱۱۴ تاریخ ہندوستان)

"علاؤالدین کے حکم سے ایک مسجد بجائے بتخانہ سومنات کے تعمیر ہوئی - شہر پٹن جسکی تمام عمارت سنگ مرمر کی تھی - خاک میں ملگیا - اور مورت بدھ کو گرا دیا - اور کتب مستعملہ مطالعہ ہنود کو جو موافق طریقہ بدھ یا اُن کے تھیں جلا دیا"

نوٹ:- اس مہم میں ایک غلام خوبصورت کافور نام۔ اور کولا دیوی بی بی راجہ کی جو حسن و جمال میں نظیر بیچ ہندوستان کے نہ رکھتی تھی۔ ہاتھ آئی۔ یہ عورت حرم سرائے شاہی میں داخل ہوئی۔ اور کافور زمرہ نوکران دربار میں مقرر ہوا اور ایسا ہی دیولدی دیوی کا لوٹ لانا اور حرم سرائے میں داخل ہو جانا ،، (دیکھو صفحہ ۲۹ و ۱۴۴ تواریخ ہندوستان)

ضیاء الدین برنی اپنی تاریخ فیروز شاہی۔ اور ابو القاسم اپنی تاریخ فرشتہ میں لکھتے ہیں (بذکر علاؤالدین خلجی)" کہ بادشاہ نے ایک روز قاضی مغیث سے سوال کیا۔ کہ کس ہندو کو ذمی اور خراج گذار سمجھنا چاہیئے۔ جواب دیا کہ جو غایت درجہ کی اطاعت کرے اور اپنے مذہب کی اہانت ہونے پر بھی محصل کا حکم بجالاوے اور بلا عذر خراج ادا کر دے۔ اگرچہ کافروں کا قتل کرنا بہر کیف جائز ہے لیکن امام حنفی کا مسئلہ ہے کہ قتل کے بجائے کافروں سے جزیہ لیا جاوے اور جزیہ کی وصول کرنے میں ایسی تنگ طلبی ہو کہ انکو تکلیف حتے الامکان قتل کے قریب قریب پہونچے۔ بادشاہ نے فرمایا کہ اگرچہ میں تمہاری کتابوں سے ناواقف بھی ہوں تو بھی اپنی عقل کے زور سے وہی کام کرتا ہوں جسکی اجازت پیغمبر نے دی ہے۔ اسی بادشاہ کے دربار ایک روز قاضی نے عرض کیا تھا کہ اے حامی اسلام! تیرے عہد سلطنت میں ہندو اس ذلت و مصیبت کو پہونچے ہیں کہ ان کے زن و بچہ مسلمانوں کے دروازوں پر بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔ اس عمدہ نتیجہ کی تعریف تمکو مبارک ہو۔ اور میں کفیل ہوتا ہوں کہ اگر اس نیک کام کے عوض میں تیری زندگی کے تمام گناہ معاف کئے جاویں۔ تو قیامت کے دن تو میرا دامنگیر ہونا ،، (دیکھو تاریخ بلند شہر ۱۸۷۶ء صفحہ ۷) اور دیکھو (اتہاس تمر ناشک صفحہ ۶۱ جلد سوم بار اوّل ۱۸۷۴ء) اور (تاریخ فرشتہ صفحہ ۱۱۰ مقالہ دوم)

" جبراً اسلام قبول کرانیکا جوش جو محمد تغلق کے بعد فرو ہو گیا تھا۔ سکندر لودھی کے عہد میں ترقی پر آیا۔ لیکن اسی کی زندگی تک رہا ،، (صفحہ ۲ تاریخ بلند شہر ۱۸۷۶ء)

" عالمگیر اورنگزیب کی سلطنت کے نشانوں میں سب سے زیادہ نمایاں نشان اس ضلع (بلکہ سارے ہندوستان) میں چند نومسلم خاندان باقی ہیں اس بادشاہ کی مذہبی طرفداری کا ایک چھوٹا سا نمونہ یہ ہے کہ قصبہ آہار کے ناگر مسلمانوں کے اسناد کہنہ کے طومار میں ہمنے ایک پروانہ دیکھا ہے۔ جس میں یہاں کے حاکم کو عالمگیر نے لکھا تھا کہ چودھریان آہار (ضلع بلند شہر) کا خاندان بہت بڑھ گیا ہے۔ اور ہر ایک شخص عہدہ چودھرایت کا کام کرنا چاہتا ہے۔ اس سے رعایا کو تکلیف ہوتی ہے۔ آئندہ کو مناسب ہے کہ کل خاندان سے دو آدمی منتخب کئے جاویں اور ان کی سوائے اور کسی کو

سرانجام کار چودھرائیت کی اجازت ہو۔ اور چونکہ حال میں دو شخصوں نے اس خاندان سے اسلام قبول کیا ہے۔ اس واسطے انتخاب میں ان سے زیادہ کوئی منتخب نہیں ہیں۔ یہی دو نو آہار کے چودھری مقرر کئے جاویں گے"۔

(تاریخ بلند شہر ۱۸۸۷ء صفحہ ۲۶ و ۲۷)

اورنگ زیب عالمگیر کے عہد میں قانونگویاں سے ایک شخص (بلند شہر کا) مسلمان ہوا اس کی اولاد ۸۰ برس تک اس قصبہ کی باشندوں میں سرگروہ رہی"۔ (تاریخ بلند شہر صفحہ ۲۳۲)

"ٹُنڈہ یعنے ڈو مسلمان۔ یہ لوگ اولاد ادسی اجے پال ڈور کے ہیں۔ جس نے دغا کر کے قلعہ کا دروازہ کھولدیا۔ اور شہاب الدین غوری کی فوج کو قلعہ میں داخل کر کر اپنے ولی نعمت راجہ چندرسین کو قتل کرایا۔ اس خدمت کی عوض میں مسلمان کیا گیا۔ سلطان غوری نے اجیپال کو خطاب ملک محمد دراز قد کا بخشا۔ اور پرگنہ برن کا چودھری مقرر کیا گیا"۔ (تاریخ بلند شہر صفحہ ۲۳۲ و ۲۳۳)

مفصل فہرست ان ہندوں کی اگر کوئی دیکھنا چاہے، جو مسلمانوں نے جبراً گرا کر مسجد بنائیں یا تباہ کیں یا توڑ دئیے (تو دیکھو رسالہ مخزن العلوم بریلی ماہ مارچ ۱۸۹۶ء جلد ۳ نمبر ۳ صفحہ ۴۴ سے ماہ نومبر نمبر ۱۱ صفحہ ۱۳ تک)

"سکندر بھیر کو تیمور نے قتل کرادیا۔ اور شہر کو جلادیا مع رئیس کے۔ سرستی پر تاخت کی اور شہر کو پھونکا۔ اور وہاں کے باشندوں کو تہ تیغ کیا۔ مورخین اسلامیہ کہتے ہیں کہ اس نے بوجہ تحقیق اس امر کے کہ اکثر قیدی کافر ہیں۔ ایک لاکھ قیدی سے مروا ڈالی۔ اس قتل بنی آدم سے کمال خوشی حاصل ہوتی تھی۔ اور بعضے وقت بعد بڑی کشت و خون کے وہ سر مقتولین کو بطور منارہ کے چن دیتا۔ اور اس نہج سے اپنے تئیں محظوظ کرتا"۔

(تواریخ ہندوستان مطبوعہ ۱۸۵۳ء صفحہ ۱۵۰ و ۱۵۱) اور (مفتاح التواریخ حصہ اول صفحہ ۲۶)

"اکبر کا ہندو راجپوتوں سے جبراً بیٹیاں لینا بھی ایک اسلامی ظلم کا نشان ہے"۔

(سیر المتاخرین صفحہ ۲۰۷)

عالمگیر کے زمانہ میں آہار کی ناگر (برہمنوں سے) دو نے اسلام قبول کیا اور اس فریب سے سب بھائی ہندوں کو پرگنہ کی چودھرائیت کے موروثی عہدہ سے خارج کر کے خود چودھری بنے اب ہندو ناگروں کی زمینداری صرف دو گانوں اور مسلمان ناگروں کی تین گانوں میں ہے۔ ۱۸۵۷ء کی غدر میں مسلمان ناگروں میں بعض نے بغاوت اختیار کی اور اس جرم کی سزا میں

اُن کی جاگیریں - و ملکیت ضبط سرکار ہو کر راجہ گور سہائے ئل رئیس مرآدآباد کو انعام دی گئیں " (دیکھو تاریخ بلندشہر صفحہ ۲۰۲)

تگا برہمن - سب سے زیادہ خاندان اِس قوم کا قصبہ سیانہ میں ہے لیکن نصف سے زیادہ آدمی اس خاندان کے عالمگیر کے وقت سے مسلمان ہیں " (تاریخ بلندشہر صفحہ ۲۰۴)

لال خانی بڑگوجر ٹھاکر - اشرف نامہ میں اشرف خان لال خانی نے لکھا ہے " کہ پرتاب سنگھ کی نویں پشت میں لال خان ہوا - اگرچہ یہ نام مسلمانی معلوم ہوتا ہے - لیکن لال خان حقیقت میں مسلمان نہ تھا - اصلی نام لال سنگھ تھا - اکبر بادشاہ نے خطاب ثانی بخشا تب اُس نے اپنے نام میں بجائے سنگھ کے خان کا لقب شامل کر لیا - سالباہن پسر لال خان نے شاہ جہان کے حضور سے ۸۴ کی زمینداری حاصل کی - اور اس کا پوتا اعتماد رائے عالمگیر کے زمانہ میں مسلمان ہوا " (تاریخ ضلع بلندشہر صفحہ ۱۱۳ و ۱۱۴)

" بعض بعض لال خانیوں کے سوا سب مسلمان بڑگوجر ابتک ہندوؤں کی اکثر رسموں کو مانتے ہیں - اپنے گوت میں شادی نہیں کرتے - گاؤکشی سے پرہیز کرتے ہیں - لڑکے کے دو دو نام رکھتے ہیں - ایک ہندو ایک مسلمان اور مثل اپنے ہندو بھائیوں کے شادی کے ایام میں دروازہ پر تصویر اوس کہاری عورت کی بنا کر پوجتے ہیں کہ جسکی دعا کو وجب ترقی اپنے بزرگوں کا اس دیار میں باور کرتے ہیں - "

(تاریخ بلندشہر صفحہ ۳۱۵ و ۳۱۶)

" بھال راجپوتوں میں سے کیرت سنگھ کی ساتویں پُشت میں مسمی کھماں چند - دریا خان لودھی حاکم سنبھل کی خوشنودی کیواسطے خضر خان بادشاہ کے عہد میں مسلمان ہوا - اور اِس حکمت سے اُس نے اپنی موروثی کے علاقہ میں نصف حصہ پایا - حالانکہ اوس کا بھائی کل علاقہ کا دعویدار تھا - مسلمان ہونے کے بعد کھماں چند کا نام ملہا خان رکھا گیا - اور پرگنہ کی چودھرائیت کا عہدہ پایا - اون کے ورثا خواہ ہندو ہوں خواہ مسلمان ابتک چودھری کہلاتے ہیں " (تاریخ بلندشہر صفحہ ۳۱۷)

" حصار کی ضلع میں بھٹی یا جیبو - جاٹ زیادہ تر مسلمان اور کمتر ہندو ہیں " (بلندشہر کی تاریخ صفحہ ۳۲۴)

تنوریا تومر راجپوت " راجہ بہم پال نے جو انگپال کی دسویں پشت میں تھا - یہ موضع بہسانہ آباد کیا - چنانچہ بہم پال کی اولاد سے ۸۴ گاؤں ابتک آباد ہیں اوسی کی نسل میں بلندشہر کے تنور ہیں - لیکن اکثر انمیں مسلمان ہو گئے

ہیں مسلمان تنوروں کی روایت ہے کہ ہماری مورث اعلےٰ ناگل سنگھ کو کسی جرم میں قطب الدین ایبک بادشاہ نے علاوہ سزا کان کاٹنے کے جبراً مسلمان کیا تھا۔ چنانچہ ناگل سنگھ کا بسایا ہوا موضع بوچانا گل بلندشہر سے چارمیل پر ابتک آباد ہے۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ موضع مذکور میں تنور مسلمان رہتے تھے۔ اب ان تنوروں کی رشتہ داری جھوجھوں کے ساتھ ہونے لگی۔ اور چونکہ جھوجھوں کی قوم ادنےٰ گنی جاتی ہے۔ اِس واسطے یہ تنور بھی راجپوتوں کی فہرست سے خارج ہیں۔"

(تاریخ بلندشہر صفحہ ۳۲۶)

"چوہان۔ راجپوت کالو کا سر حاکم سکندر آباد نے کٹوا دیا۔ اِس ظلم کے سبب پتھراج بیٹہ کالو نے حاکم مذکور کو قتل کیا۔ اور سزا سے بچنے کے واسطے بادشاہ کے پاس جاکر مسلمان ہوا۔ بادشاہ نے صرف پتھراج کا قصور ہی معاف نہ کیا۔ بلکہ اوسکو رفیق بنایا۔ اور خطاب آرک براے کا بخشا۔ اور تگوں کے ۳۲ گاؤں کی زمینداری عطا کی۔" (صفحہ ۳۲۷ و ۳۲۸ تاریخ بلندشہر)

"برگلہ راجپوت اورنگ زیب بادشاہ کے وقت سے بہت سے برگلہ مسلمان ہیں"۔ (صفحہ ۳۲۹)

"برن وال ویشوں میں ایک شخص اورنگ زیب کے وقت میں مسلمان ہوا۔ بعد ازاں اوس کی اولاد اس قصبہ بلندشہر میں کچھ عرصہ تک سب سے زبردست رہی اب بھی اُنکی ملکیت میں بلندشہر کے متصل چند قطعات معافی اور موضع چاندپور کی زمینداری ہے"۔ (صفحہ ۲۲۵)

"میو شودر۔ مسلمانوں کی ابتدائی آمد میں اِس قوم کے بہت سے لوگ مسلمان ہو گئے۔ مسلمان میو پرگنہ اگونہ کے چند گاؤں کے زمیندار ہیں۔ لیکن عادتوں میں اپنے ہندو بھائیوں سے کچھ بہت بہتر نہیں ہیں"۔ (صفحہ ۳۶۳)

"مغلوں کی بعض قوموں کی نسبت بھٹی جادوں دعوے کرتے ہیں کہ جس زمانہ میں ہمارا راج غزنی زابلستان میں تھا۔ یہ لوگ ہماری قوموں سے نکل کر مغلوں میں داخل ہو گئے۔" (صفحہ ۳۷۸)

"نو مسلموں میں ارذل قوم کے لوگ مثلاً جولاہ۔ قصاب۔ رنگریز۔ دھوبی۔ لوہار۔ وغیرہ اپنے تئیں اکثر شیخ کہتے ہیں"۔ (تاریخ بلندشہر صفحہ ۳۷۴)

"خاص مغلوں کے علاوہ کچھ چھوپ چھپے مغل بھی کہلاتے ہیں۔ لیکن اونکی نسبت یہہ روایت ہے کہ کسی مغل امیر نے ارزل قوم کے ہندوؤں کو مسلمان کیا تھا۔ اونہیں کی اولاد یہہ چھوپ چھپے مغل ہیں اور چونکہ مغل کے ہاتھ سے مسلمان ہوئے۔ اس واسطے مغل کہلاتے ہیں"۔ (تاریخ بلند شہر صفحہ ۳۸۴)

ایک اور لائق مورّخ فرماتے ہیں۔ "منگولین قوم (مغلوں) کا مورث اعلیٰ منگل نام چھتری تھا۔ اور بہادر راجہ ایک وقت چینی تاتار کی طرف سیر کیواسطے گیا تھا۔ اور وہاں ہی جاکر سکونت اختیار کی۔ یہہ بات مہا بھارت کے یدھ سے پہلے کی ہے جسکو آج چار ہزار چار سو نوے سال ہوتے ہیں۔" (دیکھو تاریخ بدایع ہندوستان)

پھر لکھا ہے۔ کہ یہ ضلع (بلند شہر) مسلمان بادشاہوں کے دائرہ سلطنت (یعنی دہلی) اسکے قریب تھا۔ اس واسطے دوسرے ضلعوں کی بہ نسبت تعلیم اسلام کا اثر یہاں زیادہ ہوا۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس ضلع میں نو مسلم کثرت سے ملتے ہیں یہاں کے نو مسلموں میں راجپوت سب سے زیادہ معزز ہیں۔ یہہ لوگ اپنی اصل نسل کو فخر کے ساتھ قائم رکھتے ہیں اور دوسرے نو مسلموں میں رشتہ داری کرنے سے پرہیز کرتے ہیں۔ راجپوت مسلمانوں کے سوا اور سب نو مسلم اپنی قوم کو اکثر چھپاتے ہیں۔ نو مسلموں میں پہاسو وغیرہ کے لال خانی۔ اور کیسہ کے ثابت خانی بڑگوجر اور اور اگرتہ کے چوہان۔ اور خورجہ کے بہالوں اور تل بیگم پور کے بھٹوں اور بلند شہر کے ڈدروں۔ اور آہار کی ناگروں۔ اور برن کے برنوالوں۔ اور سیانہ کے تگوں۔ اور پرگنات ونگر و سکندر آباد کے برگلوں کے مسلمان ہونیکا ذکر ان کے ہندو ذات کے ساتھ ہو چکا ہے۔ باقی ماندہ نو مسلموں میں قوم جھوجہ قابل تذکرہ ہے۔ اس قوم کے لوگ ضلع بلند شہر کے پانچ گاؤں مسلم کے زمیندار اور چھ گاؤں کے حصہ دار ہیں۔ بعضے اپنا گوت مغل بعضے ترک بعضے راجپوت بعضے برہمن بتلاتے ہیں۔" (تاریخ بلند شہر صفحہ ۳۸۷)

قوم جولاہی (بافندہ) نو مسلموں میں داخل ہیں۔ جولاہے سوائے کپڑا بننے کے اور پیشہ کم کرتے ہیں۔ اس ضلع میں مسلمان جولاہے کثرت سے ہیں۔ حالانکہ ہندو جولاہے شاذ و نادر ملتے ہیں لفظ جولاہہ حقیر سمجھا جاتا ہے۔ اسواسطے جولاہی تعظیماً اپنی ذات مومن۔ نورباف۔ سفید باف بتلایا کرتی ہیں۔ مذہبی تعصب میں جولاہی سب مسلمانوں پر فائق ہیں ہر شہر و قصبہ میں چند جولاہی قرآن کے حافظ ہوتے ہیں حالانکہ لکھنا پڑھنا مطلق نہیں جانتی۔ (تاریخ بلند شہر صفحہ ۳۸۸)

"جاٹ مسلمان کو پولا اور رنگا مسلمان کو مولا کہتے ہیں۔ بھٹیارے بھی اونے قسم کے نو مسلم ہیں۔"

جنکو شیر شاہ بادشاہ نے مسلمان کیا۔ وہ شیر شاہی کہلاتے ہیں۔ اور جو سلیم شاہ کے عہد میں مسلمان ہوئے۔ وہ سلیم شاہی مشہور ہیں۔ تمیز اِن دونوں قسموں میں یہہ ہے کہ شیر شاہیوں کی عورتیں لہنگا پہنتی ہیں اور سلیم شاہیوں کی عورتیں پاجامہ استعمال کرتی ہیں۔ ان دو گوتوں کے علاوہ بھٹیاروں کے دو گوت اور بھی ہیں ایک چڑیمار۔ دوسری کھتری لیکن اس ضلع میں یہہ دونوں گوت شاذ و نادر ملتی ہیں۔ بھٹیاروں میں شادی کی وقت ہندؤں کی بعض رسوم اتنک مانی جاتی ہیں،، (دیکھو تاریخ بلند شہر مطبوعہ ۱۸۷۸ء صفحہ ۳۸۸ و ۳۸۹)

نوٹ: ہماری خیال میں بھٹیارے مسلمان ہندو کہاروں سے ہوئے ہیں کیونکہ بادشاہی ڈولہ اٹھانے کے واسطے ہندو کہار پکڑے جاتے ہوں گے جس سبب ڈر کے مارے غریب مسلمان ہو گئے۔ دین اسلام نے اُن کی کوئی عزت نہیں کی جیسے پہلے ہندو رہکر مچھلی مارا کرتے تھے ویسے ہی مسلمان بنکر مچھلی مار اور چڑیمار ہو گئے۔ اور پورب کی طرف کہار اپنے آپکو جل کھتری کہتے ہیں۔ پس مسلمان ہو کر اُن کا گوت صرف کھتری رہگیا۔ اور ماشکی۔ سقاب بہشتی کہلائے۔ مولف)

"ہائے افسوس ان مسلمانوں نے اِس دیش کو اسی حالت میں رکھا۔ ایراں۔ توران۔ شام۔ افغانستان یہ حضرت مسلمان جہاں گئے۔ یہی حال ہوا۔ ان کی عملداری میں کوئی دیش اونتی (ترقی) کی سیڑھی پر نہیں چڑھا۔ سکندر لودی کی عہد میں ایک واقعہ کا ذکر ہے کہ ایک برہمن نے عرض کیا کہ ہندو اور مسلمان دونوں کا دین سچا ہے۔ بادشاہ نے یہ سنکر اُس کو قتل کروا ڈالا،، ہندؤں کی تیرتھ یاترا اپنی قلمرو میں بند کردی۔ جو شہر اور قلعہ فتح ہوتا۔ وہاں کے مندر اور مورتیں توڑ ڈالتا۔ متھرا میں ہندوں کی حجامت کرنی موقوف کردی تھی۔

(دیکھو صفحہ اول آئینہ تاریخ نما ۱۸۷۶ء صفحہ ۷۰)

اِن لوگوں نے اپنی کتاب میں لکھی ہوئی بات کی سوائے کسی جدید کا تحقیق کرنا بہت ہی بُرا۔ اور لونڈی غلام بنانا ہی ساری دنیا کی آرائش مان لی،،

(صفحہ ۵۴ و ۵۵ اتہاس ترناسک ۱۸۷۴ء)

سید احمد خاں صاحب فرماتے ہیں۔ "سیاست مدن میں ایشیا کے مسلمان نہایت ابتری کی حالت پر ہیں۔ بخارا اور خیرا اور مسقط اور زنجبار میں جیسے شرع اور عقل اور انصاف اور اخلاق کے برخلاف سیاست

کے قاعدہ جاری ہیں اور جس میں بعض ظلموں کے دور کرنے کے لیئے یوروپ کی تربیئت یافتہ گورنمنٹوں نے اپنا فرض بھی ادا کیا اُن سے مسلمانوں کی بہت کچھ بدنامی ہوتی ہے۔ ہاں یوروپ کی دیکھا دیکھی ٹرکی اور مصر اور ٹونس میں کچھ کچھ ترقی شروع ہوئی ہے اور سیاست مدن کی اصلاح ہوتی جاتی ہے۔ اِن کے پورانے تاریک خیالات بدلتے جاتے ہیں" (صفحہ ۱۵۱ تہذیب اخلاق جلد ۴)

چنانچہ ایک نامہ سے جو سُلطان روم نے جنوری ۱۸۶۷ء میں شاہ بخارا کو لکھا تھا۔ جبکہ اس نے سلطان سے بمقابلہ روس کے مدد مانگی تھی شاہ بخارا و سلطان کے خیالات کا تفاوت معلوم ہوتا ہے۔

سلطان لکھتا ہے کہ "اب سلطنت یہہ ہے کہ اپنے دوست اور آشنا کو پہچانتا رہے اور سلاطین دور و نزدیک سے راہ و رسم جاری رکھے اور رشتہ محبّت و اُلفت کو مضبوط رکھے۔ مگر تم نے کسی سلطنت سے راہ و رسم ظاہر ا پیدا نہ کی اور وضع اور برتاؤ اپنا یہہ رکھا کہ کوئی سیاح یا کوئی وکیل کسی سلطنت کا تمہاری ملک میں وارد ہوا اگر وہ قوم انگریز یا روس ہوا تو اُس کو تم نے سرباز ار قتل کیا۔ اور اگر اہل ایران تھا تو شیعہ ہونے کے سبب پکڑ کے فروخت کیا۔ اور اگر باشندہ روم تھا تو اُس پر تہمت جاسوسی اور خفیہ نویسی لگا کر چاہ سیاہ میں قید کر کے ہلاک کیا۔ اب انصاف کرنا چاہیئے کہ یہہ راہ و رسم کیسی ہے۔ تم نے وہ طریقہ رکھا ہے کہ کسی سلطنت کی تمہارے ساتھہ دوستی نہیں اور اب کس واسطے۔ اور کس رابطہ سے امداد چاہتے ہو۔ اور با ظہار کون سے راہ و رسم کے شاہ روس سے بگاڑوں۔"

(تہذیب اخلاق صفحہ ۱۵۱ یکم شوال ۱۲۹۰ھ جلد ۴)

ایک فرنگستانی عالم و مؤرّخ ملک ہسپانیہ میں عربوں کی کرتوت کو ان الفاظ سے شروع کرتا ہے:

"کہ عرب کی فوج نے قصبوں کو لوٹا۔ اور ملک کو برباد و تباہ کیا۔ گرجاؤں کو ناپاک کیا۔ ایک دیسی مؤرّخ لکھتا ہے کہ بلا وطنوں کی تکلیف نے فتح کنندوں کو آرام دیا۔" (دیکھو ترناسک حصّہ سوم صفحہ ۴۵ ۱۸۴۳ء بار اوّل)

ہندوؤں کی ہتک پر مسلمانوں کا ہمیشہ خیال رہا ہے۔ چنانچہ امیر خسرو سا بھلا مانس بھی اپنی کتاب میں ان ہندوؤں کو ان الفاظ سے یاد کرتا ہے:

زاغ رو زاغ چہرہ زاغ سرشت۔

مسلمان بادشاہوں نے تین طرح کے ٹھہراے ہیں۔ پہلے وہ جو ڈاکوؤں کی طرح ہندوستان پر

گرہو اور جہاد یعنے مذہبی لڑائی کے نام سے ۔ لیکن اصل میں لوٹ کے مال اور لونڈی غلام کے لالچ سے آکر یہاں رہے ۔ ورنہ دو چار پشت تخت پر بیٹھے ۔ عمر بھر لڑتے بھڑتے رہے ۔ محمد بن قاسم ۔ اور محمود غزنوی سے لیکر بابر اور ہمایوں تک اکثر اسی قسم میں ہیں ۔ دوسرے وہ جنکو ملک کے انتظام کی فرصت ملی ۔ اکبر سے اورنگ زیب تک اس قسم میں ہیں ۔ تیسرے وہ جنکے وقت میں مسلمانوں کا زور گھٹا ۔ اور سلطنت کو زوال ہوا ۔

(اتہاس تمر ناشک صفحہ ۵۷ جلد سوم)

"خود تیمور نے اپنے ہندوستان میں آنے کے دو مقصد لکھے ہیں ۔ اسلام کے دشمن کافروں سے لڑنا اور اس دین کی لڑائی سے عاقبت کی بخشش کا امیدوار ۔ اور دوسرا دنیا کا کہ مسلمانوں کی فوج کافروں کا مال لوٹے اور فائدہ اوٹھاوے ۔ مسلمانوں کو لوٹ کا مال ایسا حلال ہے جیسا ماں کا دودھ "

(صفحہ ۵۸ تمر ناشک کے حصہ سوم ۔ اور ملفوظات تیموری) اور دیکھو تیمور کے ظلم (اتہاس تمر ناشک کی (جلد سوم صفحہ ۵۶ و ۶۸ و ۶۹ ۔ بار اول ۱۸۷۳ء)

محمد بن قاسم نے سندھ فتح کرنے پر تیس ہزار آدمی قید کئے ۔ اُن میں سے چھ ہزار راجہ کے سر کے ساتھ بغداد خلیفہ ولید کے پاس بھیجے ۔ خلیفہ نے کچھ کو بیچا ۔ کچھ کو انعام میں بانٹ دیا ۔ راجہ کی بھانجی بیچاری جیسیا کو اپنے بھتیجے کے حوالہ کیا ۔ اور محمد بن قاسم کو لکھا کہ کافروں کو امان ہرگز نہ دینی چاہیئے ۔ سب کو ہلاک کرنا چاہیئے ۔ صرف اُن کو جیتا رکھو جو بڑے درجے کے ہوں ۔ یہی خدا کا حکم ہے ۔

"دیبال میں مندر ڈھائے گئے ۔ مسجدیں بنیں ۔ تین روز تک قتل عام رہی ۔ قیدی غلام بنائے گئے ۔ لوٹ اکٹھی کی گئی ۔"

"میروں میں مورت توڑی گئیں ۔ رادر ۔ اور اسکلندہ میں تمام ہتھیار بند قتل کئے گئے ۔ بہو بیٹی بچے لونڈی غلام بنائے گئے ۔"

"محمد بن قاسم نے جب برہمن آباد لیا ۔ ۶ ہزار مارے گئے ۔ بیس ہزار قید میں آئے ۔ ان میں دو راجہ کی لڑکیاں تھیں ۔ وہ قیدیوں کے ساتھ بغداد پہونچیں اور خلیفہ کے حرم میں داخل کی گئیں ۔ عرض کیا کہ ہم آپ کے لائق نہیں رہیں ۔ ہمکو محمد قاسم نے خراب کیا ۔ خلیفہ نے اوسی دم اپنے ہاتھ سے فوج کو حکم لکھا کہ محمد بن قاسم کو

بیل کی تازی کھال میں جیتا سیکر فوراً بھیج دو۔ غرضیکہ اِس طرح پر اُس کی نعش بغداد میں پہونچی۔ اور اون لڑکیوں کو دِکھلائی۔ وہ ہنسیں کہ ہم نے اِس بہانہ سے اپنے باپ کے قتل کا بدلہ لیا۔ خلیفہ نے ہاتھ کاٹا۔ اور دونوں لڑکیوں کو دیوار میں چُنوا دیا۔ مگر میر محمد معصوم لکھتا ہے کہ گھوڑی کی دم سے باندھ کر تمام شہر میں گھسیٹنے کا حکم دیا۔ اور پھر اُن کی لاش کو دجلہ ندی میں پھکوا دیا۔"

(صفحہ ۵۷۔ اتہاس ترناشک حصہ سوم ۱۸۷۳ء بار اوّل)

"سب سے اونچ دکھ دائی جزیئے کا محصول ہے۔ خلیفہ عمر کے قاعدہ بموجب غیر مسلم سے ہندوؤں سے۔ مقدور والوں سے ۴۸۔ اوسط درجہ والوں سے ۲۴۔ غریب مزدوروں سے ۱۲ درہم لینے کا حکم تھا۔ لیکن ۱۰۰ برس کے اندر دوسرے عمر نے یہہ حساب نکالا کہ جو سال بھر میں پیدا کر سکتا ہو۔ اپنی گذر بموجب اوس میں سے رکھ کر باقی سب سرکار میں داخل کرے۔ عجب تماشا ہے۔ ہندوؤں کا ناش کرنا اور اون کی مورت مندروں کو توڑنا تو یہہ بڑا دھرم سمجھتے تھے۔"

(صفحہ ۵۸۔ اتہاس ترناسک حصہ سوم ۱۸۷۳ء)

نظام الملک اپنے مجمع الوصایا میں لکھتے ہیں۔ "کہ بادشاہ ہمیشہ بیگموں کے قابو میں رہا کرتے ہیں اور محمود سے بادشاہ کا بھی یہی حال تھا۔ اپنی بیگم مہد چگل کے برخلاف کچھ نہ کر سکتا تھا۔"

ایک اور مسلمان مؤرخ لکھتا ہے "قطب الدین ایبک نے جب میرٹھ فتح کیا۔ تمام مندر اور دیولوں کو مسجد بنایا۔ بُت پرستی کا نام و نشان نہ باقی رہنے دیا۔ کوئل میں جس نے دین اسلام نہ قبول کیا قتل کیا گیا۔ اِس طرح جب کالنجر گیا۔ مندر کو مسجد۔ پچاس ہزار آدمیوں کو غلام بنایا۔"

(دیکھو تاریخ تاج المعاصر)

ایک اور مؤرخ ایماندار مومن لکھتا ہے "میرے وقت میں بختیار خلجی نے جب بہار فتح کیا۔ وہاں سر منڈے برہمن بہت پائے۔ سب کو کٹوا ڈالا۔" (دیکھو طبقات ناصری)

جلال الدین فیروز خلجی نے جہاں سے ہندوؤں کی بہت پرانی پیتل کی مورتیاں منگا کر اسکو اپنے قلعہ کے دروازے پر مسلمانوں کے پیروں سے روندایا۔ اور دو دفعہ مالوہ لوٹا۔ (دیکھو ترناشک صفحہ ۱۰ حصہ سوم)

مولوی عبداللہ وصاف صاحب اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ علاؤالدین خلجی نے کھمبات کی طرف فوج بھیجی۔ دائیں بائیں ہر طرف اُس ناپاک ملک میں سخت دل ہو کر اسلام کے لئے سب کو کاٹنے لگے۔" (دیکھو تذکرہ الامصار)

"اس لوٹ میں بہت سا مال علاؤالدین کی فوج کو ہاتھ لگا۔ بیس ہزار سُندر استریاں (خوبصورت عورتیں) جو قید میں آئی تھیں لونڈی بنائی گئیں۔ اور لڑکے لڑکی بھی اتنے لئے کہ قلم لکھ نہیں سکتا۔ اس بادشاہ کو کاٹنے اور جلانے میں ذرا بھی تامل نہ تھا۔" (دیکھو تذکرہ الامصار)

فیروز شاہ بادشاہ کے بابت لکھتا ہے "فتح کانگڑہ کے وقت میں اس نے مورتوں کو توڑ کر ان کی ٹکڑوں کو گوماس کے ساتھ توبروں میں بھر کر برہمن پوجاریوں کے گلے میں لٹکا دیا۔ اور تمام بازار میں پھرایا۔" (تاریخ فرشتہ و تمرناشک صفحہ ۱۴۸ حصہ سوم)

ایک دن اسے خبر پہونچی کہ دہلی میں ایک بوڑھا برہمن رہتا ہے۔ اپنے گھر میں برملا مورت کی پوجا کرتا ہے۔ تیوہار پر اور بھی ہندوؤں کو پوجا کیلئے اپنے گھر بلاتا ہے۔ اوسے فیروز شاہ نے مورت سمیت پکڑوا منگایا۔ مولویوں نے فتویٰ دیا۔ کہ مسلمان ہو جائے نہیں تو جلایا جائے۔ برہمن نے مسلمان ہونے سے انکار کیا قلعہ کے دروازہ کے سامنے چِتا بنوا کر ہاتھ پاؤں بندھوا کر مورت سمیت اوس پر رکھوا کر سارے دربار کے سامنے جلوا دیا اور یہی فیروز شاہ اپنے فتوحات میں لکھتا ہے۔

"ہندوؤں اور بُت پرستوں نے جزیہ دینا قبول کر لیا تھا۔ اس لئے اون کو اور اُن کے بال بچوں کو امن دیا گیا تھا۔ اب اُنہوں نے شہر میں اردگرد نواح میں نئے مندر بنوانے شروع کئے۔ یہ شرع کے خلاف ہے۔ کیونکہ اوس میں حکم ہے کہ ایسے مندر نہ رہنے پاویں۔ خدا کی ہدایت سے میں نے ان مندروں کو تُڑوا اور کافروں کے ان سرگروہوں کو کہ جنہوں نے دوسروں کو گمراہی میں ڈالا تھا قتل کیا اور باقی کو کوڑے لگوائے اور سزائیں دیں۔ یہاں تک کہ یہ خرابی بالکل دور ہو گئی۔ موضع ملوہ میں ایک کنڈ ہے ہندوؤں نے اوس پر مندر بنائے۔ اور پرب اور تیوہاروں پر قطار باندھ باندھ گھوڑوں پر سوار وہاں جانے لگے۔ اون کی عورتیں اور لڑکے بالے بھی پالکی اور گاڑیوں میں بیٹھ کر جاتے تھے۔ ہزاروں جمع ہوتے جاتے تھے اور

مورت پوجتے تھے۔ جس دن میلہ تھا میں خود وہاں گیا اور حکم دیا کہ ان لوگوں کے سرگروہ قتل کئے جاویں باقی کو سخت سزا دی جاویں اور مندر سب توڑ کر ان کی جگہ مسجدیں بنوائی جائیں۔"

"اسی طرح کچھ ہندؤں نے موقع کوہانہ میں مندر بنایا تھا۔ اور وہاں جمع ہو کر مورتوں کا پوجن شروع کیا تھا۔ گرفتار ہو کر میرے سامنے آئے۔ میں نے حکم دیا کہ اُن کے سرگروہ دروازے کے سامنے قتل کئے جائیں۔ اور اُن کی پستکیں اور مورتیں اور پوجا کے برتن سب اُسی جگہ جلا دئے جائیں جس میں ظاہر ہو کہ دارالاسلام میں کوئی ذمی ایسا مکروہ کام نہیں کر سکتا ہے۔"

(صفحہ ۹۵ تمرنانشک حصہ سوم سنہ ۱۸۷۳ء) اور (تاریخ فتوحات فیروز شاہی)

برہمنوں نے جزیہ لگانے کے سبب سے دُہائی دی۔ اور فریاد کی۔ اس دُہائی اور فریاد کے الفاظوں کو شمس سراج میں کلمات پُر نجاست لکھا ہے۔

"دو ہندو صرافوں نے بادشاہی سکّہ کی چاندی کم وزنی بتلائی۔ کہ ٹکسال والے کا فریب ہے۔ بادشاہ نے ایماندار وزیر کی صلاح سے ایک فریب کر کے صرافوں کو جلاوطنی کا حکم دیا اور داروغہ ٹکسال کو خلعت دیا۔"

(تاریخ فیروز شاہی)

"غیاث الدین تغلق نے اپنے بھائی رجب کی شادی کے واسطے سُنا کہ رانامل بھٹی کی لڑکی بہت حسین ہے۔ فوج لیکر چڑھا اور جبراً اوس سے لڑکی چھین لی۔ ورنہ سب اُس کے رشتہ داروں کو قتل کر دیتا۔" (دیکھو تمرنانشک صفحہ ۹۰ حصہ سوم۔)

جب فیروز شاہ نے جیسلمیر پر حملہ کیا۔ تو اوس وقت اون کے ظلموں سے تنگ آ کر سولہ ہزار عورتوں نے جوہر کیا یعنے ستی ہو گیئں۔ اور ایک دفعہ سنہ ۱۲۹۵ء میں انہیں ظلموں سے تنگ آ کر ۲۴ ہزار عورتوں نے آگ اور تلوار سے خودکشی کی تھی۔ ٹاڈ صاحب نے راجستان میں واضح کر کے لکھا ہے۔" دیکھو تمرنانشک حصہ سوم صفحہ ۹۶

"تیمور نے جب جموں کے راجا کو گرفتار کیا۔ اوسی دم مسلمان کر کے اوسے گوماس کھلا دیا۔"

(دیکھو تمرنانشک صفحہ ۹۵ حصہ سوم بار اوّل سنہ ۱۸۷۳ء)

تیمور تو تیمور تھا۔ بابر سا نیک بخت بادشاہ شگون کے لئے بازاروں کو جلاتا تھا۔ چنانچہ تاریخ فرشتہ

میں لکھا ہے "بار قرین فتح و ظفر بہ بلاد لاہور آمد چنانکہ رسم و داب چنگیزیاں نسبت باز ارہا راجہت فال وشگون آتش زد۔" (دیکھو فرشتہ ذکر بابر)

تزک بابری میں لکھا ہے "کہ لڑائی میں جو قیدی ہاتھ لگتے تھے۔ اس کے ڈیرے کے سامنے ذبح کئے جاتے تھے۔ ایک لڑائی کے بعد اتنے ذبح کئے گئے۔ کہ خون اور لاشوں کے مارے تین بار ڈیرے کی جگہ بدلنی پڑی۔"

اکبر کے وقت میں امرکوٹ میں رانا سنگ راج کے مرنے پر اس پر چڑھائی ہوئی۔ مندر ڈھا ڈالے۔ گؤوں کو ذبح ہونے کا حکم دیا۔ اور ناپاک کافروں کی کثیف مورتوں کو بھرشٹ کر دیا۔ جہاں بت پرستی ہوتی تھی۔ اسلام کا دین پکارا گیا۔ ابوالقاسم نے عیش اور عشرت کا خوب مزہ اڑایا۔" (تمرنا شک صفحہ ۳، حصہ سوم)

پھر لکھا ہے کہ جب سلطان حسین نے ملتان لیا۔ تمام شہر والوں کو سات برس کی عمر سے ستر برس کی عمر تک قید کر لیا۔ شہر لوٹا گیا۔ بہت آدمی قتل ہوئے۔" (تمرنا شک صفحہ ۴، حصہ سوم)

تاریخ فرشتہ میں لکھا ہے "سکندر لودھی کے وقت تک ہندو لوگ فارسی لکھنا۔ پڑھنا۔ سیکھنا بڑا عیب سمجھتے تھے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ کافران بخواندن و نوشتن خط فارسی کہ تا آں زماں درمیان ایشاں معمول نبود پرداختند۔" (صفحہ ۵، تمرنا شک جلد سوم)

امیر خسرو نے لکھا ہے "کہ پرانی دلی میں نیا قلعہ بنوانے کو علاؤالدین نے تمام ہندوؤں کے مندر تڑوا کر پتھر منگوائے۔" (دیکھو تاریخ علائی)

کرنل ٹاڈ صاحب فرماتے ہیں کہ راجا جسونت سنگھ جودھپور والے جب کابل کی مہم پر ۱۶۸۱ء میں گئے۔ او اُس کی رانی اور لڑکے دہلی میں آئے۔ بادشاہ اورنگ زیب نے اونہیں پکڑ لینے اور مسلمان کر ڈالنے کا حکم دیا۔ راجپوتوں نے اپنے راجا کے لڑکوں کو تو مٹھائی کے ٹوکروں میں چھپا کر وہاں سے نکال دیا۔ اور رانیوں کو اپنی عورتوں سمیت بارود پر بٹھلا کے اور کوٹھیوں میں بند کر کے جلا دیا اور آپ سب اسی جگہ کٹ مرے دہلی کی گلیوں میں اُنکی لاشوں کے ڈھیر لگ گئے۔ ساون کی تیج تھی۔ اب تک جودھپور میں مانی جاتی ہے۔"

(تاریخ راجستھان) اور (تمرنا شک صفحہ ۶، حصہ سوم) اور (مفتاح التواریخ حصہ اول صفحہ ۹۴ ۱۸۹۳ء) ٭

یادداشت ۔ مسلمانوں کے جور وظلم کے مفصل واقعات اگر تحریر میں آویں تو یقین غالب ہے کہ ہر ایک انصاف پسند بلا التجا کے مشتعل ہو کر کے ست دھرم کیطرف متوجہ ہووے پر اتنا ہمیں اس کام کی توفیق دو۔"

ایک جوگی جٹا بڑھائے پرم ہنسوں کی طرح دہلی کے شہر میں پھرتا تھا۔ اورنگ زیب نے حکم دیا کہ مسلمان ہو جاؤ۔ اس نے انکار کیا۔ فوراً اس کا سر کاٹا گیا۔ (تمر ناشک صفحہ ۱۱ حصہ سوم)

"تاریخ فرشتہ میں لکھا ہے" کہ گلبرگہ کے بادشاہ محمود نے تلنگ دیش کے راجا کے لڑکے کی زبان کٹوا کر اور جیتا آگ میں جھنوا ڈالا۔ اور پانچ لاکھ ہندؤں کا گلا کٹا۔ احمد جہاں جس دن میں ہزار سے اوپر ہندو مارے جاتے خوشیاں مناتا اور مقام کر کے گانے بجانے ناچنے کا جشن دیکھتا۔" (دیکھو تمر ناشک صفحہ ۱۱ حصہ سوم سنہ ۱۸۸۳ء)

اورنگ زیب نے راجہ سبھاجی فرزند سیواجی مہاراج سے کہا کہ تو مسلمان ہو اس نے انکار کیا۔ اور ایسا جواب دیا کہ اورنگ زیب نے گرم لوہے سے اسکی آنکھیں نکلوا کر اور زبان کٹوا کر مروا ڈالا" (دیکھو مفتاح التواریخ حصہ اول سنہ ۱۸۸۳ء صفحہ ۲۰۶)

اورنگ زیب نے ہندؤں کو تمام بڑے بڑے عہدوں سے نکال دیا۔ اور ان کے مندروں کو جابجا مسمار کرا دیا۔ اور انکی رسومات مذہبی میں مزاحم ہوا۔" (صفحہ ۲۰۷ ۔ مفتاح التواریخ حصہ اول سنہ ۱۸۸۳ء)

اورنگ زیب نے تمام اپنے صوبہ داروں کے نام ایک گشتی خط اس مضمون کا بھیجا تھا کہ کوئی ہندو نوکر نہ رکھا جاوے۔ تمام عہدے مسلمانوں کو دو"

بنارس میں وشیشر ناتھ اور بینی مادھو اور متھرا میں گوبند دیو کے مشہور مندروں کو اس نے توڑا (مفتاح التواریخ ۔ صفحہ ۲۶۶ سنہ ۱۸۸۳ء حصہ اول)

سنہ ۴۲۰ھ میں ایک اور لٹیروں کا گروہ غازیوں ایمانداروں کے نام سے سالار مسعود غازی کے ماتحت ہندوستان کو لوٹنے آیا اور ساتھ ہی منہ پر یہ الفاظ تھے کہ مجھپر ایمان لاؤ تو بہتر ورنہ تہ تیغ کرتا ہوں تمام ملک ہند میں غازیوں کو منتشر کیا۔ آخر کار راجپوتوں نے سنہ ۴۲۴ھ میں اوسی ہنگام مقابلہ واصل جہنم کیا۔ اسی کے ساتھیوں نے سورج کنڈ کے تالاب کو ناپاک کیا۔ اسکا مفصل حال معہ جھوٹی کراماتوں کے بیوقوف ہندوؤں کو بیدین کرنے کے واسطے ایک شخص نے لکھا ہے۔

(دیکھو خلاصہ تاریخ مسعودی صفحہ ۱ سے ۱۶ تک مطبوعہ سنہ ۱۲۸۸ھ)

مولوی جلال الدین رومی اپنی مثنوی میں ایک جہادی کا حال اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔

رفت یک صوفی بہ لشکر در غزا — ناگہاں آمد قطاریق و غما
ماند صوفی با بنہ و خیمہ ضعاف — فارساں راندند تا صفِ مصاف
مثقلاں خاک برجا ماندند — سابقون السابقون در راندند
جنگہا کردہ مظفر آمدند — بازگشتہ با غنائم سود مند
ارمغاں دادند کائے صوفی تو نیز — او بروں انداخت نستند ہیچ چیز
پس بگفتندش کہ خشمینی چرا — گفت من محروم ماندم از غزا
زاں تلطف ہیچ صوفی خوش نشد — کاد میاں غزو خنجر کش نشد
پس بگفتندش کہ آوردیم اسیر — آں یکے را بہر کشتن تو بگیر
سر ببرش تا توہم غازی شوی — اندکے خوش گشت صوفی دل قوی
کاب اگر در وضو صد روشنیست — چونکہ آں نبود تیمم کردنیست
برد آں صوفی اسیر بستہ را — در پس خرگاہ تا آرد وغا
ماند آنجا دیر صوفی با اسیر — قوم گفتند ای عجب چوں شد فقیر
کافر بستہ دو دست او کشتنی است — بسملش را موجب تاخیر چیست
شخص آمد در تفحص در پیش — دید صوفی خفتہ زیر گبر خوش
ہمچو نر بالائے مادہ آں اسیر — خفتہ ہمچوں شیر بالائے فقیر
دستہا بستہ ہمے خائے داو — از سر استیزہ صوفی راگلو

گبر میخائید با دنداں گلوش
دست بستہ گبر ہمچو گربہ
نیم کشتش کرده از دنداں اسیر
غازیاں کشتند کافر را بہ تیغ
بر رخ صوفی زدند آب و گلاب
چوں بہوش آمد بدید آں قوم را
اللہ اللہ ایں چہ حال است اے عزیز
از اسیر نیم کشتہ بستہ دست
گفت چوں قصد سرش کردم بخشم
چشم را وا کرد پہن او سوئے من
گردش چشمش مرا لشکر نمود
قصہ کوتہ کن کزاں چشم ایں چنیں
(دیکھو مثنوی رومی دفتر پنجم صفحہ ۹۰۴ نولکشور)

صوفی افتاده بریزش رفتہ ہوش
خستہ کرده حلق او بے حربہ
ریش او پر خوں ز حلق آں فقیر
ہمدراں ساعت زحمیت بے دریغ
تا بہوش آمد ز بیہوشی و تاب
پس بپرسیدند چوں شد ماجرا
ایں چنیں بیہوش گشتی از چہ چیز
ایں چنیں مدہوش افتادی ولیست
طرفہ در من بنگرید آں شوخ چشم
چشم گردانید و شد ہوشم زتن
مے نیارم گفت چوں پر ہول بود
رفتم از خود افتادم بر زمیں

پھر مولوی رومی دوسری جگہ لکھتے ہیں:-

لاجرم کفار را خون شد مباح
جفت و فرزندان شاں جملہ سبیل
ہمچو حسی پیش لشاب و رباح
زانکہ بے عقل اند مطرود و ذلیل
(دیکھو مثنوی دفتر اول)

اسی طرح روزنامہ تیمور میں محمد صاحب کی اسطرح تعریف کیگئی ہے

نصارت پاض شریعت ابیاری تیغ انتشاب مجاہدان منظر گردانیدہ سبزی نہال اسلام را بجر رنگی حسام خون آشام غازیان موطوف فرمود

۵ خدنگش بگردے دشمن رواں
زبانہ ز اعدائے ملت رواں
نبرد انتقامش ز کفار حیف
قوی داشت دست نبوت بسیف

تیمور ہندوستان میں کیوں آیا۔ اور اسکا کیا مطلب تھا۔ اس بات کو مصنف روزنامہ تیمور نے ان الفاظ میں ادا کیا ہے ؎

مرادش ز شاہی و فرماندہی ‏ ‏ ز تخت بزرگی و تاج مہی

مراعات دین بود و تعظیم شرع ‏ ‏ ہمیں اصل دید و جز این جملہ فرع

ہمہ کوشش بہر اسلام بود ‏ ‏ دگر چیزہا دانہ دام بود

نظامی سکندرنامہ میں محمد صاحب کی تعریف ان الفاظ میں کرتا ہے ؎

محیطی چہ گویم چو بارندہ میغ ‏ ‏ بیکدست گوہر بیکدست تیغ

بگوہر جہاں را برافراشتہ ‏ ‏ بہ تیغ از جہاں داد دین خواستہ

از جہاد ہند کسی مذہب پر اعتراض کرنا اپنا شیوہ نہیں ہے اور نہ فضول اور طول لکھکر کاغذ سیاہ کرنے سے مطلب۔ چونکہ مولوی لوگ حق کو چھپاتے اور ناحق کو ظاہر کرتے ہیں اور یہی وجہ ہوئی کہ ہم مسلہ جہاد پر تحریر کریں ؎

جو لوگ اسلامی ظلموں اور دیندار محمدی بادشاہوں کے جہاد و ہنر پر پردہ ڈالکر لوگوں کو دام تذویر میں پھنسانا چاہتے ہیں۔ اون سے۔ بدیں الفاظ۔

ایک لائق مورخ پوچھتا ہے۔ لیکن یہ تو بتلاؤ کہ قدم قدم پر سارے ہندوستان میں جو بڑے بڑے ویرانہ اور کھنڈر۔ ادہر ادہر بکھیرے پڑے ہیں۔ وہ کس کی بدولت دکھلائی دیتے ہیں۔ کیا ہوا وہ قنوج جسمیں تین ہزار تنبولیوں کی دوکانیں تھیں؟ کیا ہوئی وہ متھرا جسکے بڑے دیول (مندر) کی تعریف محمود غزنوی لکھتا ہے کہ اگر کوئی ایسا بنانا چاہے دس کروڑ سرخ دینار خرچ کرنے سے بھی نہ بنے گا۔ اور اگر نہایت لائق اور ہوشیار کاریگر مقرر کئے جاویں دو سو برس لگیں گے۔ خود اُس کا منشی مصنف تاریخ یمینی لکھتا ہے۔ کہ نہ اس مندر کا بیان ہو سکتا ہے نہ تصویر اتر سکتی ہے؟ ۔ کیا ہوا وہ بھیلسا کا مندر جس کو طبقات ناصری والا لکھتا ہے کہ ایک سو پانچ گز بلند سو برس

سلہ شہاب الدین غوری نے غارت کیا ۔ محمود نے بارود اور آگ سے جلا کر زمین کے برابر کر دیا ۔ شمس الدین التمش نے توڑا۔

میں بنا تھا۔؟ کیا ہوا وہ دکھن کا شوالہ جس کی چھت میں مانک اور پنا جڑا تھا؟ غرض یہ قصہ طول ہے قلم نہیں چلتا۔ رونا چلا آتا ہے۔" (ترناشک صفحہ ۹۱ حصہ سوم ۱۸۷۳ء)

پھر ایک مؤرخ لکھتا ہے "مسلمانوں نے مذہب پھیلانے کے بہانے کچھ کاٹ۔ مار۔ لوٹ۔ گھسوٹ پھونکنے۔ جلانے۔ اور لونڈی غلام بنانے ہی پر کسر نہیں رکھی۔ بلکہ ہندوستانیوں کے چال چلن۔ رہن سہن بھی کچھ کے کچھ کر دیئے۔

ایرین مؤرخ لکھتا ہے کہ کبھی کسی ہندوستانی کو جھوٹ بولتے نہیں سنا اور اب ہم اس تحریر میں شرم آتی ہے۔ برہمنوں کے سوارتھ نے آریوں کو ویدک سے بودھ بنایا۔ بودھوں نے ایسا دھرم چلایا کہ کھشتریوں کو بنیہ (ویش) کر دکھلایا۔ مسلمانوں کی بیرحمی۔ زبردستی اور عیش پرستی نے دونوں کو دبایا۔ لڑکیوں کو مارنے لگے۔ عورتوں کو پردے میں رکھنے لگے۔ خوشامد کے لیے جھوٹ بولنا بھی سیکھنا پڑا۔ ان کا سب مذہب ہی اس طرح کا ہو گیا۔ کہ اکثر بیکام رہنے لگے۔ اور یہ بگڑنے کا پہلا زینہ ہے۔ (جنم سے) ذات ماننے کا ڈر یا خوف نہ گھر میں ترقی ہونے دیتا ہے۔ نہ باہر سے ترقی کو آنے دیتا ہے۔ جو لوگ اپنی ماں کو اپنے باپ کی لاش کے ساتھ اپنے ہاتھ سے جیتا ہی جلا دیں۔ جو لوگ اپنی کنیا کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالیں۔ جو لوگ سیکڑوں استریوں سے شادی کریں اور انہیں قیدیوں کی طرح گھر میں بند رکھیں اور جو لوگ نشہ کا بل دین اور پھر کلیان کی آشا کریں۔ اور جو لوگ اپنی ہم جنس کو لڑائی ہی میں نہیں۔ بلکہ دوکانوں میں رکھ کر بھیڑ بکری کی طرح بیچیں۔ ہم نہیں جانتے کہ انہیں کس طرح شائستہ بتلاویں۔ ہم تو انہیں شاید آدمی کہنے میں بھی شرماویں۔" (صفحہ ۷۷۔ ترناسک حصہ سوم ۱۸۷۳ء)

۱؎ ملک کافور نے لوٹا۔ اسی بابت امیر خسرو تاریخ علائی میں لکھتا ہے "گویا ان جنہیوں نے شداد کا بنایا بہشت پالیا تھا۔ پوجاریوں کے سر کٹ کر ان کے پیر پر جاتے تھے۔ خون کی ندیاں بہتی تھیں۔ مہادیو کی مورتی جو مسلمانوں کے گھوڑوں کی لات سے ٹوٹ گئیں تھیں بالکل توڑ گئیں۔"

۲؎ یہ جتنی باتیں ویدوں میں پرمیشر کی کرپا سے عوض ہماری کوشش کے خود ملکہ معظمہ قیصر وکٹوریہ کے حکم سے بند ہو گئی ہیں۔ جس سے آریہ سماج کی ترقی روز افزوں حالت میں ہے اور ایک دن ہندوستان آج باسمی آریہ ورت ہو جاویگا۔

محمدی بھائیوں کی خدمت میں التماس

خلق خدا کے ساتھ جو جو سلوک بانی اسلام اور اُس کے پیروں نے کئے ہیں۔ وہ ہمنے مشتے نمونہ خروارے مستند تاریخوں کے حوالوں اور لائق موّرخوں کی شہادتوں سے خدمت والا میں پیش کر دیئے ہیں۔

ان تمام کے لکھنے سے ہمارا مدعا یہ ہے۔ کہ آپ لوگ خدا کو حاضر ناظر جانکر اور کتب تواریخ مطالعہ فرما کر اور ان میں بیگناہ خلق اللہ کے حق میں اسلامی خونریزی کو پڑھ کر دل میں سوچیں۔ کہ جس[1] دین نے لاکھوں کو لونڈی۔ غلام بنایا۔ کروڑوں کے خانہ خراب کئے۔ بیشمار مخلوق کی بے حرمتیاں کیں۔ اور جتنے قتل کئے۔ اُنکا شمار تو سوائے عالم الغیب پرمیشور کے صحیح کوئی نہیں بتلا سکتا۔ کیا! ایسا دین اُس پاک کُل جگدیشور رب العالمین کیطرف سے ہو سکتا ہے؟۔ اور کیا اس قدر تباہیاں اور خانہ خرابیاں خدا کے خوشنود کرنے یا دین حق پھیلانے یا خدا کی مرضی کے مطابق واقعہ ہوئیں؟۔ ہرگز نہیں! ہرگز نہیں!

پیارے فرقو! اُنکی محبو! اور خصوصاً تعلیم یافتہ بھائیو۔ درحقیقت سوچنے کا مقام ہے۔ کیونکہ سچے دھرم اور دین حق کو اسطرح کی باتوں اور ایسی تعلیموں سے بہت ہی نفرت ہے سچے دیالو اور عادل

---

[1] مورخ لکھتا ہے۔ جہت غزا چوں بلدۂ دیبل کہ کنارہ دریائے عمان است و درین وقت بہ ٹھٹھہ شہرت دارد۔ رسیدہ نزول نمود و در اندیشہ لوازم محاصرہ شد چہ در دیبل بتکدہ بود قلعہ مانند۔ از گچ و سنگ تراشیدہ در غایت استحکام و وسعت چہل گز ارتفاع داشت ...... طلسم آنشکستہ زمانیکہ زمان مفتوح گردید۔ محمد قاسم چار دیوار گنبند را با زمین یکسان کردہ برہمہ را تکلیف اسلام نمود چوں ابا نمودند پسران و دختران و زنان ایشاں را محبوس ساختہ در رفتن اطراف و جوانب دیبل و ہر آنچہ بجہت خدمت مسلمانان خمس آنرا بستاد و پنج کنیز۔ نزد حجاج فرستاد و باقی را بر عساکر اسلام قسمت کردہ ایشاں را خوشدل ساخت "

(مقالہ ہشتم فرشتہ صفحہ ۳۱۲)۔

پھر لکھا ہے " مہلب بن صفرہ کہ از امرائے کبار عرب بود از حوالی مرو بکابل و زابل آمدہ بہندوستان در آمدہ با کفار غزا کردہ دوازدہ ہزار جواری و غلمان اسیر ساخت و دران مدت بعضے از مردم ہند جستہ جستہ بوحدانیت اللہ ایمان آوردہ و بنبوت رسالتپناہ

پرمیشور کا دھرم ہی جسمیں سب کے ساتھ انصاف کا برتاؤ ہو جبر اور قہر کا کوئی لگاؤ نہو تعصب اور بیجا طرفداری سے کام کرنا عادل حقیقی پر الزام ہی اور جس مذہب میں ایسی باتوں سے پرہیز نہیں وہ درحقیقت بدنام ہی اور اُس کے ماننے والے کا بخیر انجام ہونا نہایت ہی ناممکن ہے یہہ بات ہر طرح آپ لوگوں پر ظاہر ہی اور آریہ سماج ڈنکے کی چوٹ سے کہہ کر پکار رہا ہے ؎ اُٹھو سونیوالو سحر ہوگئی ہے

مگر آپ لوگ ابھی تک اُس مقدس دھرم سے کیوں بے پرواہیں۔ کیوں محبت اور نیکی کے طریق میں راہرو ان منزل حق (اہل لوید) کے رفیق نہیں ہوتے اور ابھی تک غلفت کی نیند میں پڑے سوتے ہو۔ براہ مہربانی سوچو اور غور فرماکر وید مقدس کی تعلیم پر دھیان دو۔ کیوں تمام غیر متعصب فاضل اور محقق عالم۔ عالم کی چاروں طرف سے تصدیق کر رہے ہیں۔ کہ وید توحید کا معلم۔ اخلاق و محبت کا ہادی۔ فلاسفی (سائنس) کا گورو ہی۔ تمام دنیا میں جو کچھ سچائی کا بیج ہے اوس کا باغبان وید ہے۔ جو کام علم کر سکتا ہے۔ وہ تلوار سے نہیں ہو سکتا۔ اور یہی بڑا بھاری سبب ہے۔ کہ دین اسلام باوجود اسلام کہلانے کے بھی ناکامیاب رہا۔ کیونکہ اُس کی ترقی کا سامان سلامتی نہیں تھا۔ بلکہ خون بہانا اور تلوار چلانا تھا۔

پیارے بھائیو! آؤ محبت سے ملکر بغض اور کینہ کو دل سے دور کر ایک پرماتما کی بھگتی کریں ایک ہی ویدک اُپاسنا سے من کو پوتر کریں۔ پرائشچت یعنے واپسی کا دروازہ کھلا ہی جس کا جو اگر دن سے اوتار کر آؤ۔ صداقت سے میل کرو۔ اور ستیہ دھرم کے پھیلانے میں ہمارے سہایک بنو۔ کیونکہ خدا اسکی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد خود کرتا ہے۔ اور جو اپنے اوپر دکھ کو بلاتا ہے۔ وہ رحمت الٰہی سے دور بھاگتا ہے۔

سچ ہے وہ کتاب جسکی یہہ ہدایت ہے۔ کہ اے محیط کل پرماتما سب کے دلوں کے جاننے والے آپ جسطرح سے بارش کی بوندوں سے کھیتوں کو بھر کرتے ہو اور گوناگوں نعمتوں سے دیتا ہو۔ ہم آپ کی کس کس نعمت کا دھنواد دیں۔ پس آپ مہان شکتیمان سے ہماری یہی پرارتھنا ہے کہ جنکے دلمیں ہم سے نفرت ہی اور ہمارے دلمیں جن سے دویش ہے دونوں میں محبت اور پریم ہو کر دویش کا ناش اور ستیہ کا پرکاش ہو۔

اوم شانتی! شانتی!! شانتی!!!

کاپی نویس بقلم تارا چند چھبر متوطن بھلہ گریالہ مورخہ ۲ اپریل ۶۹۷	اقرار مزود مسلمان شدند،، دفرشتہ جلد اول صفحہ ۱۶ ،

آریہ سماج کے اصول

(۱) سب سچے علم اور علم سے جو کچھ معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ اُن سب کا اصل اصول پرمیشور ہے ؛

(۲) ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سرب شکتیمان۔ نیائکاری۔ دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ انادی۔ انوپم۔ سرب آدھار۔ سرب ایشور۔ سرب پاپک۔ سرب انترجامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نت۔ پوتر۔ اور سرشٹی کرتا ہے۔ اوسی کی اوپاسنا کرنی لوگیہ ہے ؛

(۳) وید سچے علوم کی پستک ہیں۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سُننا سُنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ؛

(۴) سچ کو قبول کرنی اور جھوٹ کی چھوڑنے میں ہمیشہ مستعد رہنا چاہیئے ؛

(۵) سب کام دھرم کی مطابق یعنے سچ اور جھوٹ کو سوچ کر کرنے چاہئیں ؛

(۶) سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا خاص منشا ہے یعنی جسمانی روحانی اور رفاع خلایق کی ترقی کرنا

(۷) سب سے بابت تمام دھرم کی مطابق جس سے جیسا مناسب ہو برتنا چاہیئے ؛

(۸) جہالت کا ناش اور علم کی ترقی کرنی چاہیئے ؛

(۹) ہر ایک کو اپنی بہبودی میں خوشنود نہ رہنا چاہئیے بلکہ سب کی بہبودی میں اپنی بہبودی سمجھنی چاہیئے

(۱۰) سب آدمیوں کو اُن اصول کی تعمیل میں جو رفاہ عام سے متعلق ہوں پرتبس رہنا چاہیئے اور اُن اصول کی تعمیل میں جو اپنی ذات سے متعلق ہوں سب مختار ہیں ؛

فہرست کتب مصنفہ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر

مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر سے مل سکتی ہیں

کتاب	قیمت
تہذیب تناسخ - عیسائی مسلمان برہمو - صاحبان کے تمام اعتراضوں کی تردید میں قابل دید ہے - صفحہ ۴۵۰	عار
تکذیب براہین احمدیہ - جلد اول دین اسلام کا زور توڑنے کے لئے ایک صف شکن توپ ہے - مطبوعہ بار دوم	عصر ۴ر
تکذیب براہین احمدیہ - جلد دوم تصنیف تصدیق براہین مولوی نور دین کی پوری تحقیق سے چھان بین کی گئی ہے	عصر
نسخہ خبط احمدیہ - خبط قادیانی کے لئے دار الشفا - اور نسخہ کیا ہے	عصر ۴ر
رسالہ جہاد - دین اسلام دنیا میں کس طرح پھیلا قرآن و حدیث و تاریخ سے ثابت کیا گیا ہے -	۳ر
حجت الاسلام - مولوی عبید اللہ کی بے بنیاد حجتوں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے تصنیف	۸ر
اظہار حق - محمدی بھائیوں کے دو چھوٹے رسالوں کا جواب ہے	۶ر
راہ نجات - اس میں قرآن کی نجات کا مقابلہ ہے...	ار
کرسچن مت درپن عیسائی دین کے تمام مشہور مسائل پر نقلی و عقلی دلائل سے بحث کی گئی ہے	۸ر
صداقت اصول و تعلیم آریہ سماج - ڈاکٹر ہنری مارٹن وغیرہ کھڑک سنگھ کے چھ رسالوں کی تردید ہے	۴ر
سچے دھرم کی شہادت - پادری سمتھ صاحب کی تحقیق دین حق کا الزامی و تحقیقی جواب ہے -	۲ر
صداقت رگوید - ڈپٹی عبد اللہ آتھم صاحب مسیحی کو ماہر رگ وید کا جواب	۶ر
تاریخ دنیا حصہ اول و دوم - سرشٹی اپتی و رشٹ شاستروں و مت کی بابت تاریخی و علمی تحقیقات کا ذخیرہ	۷ر
مردہ ضرور جلانا چاہیئے - مرتک سنسکار کی بابت مذہبی و علمی تحقیقات -	ار
سانچ کو آنچ نہیں - دھرم سبھاؤں کے جملہ اعتراضوں کا جواب -	۱۰ر
مورتی پرکاش -	۳پ
نوید بیوگان -	ار
میلہ کمبھ ہردوار پر آریہ دھرم پرچار	۶ر
مسئلہ نیوگ	۳پ
ریاست نابھ میں دھرم پرچار	۲ر
پوران کس نے بنائے	ار

